قرآنی سائنس

حصۂ سوم

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

قرآنی سائنس

حصہ سوم

یکے از تصنیفات

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دانشگاہ خانۂ حکمت پاکستان

INSTITUTE FOR SPIRITUAL WISDOM (I.S.W.) U.S.A.

www.monoreality.org

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISBN 190344044-0

Published by:
International Book House Gilgit

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	آغازِ کتاب	۱
۲	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى	۲
۳	تاویلِ آیۂ شریفۂ امامِ مبینؑ (۳۶: ۱۲)، قسط: ۱	۳
۴	تاویلِ آیۂ شریفۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۲	۴
۵	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۱	۵
۶	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۲	۷
۷	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۳	۹
۸	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۴	۱۰
۹	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۵	۱۱
۱۰	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۶	۱۲
۱۱	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۷	۱۳
۱۲	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۸	۱۵
۱۳	تاویلِ کُلّیۂ امامِ مبینؑ، قسط: ۹	۱۶
۱۴	کلیدی حکمتیں، قسط: ۱	۱۷
۱۵	کلیدی حکمتیں، قسط: ۲	۱۸

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶	کلیدی حکمتیں، قسط : ۳	۲۰
۱۷	کلیدی حکمتیں، قسط : ۴	۲۱
۱۸	کلیدی حکمتیں، قسط : ۵	۲۲
۱۹	کلیدی حکمتیں، قسط : ۶	۲۳
۲۰	کلیدی حکمتیں، قسط : ۷	۲۴
۲۱	کلیدی حکمتیں، قسط : ۸	۲۵
۲۲	صراطِ مستقیم، قسط : ۱	۲۶
۲۳	صراطِ مستقیم، قسط : ۲	۲۷
۲۴	صراطِ مستقیم، قسط : ۳	۲۸
۲۵	روحانی سائنس۔ خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دعا، قسط : ۱	۲۹
۲۶	روحانی سائنس۔ خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دعا، قسط : ۲	۳۰
۲۷	روحانی سائنس۔ خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دعا، قسط : ۳	۳۱
۲۸	روحانی سائنس۔ خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دعا، قسط : ۴	۳۳
۲۹	روحانی سائنس۔ خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے مناجات (۱)	۳۴
۳۰	روحانی سائنس۔ خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے مناجات (۲)	۳۵
۳۱	روحانی سائنس۔ برقی بدن	۳۶
۳۲	روحانی سائنس۔ جثۂ ابداعیہ	۳۷
۳۳	روحانی سائنس۔ تسخیرِ کائنات	۳۸
۳۴	روحانی سائنس۔ غذائے لطیفِ سماوی بصورتِ خوشبوئیں	۳۹

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۰	وہ بڑا عجیب وغریب خواب جو تاشغورغان میں دیکھا	۳۵
۴۱	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۱	۳۶
۴۳	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۲	۳۷
۴۵	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۳	۳۸
۴۷	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۴	۳۹
۴۸	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۵	۴۰
۵۰	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۶	۴۱
۵۲	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۷	۴۲
۵۴	روحانی سائنس، جنّ، قسط: ۸	۴۳
۵۵	اسرارِ انبیا واولیاء، عالمِ بالا میں، قسط: ۱	۴۴
۵۷	اسرارِ انبیا واولیاء، عالمِ بالا میں، قسط: ۲	۴۵
۵۹	رحمت کے فرشتوں کا نزول	۴۶
۶۱	کائناتی بہشت، قسط: ۱	۴۷
۶۳	کائناتی بہشت، قسط: ۲	۴۸
۶۵	کائناتی بہشت، قسط: ۳	۴۹
۶۷	کائناتی بہشت، قسط: ۴	۵۰
۶۹	کائناتی بہشت، قسط: ۵	۵۱
۷۱	کائناتی بہشت، قسط: ۶	۵۲
۷۲	کائناتی بہشت، قسط: ۷	۵۳

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۴	کائناتی بہشت، قسط: ۸	۷۳
۵۵	کائناتی بہشت، قسط: ۹	۷۴
۵۶	کائناتی بہشت، قسط: ۱۰	۷۵
۵۷	کائناتی بہشت، قسط: ۱۱	۷۶
۵۸	کائناتی بہشت، قسط: ۱۲	۷۷
۵۹	چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اس کے معجزات، قسط: ۱	۷۸
۶۰	چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اس کے معجزات، قسط: ۲	۷۹
۶۱	چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اس کے معجزات، قسط: ۳	۸۱
۶۲	چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اس کے معجزات، قسط: ۴	۸۳
۶۳	چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اس کے معجزات، قسط: ۵	۸۴
۶۴	اللہ تعالیٰ نے اپنے معجزات دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے	۸۵
۶۵	وعدۂ معجزاتِ الٰہی	۸۷
۶۶	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۱	۸۸
۶۷	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۲	۸۹
۶۸	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۳	۹۰
۶۹	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۴	۹۲
۷۰	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۵	۹۳
۷۱	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۶	۹۴
۷۲	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۷	۹۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۷۳	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۸	۹۶
۷۴	ناقابلِ فراموش معجزات، قسط: ۹	۹۸
۷۵	امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات، قسط: ۱	۹۹
۷۶	امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات، قسط: ۲	۱۰۰
۷۷	امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات، قسط: ۳	۱۰۲
۷۸	امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات، قسط: ۴	۱۰۳
۷۹	امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات، قسط: ۵	۱۰۴
۸۰	امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات، قسط: ۶	۱۰۶
۸۱	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱	۱۰۸
۸۲	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۲	۱۰۹
۸۳	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۳	۱۱۱
۸۴	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۴	۱۱۳
۸۵	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۵	۱۱۵
۸۶	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۶	۱۱۷
۸۷	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۷	۱۱۸
۸۸	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۸	۱۲۰
۸۹	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۹	۱۲۱
۹۰	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱۰	۱۲۲
۹۱	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱۱	۱۲۴

Institute for Spiritual Vision Luminous Science
Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۲۶	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱۲	۹۲
۱۲۸	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱۳	۹۳
۱۳۰	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱۴	۹۴
۱۳۲	یہ پیارے پیارے سوالات، قسط: ۱۵	۹۵
۱۳۴	ڈائمنڈ جوبلی (۱۹۴۶ء) کی رنگین وپُربہار یادیں "نظم" (۱)	۹۶
۱۳۶	ڈائمنڈ جوبلی (۱۹۴۶ء) کی رنگین وپُربہار یادیں "نظم" (۲)	۹۷
۱۳۸	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱	۹۸
۱۳۹	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۲	۹۹
۱۴۰	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۳	۱۰۰
۱۴۱	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۴	۱۰۱
۱۴۲	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۵	۱۰۲
۱۴۳	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۶	۱۰۳
۱۴۴	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۷	۱۰۴
۱۴۵	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۸	۱۰۵
۱۴۷	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۹	۱۰۶
۱۴۹	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۰	۱۰۷
۱۵۰	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۱	۱۰۸
۱۵۱	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۲	۱۰۹
۱۵۲	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۳	۱۱۰

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۱۱	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۴	۱۵۴
۱۱۲	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۵	۱۵۵
۱۱۳	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۶	۱۵۷
۱۱۴	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۷	۱۵۹
۱۱۵	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۸	۱۶۰
۱۱۶	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۱۹	۱۶۱
۱۱۷	اسرارِ عالمِ شخصی، قسط: ۲۰	۱۶۳
۱۱۸	محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی، قسط: ۱	۱۶۴
۱۱۹	محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی، قسط: ۲	۱۶۵
۱۲۰	محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی، قسط: ۳	۱۶۶
۱۲۱	محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی، قسط: ۴	۱۶۷
۱۲۲	محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی، قسط: ۵	۱۶۸
۱۲۳	محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی، قسط: ۶	۱۶۹
۱۲۴	نور اور قرآن کے فیوض و برکات، قسط: ۱	۱۷۰
۱۲۵	نور اور قرآن کے فیوض و برکات، قسط: ۲	۱۷۱
۱۲۶	نور اور قرآن کے فیوض و برکات، قسط: ۳	۱۷۲
۱۲۷	نور اور قرآن کے فیوض و برکات، قسط: ۴	۱۷۳
۱۲۸	گلدستۂ شوق بخدمتِ حلقۂ اربابِ ذوق "نظم"	۱۷۴
۱۲۹	ترجمانیٔ زبانِ حالِ مجیب الدین (مرحوم = بہشتی) "نظم"	۱۷۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۰	ایک تازہ جہان "نظم"	۱۷۶
۱۳۱	رازِ عشق "نظم"	۱۷۷
۱۳۲	عوالمِ شخصی کیلئے رحمتِ کُل	۱۷۸
۱۳۳	از دیوانِ نصیری	۱۸۲
۱۳۴	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱	۱۸۳
۱۳۵	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۲	۱۸۴
۱۳۶	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۳	۱۸۵
۱۳۷	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۴	۱۸۶
۱۳۸	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۵	۱۸۸
۱۳۹	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۶	۱۹۰
۱۴۰	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۷	۱۹۲
۱۴۱	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۸	۱۹۳
۱۴۲	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۹	۱۹۵
۱۴۳	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۰	۱۹۷
۱۴۴	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۱	۱۹۸
۱۴۵	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۲	۱۹۹
۱۴۶	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۳	۲۰۱
۱۴۷	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۴	۲۰۲
۱۴۸	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۵	۲۰۴

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۹	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۶	۲۰۶
۱۵۰	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۷	۲۰۷
۱۵۱	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۸	۲۰۹
۱۵۲	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۱۹	۲۱۰
۱۵۳	بہشت سے متعلق سوالات، قسط: ۲۰	۲۱۱
۱۵۴	نعتِ حضرت خاتم الانبیاءؐ	۲۱۲
۱۵۵	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱	۲۱۴
۱۵۶	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۲	۲۱۵
۱۵۷	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۳	۲۱۶
۱۵۸	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۴	۲۱۸
۱۵۹	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۵	۲۱۹
۱۶۰	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۶	۲۲۱
۱۶۱	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۷	۲۲۲
۱۶۲	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۸	۲۲۴
۱۶۳	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۹	۲۲۶
۱۶۴	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۰	۲۲۷
۱۶۵	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۱	۲۲۸
۱۶۶	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۲	۲۳۰
۱۶۷	آخری چلّہ کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۳	۲۳۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۸	آخری چلّے کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۴	۲۳۲
۱۶۹	آخری چلّے کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۵	۲۳۴
۱۷۰	آخری چلّے کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات، قسط: ۱۶	۲۳۵
۱۷۱	یہ خواب ہے یا بیداری؟ جواب: خواب نہ تھا، مدہوشی تھی "نظم"	۲۳۷
۱۷۲	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۱	۲۳۹
۱۷۳	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۲	۲۴۰
۱۷۴	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۳	۲۴۲
۱۷۵	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۴	۲۴۴
۱۷۶	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۵	۲۴۵
۱۷۷	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۶	۲۴۶
۱۷۸	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۷	۲۴۸
۱۷۹	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۸	۲۴۹
۱۸۰	قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات، قسط: ۹	۲۵۲
۱۸۱	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط: ۱	۲۵۳
۱۸۲	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط: ۲	۲۵۴
۱۸۳	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط: ۳	۲۵۵
۱۸۴	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط: ۴	۲۵۶
۱۸۵	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط: ۵	۲۵۸
۱۸۶	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط: ۶	۲۶۰

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۸۷	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۷	۲۶۲
۱۸۸	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۸	۲۶۴
۱۸۹	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۹	۲۶۵
۱۹۰	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۰	۲۶۶
۱۹۱	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۱	۲۶۷
۱۹۲	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۲	۲۶۸
۱۹۳	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۳	۲۷۰
۱۹۴	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۴	۲۷۱
۱۹۵	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۵	۲۷۲
۱۹۶	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۶	۲۷۴
۱۹۷	قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں، قسط : ۱۷	۲۷۵
۱۹۸	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ اوّل	۲۷۷
۱۹۹	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ دُوم	۲۷۹
۲۰۰	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ سِوم	۲۸۱
۲۰۱	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ چہارُم	۲۸۳
۲۰۲	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ پنجم	۲۸۴
۲۰۳	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ ششم	۲۸۶
۲۰۴	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ ہفتم	۲۸۷
۲۰۵	قرآنی طِبّ کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ ہشتم ..	۲۸۸

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۸۹	قرآنی طِب کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ نُہم	۲۰۶
۲۹۰	قرآنی طِب کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ دہم	۲۰۷
۲۹۱	قرآنی طِب کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ یازدہم	۲۰۸
۲۹۲	قرآنی طِب کے اَسرار اور فیوض و برکات، سِرِّ دوازدہم	۲۰۹
۲۹۳	انڈیکس	۲۱۰

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آغازِ کتاب

میں اکثر سوچتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عظیم علمی معجزات، بے پایان انعامات اور لاانتہا احسانات ونوازشات کا کما کان حقہٗ شکر اور سجدۂ شکرانہ کس طرح ادا کروں؟

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن! تو اپنی رحمتِ بے نہایت سے ہمارے ہر حلقۂ چہل درویش کو مناجاتِ شکرگزاری کے لئے اعلیٰ توفیق و ہدایت عنایت فرما! یا ربَّ العزّت تیری بے شمار نعمتوں کا طوفان عالمگیر اور دائمی ہے۔

قرآنِ حکیم کا ارشادِ مبارک ہے:

وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (۲۵ : ۵۸)۔

نصیر الدین نصیر (حبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
کراچی
جمعرات ۳۰ ستمبر ۲۰۰۴ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۲ : ۲۵۵)۔

اس کے لامحدود معنی میرے فہم و ادراک سے بالاتر ہیں !

انتسابِ جدیدی: آج خداوندِ قیامت کی عنایاتِ بے نہایت سے تاویلی حقائق کے ابواب جس شان سے کھلتے جا رہے ہیں اور جس سے مومنین و مومنات کی علمی و روحانی سیرابی و شادابی ہوتی جا رہی ہے اسکی نظیر دعوتِ حق کی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے، "نورٌ علیٰ نور" اس بابرکت علم کو جماعت اور انسانیت تک پہنچانے کیلئے خداوندِ قیامت نے اپنے قیامتی لشکر کو حرکت میں لایا ہے، جو مثالی قربانی اور ایثار سے کام لے رہا ہے، عزیزانم عبد العزیز اور شمشاد چنڈوانی اس لشکر میں مناصبِ عالیہ پر فائز ہیں اور کتابِ ہذا "قرآنی سائنس، حصّہ سوم" کی طباعت کے اخراجات کی قربانی پیش کی ہے۔ ان کی عظیم نیک بختی یہ ہے کہ علم الیقین کے ساتھ ان کی چشمِ باطن بھی کھل گئی ہے اور معجزاتِ معرفت، خصوصاً قربِ قیامت سے متعلق معجزات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان کی عبادت و ریاضت کا میوۂ شیرین ان کو مبارک ہو! آمین! ان کو اور ان کے عزیز دو لٹل اینجلز پندرہ سالہ علی شان اور آٹھ سالہ ارسلانِ قائم کو خداوندِ ربّ العزت ہر لحاظ سے نوازے! خصوصاً حصولِ علمِ روحانی اور اس کی مقدس خدمت کی دولتِ لازوال سے مالا مال فرمائے! آمین یا ربّ العالمین!!

نصیر الدین نصیر (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعہ ۸، جولائی ۲۰۰۵ء

تاویلِ آیۂ شریفۂ امامِ مبینؑ (۱۲:۳۶)

قسط:۱

امامِ مبین علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کی کتابِ ناطق ہے (۲۳: ۶۲؛ ۴۵: ۲۹) اس کے معنی ہیں قرآنِ ناطق، جو اللہ کی کتاب کا نور (۵: ۱۵) اور معلّم و مؤوّل ہے، نیز امامِ مبینؑ ذالک الکتاب لاریب فیہ ہے، جس میں کوئی شک نہیں بلکہ یقین ہی یقین ہے، اور امامِ مبینؑ اللہ تعالیٰ کا زندہ اسمِ اعظم بھی ہے اور رسولِ کریمؐ کے علم و حکمت کا دروازہ بھی، نیز علمِ الٰہی کا خزانچی بھی ہے اور اسماء الحسنیٰ بھی ہے (۷: ۱۸۰) اسکی اطاعت رسولؐ کی اطاعت ہے اور رسولؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

مذکورہ حوالے کے مطابق اللہ پاک کا یہ ارشاد کہ ارحم الرّاحمین کے پاس ایک بولنے والی کتاب ہے، اس میں اہلِ حقیقت کو قربِ الٰہی کی دعوت ہے، اگر وہ امامِ زمانؑ ہی کے وسیلے سے نورِ الٰہی کے بالکل قریب ہو سکتے ہیں تو بیشمار فائدوں کے ساتھ براہِ راست قرآنِ ناطق سے فیوض و برکات حاصل کریں گے۔

اگر خداوندِ کریم اپنے حضورِ پاک کی کسی بہت بڑی نعمت کا ذکر کرتا ہے تو اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ خود ذاتِ سبحان کو یہ نعمت ضروری ہے، بلکہ ایسے ارشادات کا یہ مطلب ہے کہ مومنین خدا کے قربِ خاص کی طرف آگے بڑھیں، کیونکہ آپ قرآن میں دیکھتے ہیں کہ دین کی عظیم الشّان چیزیں خدا کے پاس ہیں، تاکہ ہر دانا مومن خدا کے قریب ہو جائے اگر فنافی اللہ ہو جاتا ہے تو بہت ہی اچھا ہے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۱۴، مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ آیۂ شریفۂ امامِ مبینؑ

قسط: ۲

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (۳۶: ۱۲)۔

تاویل: ہم حدودِ دین میں سے کسی کی عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے ذریعے سے ہر قسم کے مُردوں کو ابدی بہشت کے لئے زندہ کر دیتے ہیں اور ان سب کے اعمال و آثار ہمارے پاس ریکارڈ ہیں اور ہم نے اپنی قدرت کے تمام ذرائع و اسباب اور جملہ نتائج کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بادشاہِ مطلق ہے، اس لئے درحقیقت وہ حکم کا مالک ہے اور کام کرنا اسے زیب نہیں دیتا، انبیاء علیہم السلام پر آسمانی وحی لانے کے لئے جبرائیل مقرر ہے، رزق تقسیم کرنے کے لئے میکائیل ہے، انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام ملک الموت کے سپرد ہے، قیامت کا کام اسرافیل کرتا ہے، اور قلمِ الٰہی کا کام بڑا عالی ہے، اور لوحِ محفوظ ہے، اور کراماً کاتبین فرشتے ہیں، پھر بھی خدا فرماتا ہے کہ ہم لکھتے ہیں، تو کیا اس ارشاد سے قلمِ اعلیٰ کی نفی ہوتی ہے؟ یا لکھنے والے فرشتوں کی تردید ہوتی ہے؟ نہیں نہیں، بلکہ خدا کے لکھنے کے یہ معنی ہیں کہ جو کام خدا کے حکم سے کیا جاتا ہے وہ خدا ہی سے منسوب ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ نے امامِ مبینؑ کو اپنا زندہ اسمِ اعظم اور مظہرِ اسمائے صفات بنا کر بہت کچھ دیا ہے، اسی معنی میں فرمایا کہ اور ہم نے ہر چیز کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے، دانا مومن کیلئے یہی اسرار ازبس ہیں

ن۔ن (حبِّ علی) ہونزائی　　بدھ ۱۴۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ کلیّۂ امامِ مبینؑ

قسط: ۱

قرآنِ حکیم کے عظیم معجزات میں سے ایک خاص معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر بڑے اہم کلیّہ کی تفسیر و تاویل قرآن کے کئی مقامات پر ملتی ہے، جیسے یہی قانون آیتِ خزائن میں بھی ہے (۱۵: ۲۱) ارشاد ہے:۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔

ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس یعنی امامِ مبینؑ میں نہ ہوں اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقرر مقدار میں نازل کرتے ہیں۔

اس تفسیر اور تاویل سے معلوم ہوا کہ خدا کی ہر چیز امامِ مبینؑ میں ہونے کے یہ معنی ہیں کہ خزائنِ الٰہی بھی امامِ مبینؑ میں ہیں، اور حضرتِ امام علیہ السلام کے اسمائے مبارک میں سے ایک اسم کتاب ہے، پس ارشاد ہوا:۔

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا

(۷۸: ۲۸-۲۹)۔

ترجمہ: اور ہماری آیات (یعنی امامؑ) کو بالکل جھٹلا دیا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم نے ہر چیز کو گھیر کر اور گن کر کتاب (امامؑ) میں رکھی تھی۔

مولا کا یہ فرمانا کہ اس کے پاس انبیاء علیہم السلام کی آسمانی کتابوں میں سے

ایک ہزار کتابیں تھیں، میں کہتا ہوں کہ مولا نے ہماری کمزور عقل کے پیشِ نظر کتابوں کی تعداد کم بتائی، ورنہ ہر نبی کے لئے امام کے نور نے آسمانی کتاب کا کام انجام دیا ہے، اس اعتبار سے یہ یقینی حقیقت ہے کہ امامِ عالی مقام کے نورِ واحد نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے لئے روحانی، نورانی اور آسمانی کتابوں کا کام کیا ہوا محفوظ اور ریکارڈ ہے، یہ کوئی شرط نہیں کہ ہر پیغمبر کی کتاب ظاہری تحریر میں درج بھی کی گئی تھی یا نہیں؟ لیکن خدا کی قسم لوحِ محفوظ جو نورِ علیؑ ہے اس کا قانون اتنا سخت اور منظم ہے کہ آپ بہشت میں جس نبی کی روحانی کتاب کو چاہیں گے وہ آپ کے سامنے آئے گی، تو اس وقت مولا علیؑ کا کلام آپ کو یاد آئے گا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۵ر مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ کُلّیۂ امامِ مُبینؑ

قسط ۲:

امامِ مبینؑ سب سے اوّل حضرتِ مولانا علی صلوات اللہ علیہ ہے، پھر ہر امامِ آلِ محمدؐ امامِ مبین ہے، لہٰذا بمقتضائے حکمت قرآنِ حکیم، حدیثِ شریف اور ارشاداتِ مولا علیؑ میں امام شناسی سے متعلق زبردست روشن ہدایات موجود ہیں، یہ طریقِ کار اس لئے ایسا ہے تاکہ ہر زمانے کے دانشمند مومنین ان پُرنور ہدایات کی روشنی میں اپنے زمانے کے امام کو پہچان سکیں، پس امامِ مبینؑ کا ایک دوسرا نام اُمُّ الکتاب بھی ہے جیساکہ سورۂ رعد (۱۳: ۳۹) میں ارشاد ہے:۔

یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثۡبِتُ وَعِنۡدَہٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ۔

ترجمہ: خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اُمّ الکتاب (لوحِ محفوظ = علیؑ کا نور = نفسِ کُلّی) موجود ہے۔

سورۂ زُخرف (۴۳: ۱-۴) میں ارشاد ہے:۔

حٰمٓ ۔ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۔ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۔ وَ اِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ۔

ترجمہ با تاویلی مفہوم: قسم ہے حُجّتِ قائم کی اور قائم کی اور کتابِ مبین کی، کہ ہم نے اس کو روحانی لسان سے عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو اور یہ قرآن لوحِ محفوظ = نفسِ کُلّی = علی کے نور میں میرے پاس زندہ علی اور حکیم ہے۔

قرآن میں ہر جگہ کتاب تاویلاً امام ہے اور اُمّ الکتاب اساس یعنی علیؑ ہے پس جہاں علیؑ کا نور ہے وہ وہاں علیؑ کی صورت پر ہے، وہ عالی مرتبہ، زندہ اور حکمت والا ہے، خدا کے پاس کوئی بے جان، بے عقل، بے علم و حکمت اور بے نور چیز جا ہی نہیں سکتی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۵ر مارچ ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلِ کُلّیہ امامِ مُبینؑ

قسط : ۳

حدودِ دینِ (جسمانی) میں سے کسی پر عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہونے کا خاص مقصد امامِ مبینؑ کی عملی معرفت کا تجدّد ہے، کیونکہ اللہ اور اس کے محبوب رسولؐ کے حکم کے مطابق حضرتِ امامِ مبینؑ کی معرفت بیحد ضروری ہے۔

جی ہاں عارفانہ موت اور روحانی قیامت کی منزل اسرافیلی و عزرائیلی کی برکات بے شمار اور لامحدود ہیں، لہٰذا میں آج صرف ایک ہی عظیم راز بیان کرتا ہوں کہ اسی بابرکت منزل میں یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ امامِ مبینؑ جسماً روحاً و عقلاً کائنات پر محیط ہے، اس لئے اس کو عالمِ اکبر اور انسانِ اکبر کہا جاتا ہے، اسی امرِ واقعی کی معرفت کی غرض سے عارف کی روح قبض کرکے بار بار ساری کائنات میں پھیلائی جاتی ہے، تاکہ عارف کبھی یہ کہہ سکے کہ میں جانان میں فنا ہوکر کائنات ہوگیا ہوں۔

ہر منزل میں عارف کو جس طرح بڑے بڑے معجزے دکھائے جاتے ہیں ان کا اصل مقصد امام شناسی ہی ہے، یاد رہے کہ اصل معرفت عملی ہی ہوتی ہے، میں نے روحانی سائنس کے عجائب و غرائب میں اس نوعیت کے بہت سے بھیدوں کو درج کیا ہے، آپ ان کو پڑھیں۔

عقلِ کُلّ و نفسِ کُلّ مردِ خداست   عرش و کرسی را مدان کز وی جُداست

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   جمعہ ۱۶۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ کلیّہ امامِ مُبینؑ

قسط: ۴

اس مضمون کی قسطِ پنجم میں یہ بتایا گیا کہ امامِ مبینؑ جسماً و روحاً و عقلاً (علماً) کائنات پر محیط ہوتا ہے، اس لئے اس کو عالمِ اکبر اور انسانِ اکبر کہا جاتا ہے، اس کی معرفت عاشقِ صادق کو عارفانہ موت اور روحانی قیامت کی منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں حاصل ہوتی ہے، اس عرفانی معجزے کی قرآنی شہادت اور تصدیق کے لئے آپ قصّۂ حضرتِ طالوتؑ (۲: ۲۴۵ - ۲۴۸) میں خوب سے خوب تر غور کریں۔

اس قصّے کے مطابق بنی اسرائیل کے سردار پہلے تو اپنے نبی حضرتِ شموئیلؑ سے ایک بادشاہ (امامؑ) مقرر کر دینے کی درخواست بھی کرتے ہیں اور بعد میں اعتراض بھی کرتے ہیں، لیکن جو امامؑ خدا اور پیغمبرؐ کے حکم سے مقرر ہوتا ہے وہ تمام معجزات کے ساتھ امامِ مبینؑ ہوتا ہے، وہ اپنے بلیغ دوستوں کو عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے تمام معجزات دکھاتا ہے، جن میں علم و معرفت کے جواہر بھرے ہوئے ہیں۔

وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُطُ۔ اس کے تراجم اپنی اپنی جگہ پر ہیں، اس کی ایک اہم تاویل یہ ہے:۔ خدا اس شخص کی روح کو جو عارفانہ موت سے مر رہا ہو قبض کر کے کائنات بھر میں پھیلا دیتا ہے، جس سے یہ کائناتی روح کے ساتھ مل جاتی ہے، پھر کائناتی روح کو اس شخص میں ڈالتا ہے، اسی طرح کرتے کرتے ہزاروں کائناتیں اور ہزاروں عوالمِ شخصی کو وجود میں لاتا ہے، وہ اپنے اسرار کو خود ہی بہتر جانتا ہے۔

ن ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی   جمعہ ۱۶۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ کُلّیہ امامِ مُبینؑ

قسط: ۵

عارفانہ موت اور رُوحانی قیامت کی منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی کے فیوض و برکات بے شمار ہیں، کیونکہ یہ دراصل فنافی الامامؑ کا مقدّس و مبارک عمل ہے، اگرچہ فنافی الامامؑ کے فوری ثمرات دنیا میں بھی ملتے ہیں، لیکن ابدی انعامات قالبِ عنصری کو چھوڑ دینے کے بعد ملتے ہیں، اِن شاء اللہ۔

جب روحانی قیامت برحق ہے، تو لاریب آپ اپنی موت کو دیکھ رہے ہیں، اور رُوحوں کے مسلسل حشرونشر کو بھی دیکھ رہے ہیں، اور آپ کو عطا شدہ اسمِ اعظم خود بخود ذکر اس لئے کر رہا ہے کہ اس میں امامِ مبینؑ کا ظہور ہوا ہے، اور یہ کائنات جو بار بار آپ میں لپیٹ لی جاتی ہے اور بار بار پھیلا دی جاتی ہے آپ کی وجہ سے نہیں، بلکہ امامِ مبینؑ کی وجہ سے ہے، جو آپ کی جبین کے اسمِ اعظم میں اس کا نور کام کر رہا ہے، آپ کو صرف معرفت کی خاطر ہر معجزہ دکھلایا جاتا ہے۔

آپ کو کاملاً یقین آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہی کی کُلّ چیزوں کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے، اور ہر روحانی قیامت میں اس فعلِ قدرت کا تجدّد کرتا ہے، تاکہ ہر عارف کو یکسان معرفت حاصل ہو۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۱۶، مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ کلّیہ امامِ مُبینؑ

قسط: ۶

طریقت (تصوّف) میں پہلے فنافی المُرشد ہے، پھر فنافی الرّسولؐ، اور آخر میں فنافی اللہ، یہ صرف اصطلاحات میں شامل ہیں، مگر حقیقت میں صرف ایک ہی فنا ہے، اور وہ بابرکت فنا ہے جس کا نام فنافی الامامؑ ہے، یہی عارفانہ موت جو فنافی الامامؑ ہے، وہی فنافی الرّسولؐ بھی ہے، اور فنافی اللہ بھی، کیونکہ دین کی ہر اہم چیز کو اللہ نے امامِ مبینؑ میں جمع کیا ہے، اور اس قانون سے کوئی شی مستثنا نہیں ہے۔

قرآنِ حکیم کا یہ واضح حکم ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اس کے بعد رسولؐ کی اطاعت ہے، اور آخر میں امامؑ کی اطاعت ہے، پس اللہ کی حکمت اسی میں ہے کہ اطاعت کے ان تین مراحل میں سے آخری مرحلے میں عارفانہ موت اور روحانی قیامت ہو، اسی وجہ سے قرآن (۱۷: ۷۱) میں ارشاد ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ۔

اس دن (کو یاد کرو) جب ہم اہلِ زمانہ کو ان کے امام کے توسّط سے بلائیں گے۔ پس یہ حقیقت روشن ہوئی کہ جس طرح امامِ مبینؑ میں خدا کی خدائی کی ہر چیز ہے، اسی طرح اس میں قیامت سے متعلق چیزیں بھی ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۱۶۔ مارچ ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تاویلِ کُلّیۂ امامِ مُبینؑ

قسط : ۷

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کو اِنس وجِنّ کبھی مل کر بھی شمار نہیں کرسکیں گے وہ بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ ہر عزیز قدرتِ خدا کے عجائب وغرائب کو عشق ومحبت سے سُننے اور کُلّیۂ امامِ مبینؑ کے اسرارِ عظیم کو سمجھنے کے لئے ہمیشہ سعیٔ بلیغ کرے، عارفانہ موت اور روحانی قیامت کا بتوفیقِ الٰہی ذکر ہوا، اللہ تعالیٰ ہماری ہر ناشکری کے لئے معاف فرمائے!

مذکورہ روحانی قیامت کی حکمت آگین اسرافیلی اور عزرائیلی منزل میں جو بے شمار فُیوضات وبرکات ہیں ان میں سے اللہ کا ایک عظیم انعام تسخیرِ کائنات بھی ہے، اگرچہ آپ کی وجہ سے نہیں بلکہ امامِ مبین علیہ السلام کی وجہ سے کائنات آپ میں بار بار لپیٹی جاتی تھی، تاہم اللہ تبارک وتعالیٰ حضرتِ امامِ مبین علیہ السلام کی برکت سے کائنات آپ ہی کے لئے مسخر کردیتا ہے، آپ ہمیشہ اللہ کی لاتعداد اور بے حساب نعمتوں کی شکرگزاری میں باربار آنسوؤں کے ساتھ سجدہ کرتے رہیں، ایسا نہ ہو کہ کہیں ناشکری ہوجائے۔

تسخیرِ کائنات سے متعلق قرآنی آیات میں غور وفکر کریں، خصوصاً سورۂ لقمان (۲۰:۳۱) میں درست غور کریں، جس کا ترجمہ یہ ہے: کیا تم لوگوں نے چشمِ بصیرت سے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض) سب کچھ خدا

ہی نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے، اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ کی رحمتِ بے پایان سے بعید نہیں کہ آپ کو ہزارہا عوالمِ شخصی ایسے عطا ہوں جو کائناتی بہشت ہو چکے ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۱۷، مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلِ کُلّیہٗ امامِ مُبینؑ

قسط : ۸

سورۂ بُرُوج (۸۵ : ۲۱ - ۲۲) میں ارشاد ہے:۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔

بلکہ یہ عالی رتبہ قرآن ہے لوحِ محفوظ (نورِ نفسِ کُلّی) میں حضرتِ مولاعلی امامِ مبین علیہ السلام نے فرمایا:۔

انا اللوحُ المحفُوظ۔

یعنی میں ہی لوحِ محفوظ ہوں۔ یقیناً نورِ محمدی قلم ہے اور نورِ علی لوحِ محفوظ ہے نورِ محمّدی عقلِ کُلّی اور نورِ علی نفسِ کُلّی ہے، نورِ محمّدی عرش اور نورِ علی کرسی ہے۔

بگردِ عالم ار بحرِ محیط است　　　　دُر و ہم گوہر و مرجان علی بود

ترجمہ: اگر کائنات کے گرداگرد بحرِ محیط ہے، بحرِ محیط جسمِ لطیف کا یا نفسِ کُلّی کا تو اس بحرِ محیط میں گوہر یک دانہ اور انمول مونگا علیؑ تھا اور علیؑ ہے۔

آیۂ کرسی (۲ : ۲۵۵) میں ارشاد ہے:۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

اس کی کرسی (نفسِ کُلّی) نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ساری کائنات امامِ مبینؑ کے عالم گیر نور کے قابو (کنٹرول) میں ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۱۸۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلِ کُلیّہ امامِ مُبینؑ

قسط: ۹

سورۂ یونس (۱۰: ۸۷) میں ارشاد ہے:۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی (ہارون) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر (عالمِ شخصی) میں اپنی قوم کے لئے گھر بنالو اور ان کو (روحانی ترقی دے کر) قبلہ (یعنی خدا کا گھر) بناؤ اور نماز کو قائم کرو اور مومنین کو خوش خبری دے دو۔

اس میں اشارہ ہے کہ ہر زمانے کے مومنین کے لئے یہ سعادت نصیب ہوسکتی ہے، اور عالمِ شخصی میں مومن کے گھر کو جو ترقی مل کر قبلہ ہوسکتا ہے، وہ قبلہ (خدا کا گھر) حظیرۂ قدس میں ہے، اور یہ وہی تاویل ہے کہ طوفانِ نوح میں زمین سے خدا کے گھر کو آسمان پر اٹھالیا تھا جس کی وجہ سے خدا کا گھر وہاں بیت المعمور ہوگیا، یہ خدا کے اس گھر کی بات ہے جو حظیرۂ قدس میں ہے، اور یہ سب کچھ امامِ مبینؑ کی معرفت سے ہوسکتا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۱۸۔ مارچ ۲۰۰۱ء

کلیدی حکمتیں

قسط: ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ آنحضرت (صلعم) کا نورِ پاک علم کا شہر بھی ہے اور حکمت کا گھر بھی ہے، اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ قرآنی علم و حکمت اس مقدّس شہر اور اس پاک گھر کے اندر ہے یا باہر ہے؟ آپ یقیناً یہی جواب دیں گے کہ رسولِ پاکؐ کا نور قرآنی علم کا شہر بھی ہے اور قرآنی حکمت کا گھر بھی، پس آپ کو اس حقیقت پر یقین رکھنا ہوگا کہ علیؑ ہی اس مقدس علمی شہر اور اس پاک حکمتی گھر کا دروازہ ہے، لہٰذا علیؑ ہی کے دروازے سے نبیٔ کریمؐ کے مدینۂ علم اور دارِ حکمت میں داخل ہو جانے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا واضح حکم بھی یہی ہے، سورۂ بقرہ (۲: ۱۸۹):۔

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

تم اپنے روحانی اور نورانی گھروں میں دروازے سے ہی آیا کرو البتہ اللہ سے ڈرتے رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔

حدیثِ مدینۂ علم اور حدیثِ دارالحکمۃ میں بہت سی کلیدی حکمتیں پنہان ہیں جن کی بدولت علم و حکمت کے بہت سے ابواب مفتوح ہو سکتے ہیں، ان دونوں بابرکت حدیثوں میں عاشقوں کے لئے لاتعداد برکتیں ہیں، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۹۔ مارچ ۲۰۰۱ء

کلیدی حکمتیں

قسط: ۲

دعائم الاسلام، جلد اوّل، عربی، ص۱۵ پر ہے کہ:-

وروینا أیضاً عن علی بن أبی طالب (ص) أنہ قال: لمّا أنزل اللہ عزّوجل: وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (۲۶:۲۱۴) جمع رسول اللہ (ص) بنی عبدُ المُطلب علیٰ فخذ شاۃ وقدح من لبن، وإنّ فیھم یومئذٍ عشرۃً، لیس منھم رجلٌ إلّا یأکل الجذعۃ ویشرب الفرق وھم بضعٌ وأربعون رجلاً، فأکلوا حتی صدروا، وشربوا حتی ارتووا وفیھم یومئذ أبولھب، فقال لھم رسُول اللہ (صلعم): یابنی عبدُ المطلب! أطیعونی تکونوا ملوک الأرض وحکّامھا، إنّ اللہ لم یبعث نبیّاً إلّا جعل لہ وصیّاً ووزیراً ووارثاً وأخاً وولیّاً، فأیّکم یکون وصیّی ووارثی وولیّی وأخی ووزیری؟ فسکتوا، فجعل یعرض ذٰلک علیھم رجلاً رجلاً لیس منھم أحد یقبلہ حتی لم یبق منھم أحدٌ غیری وأنا یومئذٍ من أحد ثھم سنّاً فعرض علیّ فقلتُ: أنا یا رسول اللہ، فقال: نعم أنت یا علی۔

ترجمہ: امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے یہ روایت منقول ہے،

آپ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ کریمہ:

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (۲۶: ۲۱۴)۔

ترجمہ: اور آپ اپنے نزدیک کے کنبہ والوں کو ڈرائیے۔ نازل ہوئی تو آنحضرت صلعم نے ایک پیالہ دودھ اور بکری کی ایک ران دسترخوان پر رکھ کر خاندانِ بنی عبدالمطلب کو جمع کیا جو چالیس مردوں پر مشتمل تھا، مگر دس نوجوان تو ایسے تھے کہ ان میں سے ہر فرد ایک مینا اکیلا ہی کھا سکتا تھا اور ایک مشک دودھ پی سکتا تھا، پھر بھی ان لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پیا، اس روز ابولہب بھی ان کے ساتھ تھا، جب خورد و نوش سے فارغ ہو چکے تو رسولِ اکرم صلعم نے ان سب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بنی عبدالمطلب! میری اطاعت کرو تو تم سب زمین کے بادشاہ اور حکمران بن جاؤ گے، اور میں تم سے پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب تک پروردگارِ عالم نے دنیا میں جتنے پیغمبر بھیجے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک وصی، اور وزیر، بھائی، اور وارث، اور ولی مقرر فرمایا تھا، تو آج تم میں کون ایسا جوان مرد ہے جو میرا وصی، میرا وارث، میرا ولی، میرا بھائی اور میرا وزیر بنے گا؟ اتنا سننا تھا کہ سب پر خاموشی چھا گئی، مگر آنحضرت صلعم نے اتمامِ حجت کے طور پر ان میں سے ایک ایک کے سامنے فرداً فرداً یہ دعوت پیش کی، لیکن کسی نے آپ کی اس دعوت کو قبول نہ کیا، الّا آنکہ میں باقی رہ گیا تھا، اس وقت میں سب سے کم سن تھا، مگر جب رسول اللہ صلعم نے میرے سامنے اپنی یہ دعوت پیش کی تو میں نے مودبانہ عرض کیا کہ اے پیغمبرِ خدا صلعم میں آپ کا وصی، وزیر، بھائی، وارث اور ولی بنوں گا، آپ نے فرمایا کہ ہاں! اے علی تمہیں میرے وصی، میرے وزیر میرے بھائی، میرے وارث، اور میرے ولی ہو۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۹، مارچ ۲۰۰۱ء

کلیدی حکمتیں

قسط: ۳

سورۂ مائدہ (۵ : ۲۰) میں ارشاد ہے:۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔

تاویلی خلاصہ: حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السّلام نے خدا کے حکم سے اپنی قوم کو عالمِ شخصی میں سلاطین بنایا تھا، اور آپ کو میرا بیان یاد ہوگا کہ عالمِ شخصی کی سلطنت کائناتی بہشت کی سلطنت ہو جاتی ہے، جس میں پیغمبرؑ اور امامؑ کی قوم کے تمام لوگ بادشاہ ہو جاتے ہیں، پس اس آیۂ شریفہ میں اسی حقیقت کا ذکر فرمایا گیا ہے آپ قرآن حکیم کے کسی مستند ترجمے کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

آپ کو یقین کرنا ہوگا کہ جب عالمِ شخصی نورِ ہدایت کی روشنی میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کائناتی بہشت ہو جاتا ہے، جس میں دراصل امامؑ کی قوم کے لوگ سلاطین ہوتے ہیں اور راز یہی ہے، اس کی وجہ امام شناسی ہی ہے، تاہم سب لوگ بہشت میں ہوں گے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

نوروز مبارک بدھ ۲۱۔ مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کلیدی حکمتیں

قسط : ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سورۂ محمّد (۴۷: ۴-۷):-

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں (باطنی) شہید ہو جائیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا ان کا حال درست کر دے گا اور ان کو اس جنّت میں داخل کرے گا جس سے وہ ان کو شناسا کر چکا ہے اے لوگو جو بحقیقت ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔

رسولِ پاکؐ کی حدیثِ شریف کے مطابق جہاد دو قسم کا ہے: اوّل جہادِ اصغر، دوم جہادِ اکبر، پس مذکورہ آیۂ شریفہ میں جہادِ اکبر کے شہیدوں کا ذکر ہے، یہی حضرات جیتے جی عارفانہ موت سے مر کر روحانی قیامت کا تجربہ کرتے ہیں جس میں ان کو ہر بڑی معرفت حاصل ہو جاتی ہے، اور اس میں بہشت کی معرفت بھی ہے، پس یہ آیۂ شریفہ عارفین کی شان میں ہے، اس آیۂ مبارکہ میں عارفانہ موت (روحانی شہادت) اور معرفتِ کُلّی کی کلیدی حکمتیں موجود ہیں۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی   اسلام آباد ۲۲۔ مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

کلیدی حکمتیں

قسط: ۵

یادگار تحفہ برائے عزیزان

خوفِ خدا جو علم و معرفت کے ساتھ ہو وہ خاص کلیدی حکمت ہے، اسی طرح کی گریہ وزاری اساسی حکمت ہے۔

ذکرِ الٰہی جو کثرت سے ہو وہ کلیدی حکمت ہے۔

کثرتِ سجود جو خدا کے عشق سے ہو وہ کلیدی حکمت ہے۔

ہر قرآنی حکمت کلیدی حکمت ہے۔

شب خیزی کلیدی حکمت ہے۔

فکرِ قرآن کلیدی حکمت ہے۔

فکرِ آیاتِ آفاق و انفس کلیدی حکمت ہے۔

اپنی ذات (عالمِ شخصی) میں روحانی سفر کلیدی حکمت ہے۔

امامِ زمان کا عشق سب سے عظیم کلیدی حکمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کلیدی حکمت ہے۔

قرآنِ حکیم کی علمی خدمت کلیدی حکمت ہے۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

اسلام آباد

جمعۃ المبارک ۲۳، مارچ ۲۰۰۱ء

کلیدی حکمتیں

قسط: ۶

قرآنِ حکیم اور حدیثِ شریف کی کلیدی حکمتوں کے بعد ائمۂ طاہرین علیہم السّلام کی حکمتیں لازمی اور ضروری ہیں، اور اس سلسلے میں سب سے بیشتر حضرتِ مولانا علی علیہ السّلام کے مبارک ارشادات کو جان و دل اور عشق و محبت سے پڑھنا اور پڑھانا ہے، اللہ، رسولؐ اور امامِ زمانؑ کی حقیقی اطاعت، محبت اور عشق وہ کلیدی حکمت ہے جس سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

حدیثِ شریف ہے: اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ سوال ہے کہ یہ واقعہ کس طرح پیش آیا؟

جواب: جب مومن بہشت میں تھا تب حکمت مومن کی ملکیت تھی، پس اگر وہ دنیا میں حکمت کو حاصل کرتا ہے تو وہ یہ ادراک کرے گا کہ وہ بہشت سے قطعی طور پر الگ نہیں ہے، لہٰذا روحانیت اور حکمت کے ذریعے سے بہشتِ برین کا احساس و ادراک ہو سکتا ہے، یعنی بہشت کے مشاہدے سے معرفت حاصل ہو سکتی ہے اگر دنیا میں بہشت کی معرفت ممکن نہ ہوتی تو سورۂ محمدؐ میں بہشت کی معرفت کا ذکر نہ ہوتا (۴۷: ۶) اگر اس دنیا میں چشمِ معرفت ضروری نہ ہوتی تو قرآن اندھاپن کی مذمت نہ کرتا (۱۷: ۷۲)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اسلام آباد، ہفتہ ۲۴۔ مارچ ۲۰۰۱ء

کلیدی حکمتیں

قسط : ۷

عشقِ سماوی کلیدی حکمت ہے، وہ اللہ، رسولؐ اور امامِ زمانؑ کا مقدس و مبارک عشق ہے، اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ امام برحقؑ کا عشق آنحضرتؐ کا عشق ہے، اور آنحضرتؐ کا عشق خدا کا عشق ہے، بالکل اسی طرح جس طرح امامِ زمانؑ کی اطاعت رسولؐ کی اطاعت ہے اور رسولؐ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

حضرتِ امام محمد باقر علیہ السّلام کا فرمانِ مبارک: مَا قِیلَ فِی اللہ کلیدی حکمت ہے۔

ہر حدیثِ قدسی کلیدی حکمت ہے، اسی طرح حدیثِ قدسیٔ نوافل خزانہ بھی ہے، دروازہ بھی اور خود کلیدی حکمت بھی ہے۔

شب خیزی کلیدی حکمت ہے۔

دینِ حق کی خدمت میں تکالیف برداشت کرنا کلیدی حکمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کو قادرِ مطلق مان کر اس پر توکُّل کرنا کلیدی حکمت ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ستارۂ امتیاز)

اسلام آباد، پاکستان، پیر ۲۶۔ مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کلیدی حکمتیں

قسط: ۸

"BE WISE" The recent holy farman of Imam-i Zaman.

ترجمۂ اوّل: دانا ہو جاؤ۔

ترجمۂ دوم: عقل و دانش اور علم و حکمت سے کام لو۔

ترجمۂ سوم: تمہارے دین میں علم و حکمت کی فراوانی ہے، تم اس کو حاصل کر کے دانا اور دانشمند بنو۔

ترجمۂ چہارم: میں تمہارے ہر سوال کا جواب حکمت کی زبان میں ظاہراً و باطناً دیتا رہتا ہوں، لیکن تم دانائی سے کام نہیں لیتے ہو۔

ترجمۂ پنجم: اگر تم علم و حکمت اور دانائی سے کام لو گے تو رفتہ رفتہ تمہاری تکالیف کم سے کم ہوتی جائیں گی۔

حضرتِ امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کا یہ فرمانِ اقدس بہت ہی مختصر مگر زبردست جامعیت کا حامل ہے، لہٰذا امامِ عالی مقام کا ہر عاشقِ صادق اسے کلیدی حکمت کے طور پر یاد رکھے تو اس سے امامِ زمانؑ کے پاک عشق کی خوشبو آتی رہے گی، اِن شاء اللہ تعالیٰ!

امامِ آلِ محمدؐ کے راسخ العقیدت مریدوں کے نزدیک عصرِ حاضر زمانۂ قیامت اور دورِ تاویل ہے، یہی وجہ ہے کہ مولائے پاک نے عقل و دانش اور علم و حکمت کو حاصل کرنے کیلئے حکم دیا ہے، اس فرمانِ مبارک میں ظاہری اور باطنی بہت سی برکتیں ہیں، آمین!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ستارۂ امتیاز)

اسلام آباد، پیر ۲۶۔ مارچ ۲۰۰۱ء

صراطِ مستقیم

قسط : ۱

صراطِ مستقیم = سیدھی راہ = راہِ راست، مگر یہ دنیا کی کوئی سڑک ہرگز نہیں، بلکہ یہ طریقِ دین اور اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو دنیوی سڑک سے قطعاً مختلف اور پاک و برتر ہے، جبکہ دنیا کی سڑک بیجان و بے عقل ہونے کی وجہ سے خوار و ذلیل پڑی ہے۔ اسکے برعکس صراطِ مستقیم زندہ و عاقل اور اشرف و اکمل اور حاملِ نورِ ہدایت ہے، یعنی وہ خود ہادئ برحق (امامِ زمانؑ) ہے جو آئینۂ جمال و جلالِ خداوندی بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم بھی ہے۔

اے نورِ عینِ من! صراطِ مستقیم کا ذکرِ جمیل سب سے پہلے سورۂ فاتحہ میں ہے جس میں اہلِ ایمان کو امامِ زمانؑ کی معرفت کیلئے درخواست کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، جو دین کی سب سے اہم تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفات میں سے ایک اسم الہادی ہے، نبئ کریمؐ کا ایک اسم بھی الہادی ہے اور حضرتِ امامؑ کا اسم بھی ہادی ہے، اس کی حکمت یقیناً یہی ہے کہ اللہ نے ہر قوم کیلئے ایک ہادی مقرر فرمایا ہے (۱۳ : ۷) اور رسولِ پاکؐ نے زمانۂ نبوت میں فریضۂ ہدایت کو انجام دینے کے بعد آئندہ ہدایت کیلئے امامؑ ہی کو ہادی مقرر فرمایا، جسکو خدا نے ہادی مقرر فرمایا تھا (۱۳ : ۷) پس یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے کہ کوئی بھی دانا اسکے خلاف سوچ ہی نہیں سکتا، پس حضرت علیؑ جو خدا و رسولؐ کی طرف سے امام و ہادی مقرر ہوا، وہی حضرت معلّم و مؤوّلِ قرآن بھی مقرر ہوا۔

ن ن، (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) اسلام آباد، منگل ۲۷، مارچ ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صراطِ مستقیم

قسط: ۲

سورۂ آلِ عمران (۳: ۱۰۱) میں ارشاد ہے:۔

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

ترجمہ: اور جس نے اللہ (کے اسمِ اعظم = امامؑ) کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیا تو وہ صراطِ مستقیم کی منزلِ مقصود میں پہنچ جائے گا۔

اس آیۂ کریمہ کا ایک مشہور اُردو ترجمہ اس طرح ہے: جو اللہ کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے گا وہ ضرور راہِ راست پائے گا، مگر ذاتِ سبحان جسم، لباس اور دامن سے پاک و برتر ہے، ہاں اس سے وابستگی کے لئے اور چیزیں ہیں، جیسے اس کا پاک زندہ اسمِ اعظم (امامِ زمانؑ) جو اللہ کی رسّی بھی وہی ہے۔

سوال: اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (راہ راست کی طرف) کیا صراطِ مستقیم ہنوز مومنین سے الگ اور دور ہے؟

جواب: نہیں نہیں، صراطِ مستقیم جو امامِ زمانؑ ہے وہ اپنے عاشقوں سے ہرگز دور نہیں، مگر صراطِ مستقیم کے تین مراحل ہیں، مرحلۂ اوّل جسمانی زندگی، دوم عالمِ شخصی، سوم حظیرۂ قدس میں ہے جہاں صراطِ مستقیم کی منزلِ مقصود ہے اور اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کا اشارہ اسی منزلِ مقصود کی طرف ہے، یعنی صراطِ مستقیم کا سفر حظیرۂ قدس میں جا کر سمٹ جاتا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) اسلام آباد بدھ ۲۸، مارچ ۲۰۰۱ء

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صراطِ مستقیم

قسط : ۳

کلامِ الٰہی (قرآن) شروع ہی میں تمہیں یہ دعا سکھا دیتا ہے کہ کہو :۔

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ

ترجمہ: ہمیں راہِ راست پر چلا اُن لوگوں کی راہ (پر) جن پر تو نے انعام فرمایا۔

سوال : وہ لوگ کون تھے جن پر اللہ نے انعام فرمایا؟

اس کا جواب خود قرآن (۴ : ۶۹) میں موجود ہے : جو لوگ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاءؑ اور صدیقین اور شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔

یہ کوئی معمولی دعا ہرگز نہیں بلکہ یہ غیر معمولی دعا ہے، کیونکہ اس میں انتہائی عالی ہمتی کی یہ دعا ہے کہ خدا تم کو ناطقان، اساسان، امامان، بابان، حجتان اور داعیان کی راہِ روحانیت پر چلائے، اور تم باطن میں ان تمام معجزات اور سارے عجائب و غرائب کو دیکھ سکو، کیونکہ صراطِ مستقیم سب کیلئے یکسان ہے یعنی امامِ مبینؑ میں جتنے معجزے جمع ہیں وہ عالمِ شخصی میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

اسلام آباد جمعرات ۲۹، مارچ ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس

خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دُعا

قسط: ۱

سورۂ حجر (۱۵: ۲۱-۲۲) میں ارشاد ہے:۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ۔

ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقرر مقدار میں نازل کرتے ہیں، بار آور ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں اور اس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں اس دولت کے خزانہ دار تم نہیں ہو۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

ہفتہ ۳۱، مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس

خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دُعا

قسط: ۲

سورۂ شوریٰ (۴۲: ۲۸) میں ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ۔

ترجمہ: اور اللہ وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد بارانِ رحمت برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی قابلِ تعریف ولی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

ہفتہ ۳۱۔ مارچ ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس

خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دُعا

قسط: ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ھُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنۡشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَ یُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِهٖ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ مِنۡ خِیۡفَتِهٖ وَ یُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیۡبُ بِهَا مَنۡ یَّشَآءُ وَهُمۡ یُجَادِلُوۡنَ فِی اللّٰہِ وَهُوَ شَدِیۡدُ الۡمِحَالِ ؕ لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَقِّ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا یَسۡتَجِیۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَیۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیۡهِ اِلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الۡكٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ كَرۡهًا وَّ ظِلٰلُهُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ (۱۳: ۱۲-۱۵)۔

ترجمہ : خدا ہی ہے جو تمہارے سامنے بجلیاں چمکاتا ہے جنہیں دیکھ کر تمہیں خوف بھی ہوتا ہے اور امید بھی وابستہ ہوتی ہے خدا ہی ہے جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے بادلوں کی گرج اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہوئے اس کی تسبیح کرتے ہیں وہ کڑکتی ہوئی بجلیوں کو بھیجتا ہے اور (بسا اوقات) انہیں جس پر چاہتا ہے عین اس حالت میں گرا دیتا ہے جبکہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں فی الواقع اسکی چال بڑی زبردست ہے دعوتِ حق اسی کے لئے ہے رہی وہ دوسری ہستیاں جنہیں اس کو

ISW Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں انہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں بس اسی طرح کافروں کی دُعائیں بھی کچھ نہیں ہیں مگر ایک تیرِ بے ہدف! وہ تو اللہ ہی ہے جس کو زمین و آسمان کی ہر چیز طوعاً و کرہاً سجدہ کر رہی ہے اور سب چیزوں کے سائے صبح و شام اس کے آگے جھکتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر ۲۔ اپریل ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس

خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے دُعا

قسط : ۴

سب سے پہلے بڑی عاجزی سے گریہ وزاری اور مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات کریں، پھر سجدۂ عبودیت میں جاکر نیت کریں، اور عجز وانکساری سے سر اُٹھاکر سورۂ حجر (۱۵ : ۲۱-۲۲) کی یہ دعا اخلاص ویقین سے پڑھیں :۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ وَمَآ اَنْتُمْ لَہٗ بِخٰزِنِیْنَ۔

ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقرر مقدار میں نازل کرتے ہیں، بارآور ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں اور اس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں اس دولت کے خزانہ دار تم نہیں ہو۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

بدھ ۴۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Spiritual Vision and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس

خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے مناجات

(۱)

خشک سالی میں بارانِ رحمت کے لئے دعا کرنے سے پہلے یہ مناجات کریں:-

الٰہی چارۂ بیچارگان کُن — الٰہی رحمتی بر بندگان کُن
الٰہی رحمتت دریائے عام است — وزانجا قطرۂ مارا تمام است
گناہ داریم بیش از کوہِ اَلوند — گناہ از بندہ و عفو از خداوند
خداوندا سعادت یارِ ما کُن — ز رحمت یک نظر در کارِ ما کُن
ز شوخی و طمع کاری و بدکار — دل و دست و زبانِ مانگاہ دار
ز دستِ نفس و غوغائے شیاطین — اَغِثنی یاغِیاثَ المُستَغیثین!
اَغِثنی یاغِیاثَ المُستَغیثین! — اَغِثنی یاغِیاثَ المُستَغیثین!

ن۔ن۔(حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
اتوار یکم اپریل ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس

خشک سالی میں بارانِ رحمت کیلئے مناجات

(۲)

خشک سالی میں بارانِ رحمت کے لئے دُعا کرنے سے پہلے یہ مناجات کریں:

اے تُو آمُرزگار و بخشندہ ما سیہ روزگار و لخشندہ

اے زتُو غیرِ جود و احسان نہ وے زما غیرِ ذنب و عصیان نہ

ما زشرمِ گنہ در اندیشہ مر تُورا رحمت و کرم پیشہ

پادشاہا بعفو و غُفرانت بکمالِ سخا و احسانت

درِ توفیق مان بُرخ بکُشای راہِ فوز النجاتِ مان بنُمای

آنچہ راندیم از دعا بزبان از کرم مان بمُنتہا بَرسان

ہرچہ جُستیم از درت بنیاز بحصولِ نیاز مان بنواز

اللّٰھُمَّ یاغیاثی عِندَ کُلِّ شِدَّۃٍ ویا مُجیبی عِندَ کُلِّ دَعوَۃٍ اَقضِ حوائجی کُلّھا بحقِ کَرَمِکَ وجودِکَ یا اکرمَ الاکرمین! ویا ارحمَ الرّاحمین! آمین! یاربَّ العٰلمین!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس آئی)

اتوار یکم اپریل ۲۰۰۱ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ برقی بدن

برقی بدن (جُثّۂ اِبداعیّہ) = جسمِ لطیف = سُلطانُ الجِنّ = ہیکلِ نورانی = فرشتۂ مُتمثّل = قالبِ نورانی = سرابیل = لبوس = جامۂ بہشت = انسانِ اکبر = مظہرِ نورِ خدا = اوّل = آخر = ظاہر = باطن = وحدتِ چار اصل وجہ اللہ = تاویل اللہ = تاویل القیامت = تاویل الملٰئکۃ = تاویلِ رُوحُ اللہ (۱۹ : ۱۷) تاویلِ صفّاً صفّاً (۸۹ : ۲۲) = تاویلِ الحیّ = القیوم = حٰمٓ = لِقاءُ اللہ (خدا کی ملاقات) = دیدارِ الٰہی = تاویل (۴۲ : ۵۲) = تاویلِ نورِ مومنین ومومنات (۵۷ : ۱۲-۱۳)۔

تم مونوریالٹی کے حکمت آگین قانون کے مطابق ایک عالمِ شخصی میں جمع تھے کہ تمہارا محبوب جان برقی بدن میں تشریف فرما ہوا، وہ ہاتھ سے دروازہ نہیں کھولتا، بلکہ دروازہ معجزانہ طور پر کھل جاتا اور بند بھی ہو جاتا ہے جس سے بڑی حیرت ہوتی ہے، وہ آگر ظاہر و باطن کا مجمعُ البحرین ہو جاتا ہے، یعنی برق رفتاری سے دیدار بھی عطا کرتا ہے اور حجاب بھی کرتا ہے، دیدار میں اشارہ (وحی) اور حجاب میں کلام ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔آئی)

پیر ۲، اپریل ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس ۔ جُثۂ ابداعیہ

سب سے اوّلین صاحبِ جُثۂ ابداعیہ حضرتِ آدمؑ تھا، عارفانہ موت اور روحانی قیامت کی منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں امامِ مبینؑ کے نور سے اللہ تعالیٰ ستّر ہزار اجسامِ لطیف کو پیدا کرتا ہے، ہر جسمِ لطیف ایک لطیف عالمِ شخصی ہے جو وسعت میں کائنات کے برابر ہے، جو کائناتی جنّت ہے (۳ : ۱۳۳؛ ۵۷ : ۲۱) ہر ایسی جنّت میں ایک عظیم سلطنت ہوگی، اللہ تعالیٰ یہ عظیم سلطنت اہلِ معرفت کو عطا فرمائے گا۔

حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ ہارون علیہما السلام کی قوم سے بھی ایسے باطنی سلاطین ہوئے تھے (۵ : ۲۰) وہ سب کے سب اجسامِ لطیف کے مالک تھے، کیونکہ بہشت کی برتری جسمِ لطیف سے ہے، وہ آیۂ کریمہ یہ ہے:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (۵ : ۲۰)۔

ترجمہ: (اے رسولؐ ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم جو نعمتیں خدا نے تم کو دی ہیں ان کو یاد کرو اس لئے کہ اس نے تم ہی لوگوں سے بہتیرے پیغمبر بنائے اور تم ہی لوگوں کو سلاطین (بھی) بنایا اور تمہیں وہ دیا جو ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی تو نہ دیا۔

ن ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) منگل ۳ر اپریل ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس۔ تسخیرِ کائنات

تسخیرِ کائنات کا ذکر آپ کو قرآنِ حکیم کی متعدد آیات میں ملے گا، اور عالمِ شخصی کے دو مقام پر تو تسخیرِ کائنات کا مظاہرہ بار بار ہوتا ہے، پہلا مقام منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی اور دوسرا مقام حظیرۂ قدس ہے، تسخیرِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں حاصل آتی ہیں، آپ سورۂ لقمان (۳۱ : ۲۰) کو پڑھیں، یہ آیۂ شریفہ اہلِ معرفت کے لئے بڑی زبردست اہمیت کی حامل ہے، اس میں ہر ضروری سوال کا پُرحکمت اور شافی جواب موجود ہے، اللہ تعالیٰ اپنی تمام نعمتیں جن کا ذکر محولہ آیت میں ہے، کنزِ مخفی کی صورت میں عطا فرماتا ہے۔

اے عزیزان! عالمِ شخصی ہی کی تسخیر میں یہ سب کچھ ہے جس کا ذکر ہوا، اسی میں عارف اور معروف کا بیان ہے، اور یہی معرفت بھی ہے، الحمد للہ!

یقیناً یہ بات حقیقت ہے کہ بہشت کی ایک خاص نعمت علمی شغل ہے، پس دنیا میں جو لوگ علم میں مشغول رہتے ہیں وہ بہشت کی زندگی کا تجربہ کرتے ہیں، ان کو یہ تجربہ مبارک ہو!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

بدھ ۴۔ اپریل ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس

غذائے لطیفِ سماوی بصورتِ خوشبوئیں

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ جب چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کو آفاق و انفس میں اپنی قدرت کے معجزات دکھاتا ہے (۴۱: ۵۳) اللہ کے معجزے حواسِ ظاہر کے لئے بھی ہیں اور حواسِ باطن کے لئے بھی، چنانچہ اس قانونِ الٰہی کے مطابق قوتِ شامہ (سونگھنے کی قوت) کے لئے بھی ایک معجزہ مقرر ہے، وہ ہے ہر قسم کی غیر معمولی خوشبو، جس میں زندگی کے لئے غذائیت کا ایک خاص جوہر موجود ہے، یہ ہے غذائے لطیفِ سماوی، اس کا تجربہ ایک خاص وقت کے لئے سب سے پہلے انبیاء و اولیاء علیہم السّلام کو ہوتا ہے (۲۳: ۵۱): یَاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ۔

ترجمہ: اے میرے پیغمبرو! پاک و پاکیزہ چیزیں (غذائے لطیفِ سماوی) کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی یہی پاک نعمت قصّۂ بنی اسرائیل میں المَنّ وَالسَّلْوٰی (۲: ۵۷) کے نام سے قرآن کے تین مقام پر مذکور ہے، یہ معجزہ مائدۂ عیسیٰؑ میں بھی شامل تھا۔

ہم قرآنی اور روحانی سائنس کی روشنی میں یقیناً یہ کہہ سکتے ہیں کہ جنّت میں نہ تو ہمارا قالبِ عُنصری ہوگا اور نہ ہی اس دنیا کی غذائیں ہوں گی، مگر ہاں جسمِ لطیف ہوگا اور غذاہائے لطیف بصورتِ خوشبوئیں، تاکہ جنّت میں تین قسم کی لذّتوں کی فراوانی ہو: عقلی اور علمی لذّتیں، روحانی لذّتیں اور لطیف جسمانی لذّتیں، الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین! میزان الحقائق میں بھی دیکھیں۔

ن ۔ ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس ۔ آئی) جمعرات ۵ ۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وہ بڑا عجیب و غریب تاویلی خواب

جو تاشغورغان میں دیکھا!

ایک رات شاید مقررہ عبادت کے بعد یہ بہت بڑا حیران کُن خواب دیکھا کہ البتہ میری قربانی ہو چکی تھی، میرا ظاہری سر قریب کی ایک دیوار سے آویزاں اور بدن شمالاً جنوباً زمین پر پڑا تھا، اور سب سے بڑی حیرت کی بات تو یہ ہے کہ میں فضا کی ایک مخصوص بلندی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا، میں یعنی میرا شعور بے شمار ذرّات کے درمیان تھا جو چمکتے تھے، مگر یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ میں کس ذرّے میں ہوں یا ہو سکتا ہے کہ یہ میری روح ہی کے بیشمار ذرّات تھے اور ان سب کی وحدت میری انا تھی، پس میں نے ایک طرف زمین پر اپنے قربان شدہ بدن اور سر کو دیکھا اور دوسری طرف فضا میں اپنی روح کے بے شمار ذرّات کو دیکھا۔

کیا حدیثِ شریف کے مطابق ہر روح بذاتِ خود ایک جمع شدہ لشکر ہے؟ یا تمام روحیں مل کر ایک جمع شدہ لشکر ہیں؟ جب ایک فردِ بشر کا ایک عالمِ شخصی ہو سکتا ہے اور اس میں ایک عظیم سلطنت بھی ہے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس بہت بڑی بادشاہی کا بے شمار روحانی لشکر (یعنی بے حساب ذرّاتِ روح) ہوں، اور ان کا مجموعی نام روح ہو، جس طرح کروڑوں خلیات کے مجموعے کا نام انسان ہے۔

اس نورانی خواب کی آئندہ تاویل عارفانہ موت اور روحانی قیامت تھی، جو دنیا بھر میں سب سے بے مثال اور سب سے عظیم واقعہ تھا، الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی) جمعہ ۶، اپریل ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جنّ

قسط: ۱

سوال : لفظِ جنّ کا اصل فارسی ترجمہ کیا ہے؟

پری (یعنی پری مرد اور عورت) یہ پریدن (اڑنا) سے ہے۔

سوال : کیا وجہ ہے کہ عوام الناس پری کو خوبصورت اور جنّ کو بدشکل مانتے ہیں؟

جواب : اس کی وجہ حقیقی علم و معرفت سے دوری ہے۔

سوال : اللہ تعالیٰ نے جنّ و انس کو کس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے؟

جواب : عبادت اور معرفت کے لئے۔

سوال : جنّ و انس کی ہستی میں فوری یا ہنگامی فرق کیا ہے؟

جواب : وہ لطیف و نادیدنی ہے اور یہ کثیف و دیدنی ہے۔

سوال : سورۂ رحمان جو عروسُ القرآن ہے اس کا خطاب بیک وقت جنّ و انس سے کیوں ہے؟

جواب : کیونکہ یہ دونوں مخلوق ایک دوسرے کے پیچھے ایک ہی دائرے پر گردش کرتی ہیں، یقیناً یہی سبب ہے، اسی لئے قرآنِ حکیم میں کبھی انسان کا ذکر پہلے ہے اور کبھی جنّ کا۔

سوال : یہ بات مشہور ہے کہ کبھی کبھار کوئی جنّ یا پری آدمی میں داخل ہو سکتی ہے، تو کیا اسی طرح انسان بھی کبھی جنّ یا پری میں داخل ہو سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں، آج عالمِ شخصی میں بھی اور کل بہشت میں بھی ایسا ہو سکتا ہے، خداوندِ تعالیٰ نے یہ جو زندہ معجزاتی کُرتے تمہارے لئے بنائے ہیں (۸۱:۱۶) ان کے پہننے سے تم پری مرد اور پری عورت ہو سکتے ہو۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔ آئی)
ہفتہ ۷۔ اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جِنّ

قسط ۲:

سوال : وہ آیۂ شریفہ کونسی ہے جس میں یہ ارشاد ہے کہ جِنّ و انس کی تخلیق کا مقصد پروردگار کی عبادت اور معرفت ہے؟

جواب : وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (وَلِيَعْرِفُوْنِ)۔
ترجمہ: اور میں نے جِنّوں اور آدمیوں کو اس غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں (اور مجھ کو پہچانیں) (۵۱:۵۶)۔ یہاں قوسین میں معرفت کا ذکر ابنِ عباس کی تفسیر ہے، کیونکہ عبادت کا آخری مقصد معرفت ہے۔

سوال : جب حضرتِ رب کی عبادت اور معرفت جِنّ و انس دونوں کے لئے یکسان ضروری ہے تو کیا جِنّات کے لئے حدود دِین کا نظام رہا ہے؟

جواب : جی ہاں، جِنّوں کے واسطے حُدودِ دِین جسمِ لطیف میں ہوتے ہیں، دیکھو: سورۂ انعام (۶: ۱۳۰)، سورۂ جِنّ (۷۲) کو پڑھو، سورۂ احقاف (۴۶: ۲۹-۳۲)۔

سوال : اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر پیغمبر کے لئے شیاطینِ انسی اور شیاطینِ جنی میں سے کیوں دشمن بنا دیئے تھے (۶: ۱۱۲)؟

جواب : کیونکہ بمقتضائے حکمت ایسا ہی کرنا ضروری تھا۔

سوال : کیا یہ بھی ایک امرِ واقعی ہے کہ ہر انسان کے دل کے پاس دو قرین (ساتھی)

مقرر ہیں ایک جِنّ اور ایک فرشتہ ؟

جواب : جی ہاں، یہ حقیقت ہے۔

سوال : کیا ابلیس فرشتوں میں سے تھا (۲ : ۳۴) یا جنّات میں سے (۱۸ : ۵۰) یا وہ ایک انسان تھا ؟

جواب : وہ ایک شخص تھا جس کا بشری نام الحارث بِن مُرّہ تھا، اس کو اپنے بارے میں یہ گمان تھا کہ وہ عالم و دانا ہے، حالانکہ جاہل و نادان تھا، اُس نے سجدۂ آدم سے انکار کیا، اُس میں ہر شخص کی طرح ایک فرشتہ بھی تھا اور ایک جِنّ بھی، پس اُس میں جو فرشتہ تھا اس کے اعتبار سے وہ فرشتوں میں سے تھا، اور ذاتی جِنّ کی وجہ سے وہ جِنّوں میں سے تھا، جس طرح قرآن حکیم میں یہ دونوں حکمتیں مذکور ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ (ایس۔آئی)
اتوار ۸، اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جنّ

قسط: ۳

سورۂ نمل (۲۷: ۱۷) میں ارشاد ہے:۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔

ترجمہ: اور سلیمان کے لئے جنّ اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے اور وہ پورا ضبط میں رکھے جاتے تھے۔

یہ انسانِ کامل کی روحانی قیامت اور تسخیرِ کائنات کا ذکر ہے، اور یہی روحانی سلطنت بھی ہے، اور یہ بے شمار روحانی لشکر ظہورِ عالمِ ذرّ کا معجزہ بھی ہیں، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عطائے کُلّی بھی ہے، اور اسی کی مدد سے یہ فتحِ مبین (کائناتی فتح) بھی ہے، جنّ کے اس مضمون میں کیسے کیسے عجیب و غریب اسرار پنہان ہیں!

آپ کو ہمیشہ یہ خیال رہا ہوگا کہ جنّ جہاں بھی ہو بہت بڑے جسم کے ساتھ ہو سکتا ہے، اسی وجہ سے ہر ایسی چیز کو جو جسماً بہت بڑی ہو دیو ہیکل کہا جاتا ہے، لیکن آپ نے سُنا کہ عالمِ ذرّ کے جنّات ذرّات ہی ہوتے ہیں، ہاں مادّی ایٹم (ذرّہ) بھی بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے، مگر آپ نے یہ ضرور سُنا ہے کہ وہ کیا طوفان برپا کر سکتا ہے لہٰذا آپ عالمِ ذرّ کے جنّات کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، کیونکہ یہاں پر ہر ذرّہ خدا ہمارے لئے ایک کائنات ہے۔

سوال: قصۂ سلیمان (۲۷: ۱۸) میں چیونٹیوں کی وادی کیا ہے؟

جواب: عارف کے دونوں کان ہیں جن میں بے شمار روحوں کی آمد ورفت ہوتی رہتی ہے، قرآنِ حکیم نے دونوں کانوں کو وَادِ النَّمْلِ (۲۷: ۱۸) کا نام دیا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
اتوار ۸۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جِنّ

قسط: ۴

جب اور جہاں عارفانہ موت اور روحانی قیامت کا تاویلی بیان ضروری ہو تو اس میں عالمِ ذرّ اور یاجوج و ماجوج کی معرفت بھی لازمی ہے، اور یہ سب سے مشکل تاویل امامِ آلِ محمدؑ کی حقیقی غلامی اور فنا فی الامامؑ کے بغیر ممکن ہی نہیں، اور قرآنِ حکیم کے ظاہر و باطن سے آگہی اس امرِ عظیم کی دوسری اساسی شرط ہے، پس یاجوج و ماجوج کا ذکر اس نام سے قرآنِ پاک کے دو مقام پر ہے (اوّل: ۱۸: ۹۴، دوم: ۲۱: ۹۶) اور یہ دراصل صاحبِ زمانؑ کے روحانی لشکر ہیں، لہٰذا جو فساد فِی الْاَرْضِ ان سے منسوب ہے وہ عالمِ شخصی کی زمین میں ہے۔

جب تک مومنِ سالک عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے لئے ہر طرح سے تیار نہیں ہوتا تب تک اس کے پرانے عالمِ شخصی کو اپنے حال پر محفوظ رکھا جاتا ہے، اور جب حقیقی مومن علم و عبادت اور ہر قسم کی آزمائش سے روحانی انقلاب کے لئے بالکل تیار ہو جاتا ہے تو تب صاحبِ لشکر حکم دیتا ہے کہ اب خدا کے اذن سے اس پرانے عالمِ شخصی کو گرا کر اس کی جگہ بہشت کے نمونے پر ایک جدید عالمِ شخصی تعمیر کرو، یہی عظیم حکمت ہے اس عمل میں کہ پہلے تو یاجوج ماجوج کو روک دیا جاتا ہے اور پھر وقت آنے پر ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) پیر ۹، اپریل ۲۰۰۱ء

روحانی سائنس۔ جِنّ

قسط: ۵

جس طرح تمام انسان ایمان اور علم میں برابر اور یکسان نہیں ہیں، بالکل اسی طرح جِنّات بھی درجہ بدرجہ ہیں، ان میں جو سب سے اعلیٰ ہیں وہ تو فرشتے ہیں، اور جو سب سے ادنیٰ ہیں وہ شیاطین ہیں، اور صاحبانِ عقل کے لئے اتنا کہنا کافی ہے۔

پھر بھی مزید وضاحت یہ ہے کہ جنّات میں سے جو شیاطین ہیں وہ روحانیت کے آسمانِ اوّل کے چراغوں کے شعلوں سے مار کھا کر واپس آتے ہیں، یہ ان کی قرآنی پہچان ہے (۶۷: ۵) یعنی ان کی پرواز وہاں جا کر ناکام ہو جاتی ہے، وہاں بہت سارے چراغ اس لئے روشن کئے گئے ہیں کہ یہ اس آسمان کو بہت زینت دیں، ساتھ ہی ساتھ شیاطین پر شعلہ باری کر کے ان کو وہاں سے واپس کر دیں، لیلئے ہر شیطان کو رجیم کہا جاتا ہے، رجیم بروزنِ فعیل معنی مفعول یعنی راندہ = سنگسار کیا گیا۔

آپ سورۂ حٰم السجدۃ (۴۱: ۱۲) کو بھی پڑھیں کہ روحانیت کا سب سے نچلا آسمان اپنے اوپر کے تمام آسمانوں کی حفاظت کے لئے ہے، پس عالمِ شخصی کے مراحل میں سے جس مرحلے میں انتہائی تیز روشنی کی لہریں آتی ہیں ان کے آگے شیاطین نہیں جا سکتے ہیں، اور یہیں سے انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

اب رہا مقامِ حظیرۂ قدس وہاں صرف عظیم فرشتے اور اعلیٰ حدودِ دین کام کرتے ہیں، سورۂ انبیاء (۲۱: ۸۲) میں ارشاد ہے:

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ۔

ترجمہ: اور سلیمان کے لئے ہم نے شیاطین میں سے ایسے بہت سوں کو اس کا تابع بنا دیا تھا جو اس کے لئے غوطے لگاتے اور اس کے سوا دوسرے کام کرتے تھے ان سب کے نگران ہم ہی تھے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر ۹، اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جنّ

قسط: ۶

سورۂ اعراف (۷: ۱۱-۱۸) میں خوب غور سے دیکھو کہ ابلیس کو یومُ البعث تک مہلت دی گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہوتی ہے وہاں اس کی مہلت ختم ہو کر یہ مسخر ہو جاتا ہے، جیسا کہ آپ نے قصۂ حضرت سلیمانؑ میں پڑھا کہ شیاطین تابع ہو کر مختلف خدمات سرانجام دے رہے تھے، پس اگر دل سے یہ مانا جائے کہ عارفانہ (اختیاری) موت اور روحانی قیامت حق ہے تو اس فکرِ جدید سے قرآنی حکمت کی بہت سی برکتیں حاصل ہو سکتی ہیں:

این سعادت بزورِ بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ لوگ آگے چل کر خود بخود میرے معجزات کو آفاق و انفس میں دیکھیں گے بلکہ فرمایا کہ ہم ان کو یہ چیزیں دکھائیں گے، عقل والوں کے لئے اس میں اشارہ ہے کہ تم جلد از جلد نورِ ہدایت اور چشمِ بصیرت طلب کرو اور بدرجۂ انتہا عاجزی کے ساتھ علم و عبادت میں آگے بڑھو، آپ حدیثِ قدسیٔ نوافل کے جملہ معجزات سے معرفت کے عظیم ترین خزانے اس وقت حاصل کر سکیں گے جبکہ اللہ، رسولؐ اور امامِ زمانؑ کی حقیقی اطاعت کریں گے۔

آپ یہاں یہ اصولی نکتہ یاد رکھیں کہ حدیثِ نوافل کی باطنی حکمت میں عارفانہ موت اور روحانی قیامت کا ذکر پوشیدہ ہے اس کے سوا اتنا بڑا روحانی انقلاب

ممکن ہی نہیں، مگر یہ ہے کہ کوئی شخص محض ظاہری معنی کا سہارا لے کر کوئی بڑی ترقی کا دعویٰ کرے، نعوذ باللہ منہا۔

اے عزیزان! عملی تصوّف اور روحانی سائنس کی کتاب میں معجزۂ نوافل قسطِ اوّل اور دوم خوب عشق اور ذمہ داری سے پڑھیں، کیونکہ یہ حدیثِ قدسی بڑی زبردست حکمتوں سے لبریز اور بے مثال ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
منگل ۱۰، اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جنّ

قسط: ۷

حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا (۱۲:۳۴) کہتے ہیں کہ یہ ایک روحانی معجزہ تھا یا جسمِ لطیف کا معجزہ تھا جس کے بہت سے نام ہیں، اور ہم نے جسمِ لطیف کے بارے میں بار بار لکھا ہے۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ (۱۲:۳۴)
یہاں یقیناً حظیرۂ قدس کا اشارہ ہے جہاں انسانانِ کامل کے لئے انتہائی عظیم معجزات ہوا کرتے ہیں۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ (۱۳:۳۴) یہ مبارک کلمات قانونِ بہشت ہی کی طرح ہیں کیونکہ انسانِ کامل کا حظیرۂ قدس نمونۂ بہشتِ برین ہے، یہ کارخانۂ قدرتِ الٰہی ہے۔

مَحَارِيْب۔ محراب کی جمع = زندہ قلعے، جن میں بے شمار رُوحانی لشکر ہوتے ہیں۔

تَمَاثِيْل = زندہ نورانی تصویریں جس طرح سوقِ (بازار) جنّت میں ہیں۔ بڑے بڑے حوض جیسے لگن = اسمائے عظام جن کو جنّ وانس اور ملائکہ اور قدسیان سب پڑھتے ہیں۔

isw
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والی بھاری دیگیں یہ کلماتِ تامات، ان میں جیسا بے پایان علم ہے وہ اہلِ جہان کی ضرورت سے بھی زیادہ ہے۔

ن۔ن (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
منگل ۱۰، اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس۔ جِنّ

قسط: ۸

حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے حضرتِ سلیمان علیہ السلام کو بہت سے عظیم اور جامع الجوامع قسم کے روحانی اور باطنی معجزات عطافرماکر نوازا تھا، حضرتِ سلیمانؑ بسلسلۂ پاکِ آلِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے وقت میں ایک عظیم الشّان نبی ہونے کے ساتھ ساتھ امامِ مستودع بھی تھا، نیز خداوندِ قدوس نے آپ کو روحانی سلطنت کا ایک غالب اور زبردست نمونہ بھی بنادیا تھا، اس لئے آپ کو سلیمانِ مملکتُ اللہ بھی کہتے ہیں، آپ میں جو نبوت اور امامت کا کائنات گیر نور تھا، اسی کی بے شمار کرنوں، قوتوں، طاقتوں اور اس کے گوناگون افعال واعمال اور کائنات اور عالمِ شخصی پر اس کے مختلف اثرات کی مثالیں بیرونی اور ظاہری جہان کی چیزوں سے دی گئی ہیں۔

جب خدا ساری کائنات کو امامِ مبینؑ میں لپیٹ دیتا ہے اور خدائے حکیم بار بار ایسا ہی کرتا رہتا ہے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ نور میں سب کچھ ہے، اس راز کو عام کرتے ہوئے مولا علیؑ نے فرمایا کہ آیا تو گمان کرتا ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ہے اور بس؟ حالانکہ عالمِ اکبر تجھ میں سمایا ہوا ہے:۔

ہر چیز تجھی میں ہے بیرون نہیں کچھ بھی
ہے ارض وسما تجھ میں اور کون ومکان تو ہے

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)　بدھ ۱۱؍اپریل ۲۰۰۱ء

اسرارِ انبیاؑ و اولیاؑ علیھم السّلام عالمِ بالا میں

قسط: ۱

حدیثِ قدسیٔ نوافل کے عرفانی اسرار گویا فرشتے ہیں جو عاشقانِ معرفت کو جنّت کی بشارت دیتے ہیں، تاہم اگر قرآنِ حکیم میں بھی کوئی ایسا عظیم راز معلوم ہو جائے تو عاشقوں کو کیسی بے پایان شادمانی ہوگی! کیونکہ قرآن ہی سے ہر صداقت و حقیقت کی تصدیق ہوتی رہتی ہے، جی ہاں، قرآنِ پاک سے بھی یہ سب سے عظیم راز منکشف ہو چکا ہے کہ خدا سب سے پہلے اپنے انبیاء و اولیاء علیھم السلام کا ہاتھ اور آنکھ ہو جاتا ہے، جیسا کہ قرآنِ حکیم (۳۸: ۴۵) میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ۔

ترجمہ: اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کرو خدا جن کے لئے ہاتھ اور آنکھ ہو چکا تھا۔

ہم نے آسانی کی خاطر براہِ راست تاویل کی کہ حکمت کا تقاضا یہی تھا، کیونکہ خدا نے اس آیت میں اپنے سب سے بڑے احسان کا ذکر فرمایا ہے، اور اس سے بڑھ کر اور کوئی احسان ہے نہیں کہ خدا کسی کا ہاتھ اور آنکھ ہو جائے، اور آنحضرتؐ کو بھی اپنے وقت میں یہ سب سے بڑا شرف حاصل ہوا تھا، اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ آپ اپنی معرفت کی روشنی میں تمام انبیاء و اولیاء کو یاد کرو۔

یہ انتہائی عظیم معجزہ حظیرۂ قدس میں ہوتا ہے تاکہ وہاں خدا اپنے کسی نبی یا کسی ولی/امام کا ہاتھ ہو، اور وہ لاہوتی ہاتھ اس کائنات کو لپیٹ کر اس کی جگہ ایک جدید کائنات کو پیدا کرے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہر کامیاب عالمِ شخصی کو ایک کائناتی بہشت بنایا جاتا ہے، اور ایسے عوالمِ شخصی ستر ہزار ہوں گے جو کائنات کے برابر بہشت ہوں، اور خداوندِ مہربان جس کی آنکھ ہو چکا ہو اس کی سب سے بڑی خوشی دیدارِ پاکِ خداوندی کی تجلیات میں ہو گی، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

بدھ ۱۱۔ اپریل ۲۰۰۱ء

اسرارِ انبیاؑ و اولیاؑ علیہم السلام عالمِ بالا میں

قسط ۲:

سورۂ یونس (۱۰: ۶۲-۶۴) میں ارشادِ مبارک ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ: سنو! جو اللہ کے دوست ہیں جو کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ایمان لائے اور جنہوں نے بحقیقت تقویٰ پر عمل کیا ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لئے بشارت ہی بشارت ہے اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حکمتِ اوّل: ہر نبی ولی بھی ہے، ہر ولی نبی نہیں۔

حکمتِ دوم: اللہ کے حقیقی دوستوں کو بہترین علمی شکل میں خوفِ خدا ہے مگر خوفِ بیجا ان سے دُور ہے، ان کو غمِ عشقِ سماوی ہے دوسرا کوئی غم نہیں۔

حکمتِ سوم: دوستانِ خدا کا ایمان حقیقی معنوں میں کامل ہے اور ان کی پرہیزگاری قرآنی معیار کے مطابق ہے۔

حکمتِ چہارم: دنیا میں اولیاء اللہ کے لئے بشارت صرف اسی صورت میں

ہے کہ وہ عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے ذریعے سے عالمِ بالا (حظیرۂ قدس) تک رسا ہو جائیں جہاں ان کے لئے ہر قسم کی بشارت ہے۔

حکمتِ پنجم: بشارت اگرچہ علم الیقین میں ہو وہ محض لفظی بشارت ہے عملی نہیں، اگر آپ کو عین الیقین مل رہی ہے تو یہ ابتدائی بشارت ہے ہنوز مکمل نہیں، آپ حظیرۂ قدس تک رسا ہو گئے اور وہاں کے انتہائی عظیم معجزات شروع ہو گئے تو ان شاء اللہ آپکو مکمل بشارت مل جائے گی، کیونکہ آپ کو اس مقامِ اعلیٰ پر زیادہ عرصہ ٹھہرنے میں زیادہ فائدہ ہے۔

حکمتِ ششم: سورۂ تحریم (۶۶: ۸) میں ارشاد ہے:۔

یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ حظیرۂ قدس کا مقام ہے جہاں مومنین اور مومنات کا نور زیادہ سے زیادہ اسرارِ معرفت کے جاننے سے مکمل ہو جاتا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعرات ۱۲ اپریل ۲۰۰۱ء

رحمت کے فرشتوں کا نزول

نوُر = ولی = اولیاء = ملک = ملائکة

سورۂ حٰمٓ السجدۃ (۴۱: ۳۰-۳۲) میں ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ

ترجمہ: جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اُس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی یہ ہے سامانِ ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔"

تاویلی مفہوم

نور = امام = ولی/اولیاء = ملک/ملائکة

عنوانِ بالا آپ کو پہلی دفعہ بڑا عجیب لگے گا لیکن اِن شاءاللہ جب آپ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

اس قانونِ حکمت کو سمجھ لیں گے تو یقیناً آپ بے حد شادمان ہو جائیں گے، اس حکمت کو سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ نے آیۂ مصباح (۳۵:۲۴) میں نورٌ علیٰ نورٍ کے کُلیّہ کو پڑھا ہے، پس یہ اسم اگرچہ ظاہراً واحد ہے لیکن یہ باطناً برائے جمع (انوار) بھی ہے، کیونکہ نورٌ علیٰ نورٍ ایک ایسے سلسلۂ نور کا تصور پیش کرتا ہے کہ جس کی صفت اوّلُ الاوّلین وآخرُ الآخرین ہونے کے باوجود لاحدّ ہے یعنی اس کی ابتدا و انتہا نہیں، کیونکہ یہ خدائے قدیم کا نور ہے اور یہ امامِ مبینؑ ہے جس میں دینِ خدا کی ہر ہر چیز موجود ہے۔

قرآنِ حکیم (۴۱: ۳۰-۳۲) کا تاویلی مفہوم ہے:۔

جس شخص یا جن لوگوں نے ہادیٔ زمانؑ کی نورانی ہدایت کے مطابق ذکرِ اسمِ اعظم کے معنی میں کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے تو یقیناً ان پر عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہوتی ہے اور رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں یعنی ان کے عالمِ شخصی میں امامِ زمانؑ کا نور طلوع ہوتا ہے اور یہی نورِ پاک فرشتہ اور فرشتوں کا کام کرتا رہتا ہے کیونکہ امامِ مبینؑ میں جب سب کچھ ہے تو روحیں اور فرشتے کیوں نہ ہوں، آپ اپنی ذات میں امامِ آلِ محمدؐ ہی سے قرآنی حکمت پڑھنے کی اہلیت پیدا کریں، آمین! ثُمَّ آمین!!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جمعہ ۱۳۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط : ۱

سورۂ حدید (۵۷ : ۲۱) میں حق تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :۔

سَابِقُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ : دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے ربّ کی مغفرت اور اُس جنّت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے جو مہیّا کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

سورۂ حدید (۵۷ : ۱۲) کا ترجمہ : اس دن جب کہ تم مومنین و مومنات کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا پس قرآنِ حکیم کے اس تمثیلی بیان سے یہ حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کہ قرآن اور اسلام کے ہر حکم کی تعمیل میں سبقت ان ہی لوگوں کو حاصل ہے جن کے آگے نور دوڑ رہا ہے کیونکہ یہ ان لوگوں کی ہر نیکی میں سبقت کی مثال ہے، والسّلام!

مُوتوا قبل ان تموتوا = تم جسماً مر جانے سے پہلے نفساً مر جاؤ۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اگر تم نے یہ عمل علم و معرفت کے ساتھ کیا تو یہ اِن شاءاللہ عارفانہ موت اور روحانی قیامت ہوگی اور اسی دوران یقیناً تم دیکھوگے کہ تمہارا نور کس طرح تمہارے آگے دوڑ رہا ہے! واللہ یہ تمہاری سبقت اسلام کے مجموعی اعمال میں ہوگی، اب تم بار بار شکر کرو اور اللہ کے اس احسانِ عظیم کو ہمیشہ یاد کرتے رہو کہ نورِ ہدایت نے تم سے یہ کام کرایا، الحمدُ لِلّٰہ! یاد رہے کہ عالمِ شخصی ہی سے کائناتی بہشت بنتی ہے آپ کو منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی کا قصہ یاد ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
ہفتہ ۱۴۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۲

سورۂ ذاریات (۵۱: ۴۷-۵۰) میں ارشادِ پاک ہے:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

ترجمہ: آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہم وسعت دینے والے ہیں زمین کو بچھایا ہے اور ہم بڑے اچھے ہموار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنائے ہیں شاید کہ تم اس سے سبق لو پس دوڑو اللہ کی طرف میں تمہارے لئے اس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔

حکمتِ اوّل: خدا نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، یہاں یہ بھی سوچنا بڑا ضروری ہے کہ ہر روحانی قیامت میں کائنات کے باطن کا تجدد ہوتا ہے اور اللہ اپنے دوستوں کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔

حکمتِ دوم: اور ہم وسعت والے ہیں کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا اس کثیف کائنات کی ستر ہزار لطیف کاپیاں بنا سکتا ہے تاکہ بہشت کی سلطنت انتہائی عظیم ہو۔

حکمتِ سوم: خدا نے ہر چیز کے جوڑے بنائے شاید کہ تم اس سے سبق لو،

جیسے عرش و کرسی، قلم و لوح، عقلِ کُل اور نفسِ کُل، آسمان و زمین، دنیا اور آخرت، نبی اور ولی (پیغمبر اور امام) وغیرہ۔

حکمتِ چہارم: خدا کی طرف دوڑنا، سبقت کے لئے، قربت کی غرض سے، پناہ گیر ہونے کے لئے، عارفانہ موت اور روحانی قیامت کی غرض سے، فنا فی اللہ کی خاطر، عشق و محبت کے معنی میں، رجوع کے معنی میں، وغیرہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

ہفتہ ۱۴۔اپریل ۲۰۰۱ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کائناتی بہشت

قسط: ۳

سورۂ آلِ عمران (۳ : ۱۳۳-۱۳۴) میں ارشادِ مبارک ہے :

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

ترجمہ : دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ ان خداترس لوگوں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

حکمتِ اوّل : کائناتی بہشت جنّتِ عالمِ شخصی کی توسیع سے بنائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی یہ عنایتِ بے نہایت منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں ہوتی ہے۔

حکمتِ دوم : دوڑ کر چلنا علم و عمل میں سبقت کرنا ہے۔

حکمتِ سوم : یہاں مغفرت سے خصوصی بخشش مراد ہے، وہ جسمًا مرجانے سے قبل نفسًا مرجانا ہے جس میں اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، سورۂ فتح (۴۸ : ۱-۲) میں خوب غور کریں، یہ عارفین کے لئے صدقۂ رسولؐ ہے، اللہ تعالیٰ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نے عُرفاء کو اپنے پاک اور محبوب رسولؐ کا حجاب بنایا ہے۔

حکمتِ چہارم: امامِ زمانؑ اللہ تعالیٰ کا وہ زندہ اسمِ اعظم ہے جس میں اللہ کے کئی خاص نام مخفی ہیں، جن میں سے ایک اسرافیل کے لئے اور ایک عزرائیل کے لئے ہے، اسی وجہ سے حضرتِ مولانا علیؑ نے فرمایا کہ میں ناقور (صورِ اسرافیل) ہوں، نیز فرمایا کہ میں قیامت ہوں۔

قرآنِ حکیم (۱۷: ۷۱-۷۲) میں ارشادِ مبارک ہے کہ خدا بتوسطِ امامِ زمانؑ اہلِ زمانہ کو مرکزِ قیامت کی طرف دعوت دیتا ہے، جو شخص آج دنیا میں مرتبۂ امامت سے اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا، اور یہ بہت ہی دور کی گمراہی کا نتیجہ ہوگا۔

حکمتِ پنجم: آؤ دوستانِ عزیز آؤ ہم عارفانہ موت کی آرزو کریں! آؤ قرآن میں تلاش کریں کہ اس باسعادت موت کا ذکر کہاں کہاں ملتا ہے؟ آؤ ہر بار کچھ نہ کچھ روحانی قیامت کے بھیدوں کو سُنیں! آؤ مولائے پاک کے عشق کی باتیں کریں شاید اس کو رحم آئے اور ہمارے دل میں عشق پیدا ہو!

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(الیس۔آئی)

آدِت ۱۵ر اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۴

سورۂ اعراف (۷: ۴۰) میں ارشادِ مبارک ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ اسۡتَکۡبَرُوۡا عَنۡہَا لَا تُفَتَّحُ لَہُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُجۡرِمِیۡنَ۔

ترجمہ: یقین جانو جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں بڑائی کی ہے ان کے لئے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے، ان کا جنت میں داخل ہو جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سُوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

حکمتِ اوّل: یہاں سب سے پہلے یہ سوال سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ آیات کونسی ہیں جن کو لوگوں نے جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں بڑائی کی؟ اس کا جواب مولا علی علیہ السلام کے ارشاد میں موجود ہے کہ آپؑ ہی آیاتُ اللہ اور بابُ اللہ ہیں۔ بحوالۂ کوکبِ دُرّی، بابِ سوم منقبت ۷۰۔

حکمتِ دوم: ہر زمانے کا امامؑ ہی آیاتُ اللہ اور بابُ اللہ ہے، اس کے بے شمار فوائد سے محرومی کا سبب تکبّر ہے، تکبّر (بڑائی) کی مثال اونٹ سے دی گئی ہے

حکمتِ سوم: امامؑ کا ٹائٹل آیاتُ اللہ اسی معنیٰ میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

معجزات کا ہمہ گیر خزانہ ہے، پس جب اس کا کوئی عاشق عارفانہ موت سے مرجاتا ہے تو اس کے لئے امامؑ کا اوّلین معجزہ یہ ہوتا ہے کہ یہ عالمِ ذرّ ہو جاتا ہے اور اگر یہ چاہے تو سوئی کے ناکے سے بھی گزر سکتا ہے، اب اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں، مگر جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں امامؑ سے زیادہ علم رکھتا ہوں اس کے لئے امامؑ کے تمام معجزات ممنوع ہوتے ہیں، اس کے پاس صرف ایک بڑے تجبّر کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔

حکمتِ چہارم: صاف ظاہر ہے کہ آیۂ محولۂ بالا میں کائناتی بہشت کا ذکر ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
پیر ۱۶۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کائناتی بہشت

قسط: ۵

سورۂ مریم (۱۹: ۹۳-۹۶) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ۙ لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ۙ وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ۙ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا۔

ترجمہ: زمین اور آسمان کے اندر جو بھی ہیں سب اس کے حضور بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں سب پر وہ محیط ہے اور اس نے ان کو شمار کر رکھا ہے سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عملِ صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمان ان کے لئے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا۔

حکمتِ اوّل: زمین اور آسمان کے اندر جو بھی ہیں سب کے سب اسکے حضور بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں (قیامت گاہ/ عالمِ شخصی میں) اللہ نے ان سب کو (امامِ مبینؑ میں) گھیر کر اور گن کر رکھا ہے۔

حکمتِ دوم: یہ سب جن کا ذکر ہوا قیامت کے دن نفسِ واحدہ میں فردِ واحد بن کر خدا کے پاس آنے والے ہیں کہ جس طرح فردِ واحد سے پیدا کئے گئے تھے، بالآخر ایسا ہی ہونا ہے، کیونکہ رجوع الی اللہ میں پہلے تو کثرت ختم ہو جاتی ہے اور آخر میں

دوئی بھی مٹ جاتی ہے صرف وحدت باقی رہتی ہے۔

حکمتِ سوم: جو لوگ ایمان لائے جیسا کہ اس کا حق ہے اور منشائے الٰہی کے مطابق نیک اعمال کو انجام دیں خدا ان کو بہشت کی سلطنتوں میں سے ایک سلطنت عطا فرمائے گا، جس کی وجہ سے سب لوگ ان کو چاہیں گے، جس طرح دنیا میں سب لوگ بادشاہ کو چاہتے ہیں، ہر فرد دل ہی دل میں بادشاہ سے محبت کرتا ہے، اس سے کہیں بڑھ کر شاہانِ جنت کا عشق ہوگا، اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

حکمتِ چہارم: یاد رہے کہ بہشت کی سب سے بڑی نعمت وہاں کی بادشاہی ہے (۷۶ : ۲۰)۔

حکمتِ پنجم: دینِ حق میں آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کی روحانی سلطنت مُلْکًا عظیمًا (۴ : ۵۴) کے نام سے ہے، ان کے مومنین کے لئے یہی بادشاہی بہشت میں ملکًا کبیرًا کے نام سے ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بہشت میں بھی علم و معرفت کی بادشاہی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
منگل ۱۷، اپریل ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کائناتی بہشت

قسط ۶:

سورۂ محمدؐ (۴۷: ۴-۶) میں ارشادِ ربانی ہے:۔

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ۔

ترجمہ: اور جو لوگ (باطناً یعنی نفساً) راہِ خدا میں شہید کئے گئے ان کے اعمال کو اللہ ہرگز ضائع نہ کرے گا وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا ان کا حال درست کر دے گا اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا جس کا انہیں پہلے سے شناسا کر رکھا ہے۔

حکمتِ اوّل: اس ربانی تعلیم میں جہادِ اکبر کے شہیدوں کا ذکر ہے۔

حکمتِ دوم: جہادِ اکبر کے شہید جسماً نہیں مرتے ہیں، نفساً مرتے ہیں۔

حکمتِ سوم: اس ارشاد میں اللہ کی نورانی ہدایت کا وعدہ ہے اور یہ زندہ شہیدوں کے لئے ہے۔

حکمتِ چہارم: خدا زندہ شہیدوں کے حال کو درست کر دیتا ہے۔

حکمتِ پنجم: اللہ زندہ شہیدوں کو بہشتِ کُلّی کا مشاہدہ کرا کر ان کو بہشت کا عارف بنا دیتا ہے، اور یہ خدا کا سب سے بڑا انعام ہے۔

حکمتِ ششم: بہشت کی معرفت میں تمام معرفتیں جمع ہیں اور بہشت سے کوئی معرفت باہر نہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔ آئی) بدھ ۱۸۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کائناتی بہشت

قسط: ۷

بموجب حدیثِ شریف ہر آیۂ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، پس سورۂ آلِ عمران (۳: ۱۶۹-۱۷۱) میں بظاہر شہیدانِ جسمانی کا ذکر ہے، بباطن شہیدانِ روحانی کا ذکر ہے، میں صرف شہیدانِ روحانی کی کچھ حکمت بیان کروں گا، جیسا کہ قسطِ ششم میں ذکر ہوا تھا:۔

ترجمہ: جو لوگ باطناً۔ نفساً اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں یعنی یہ شہیدانِ جہادِ اکبر ہیں اس لئے ح۔ق تک ان کی رسائی ہوئی ہے جہاں وہ اپنے ربّ کے پاس علمِ لدُنی پا رہے ہیں جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش و خرم ہیں اور مطمئن ہیں کہ جو اہلِ ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لئے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل سے شادان و فرحان ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

بدھ ۱۸۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۸

سورۂ زلزال (۹۹: ۱-۸) کو مع ترجمہ خوب توجّہ سے پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ سے ہمّت ویاری اور توفیق طلب کر کے اختیاری موت یعنی عارفانہ موت اور روحانی قیامت کا تصور کریں اور پھر استاد کی بات کو گوشِ ہوش (دل کے کان) سے سُن لیں، یہاں الارض سے وہ انسان مراد ہے جس پر روحانی قیامت گزرتی ہے، اور یہ زلزلہ مادّی نہیں بلکہ روحانی ہے، اثقال = سارے بوجھ خطائیں ہیں، حاملِ قیامت کو اس واقعۂ عجیب وعظیم سے بڑی حیرت ہوگی، اُس روز عالمِ شخصی خدا کے حکم سے باتیں کرے گا، اُس روز صورِ اسرافیل کی دعوت پر وہاں سب لوگ جمع ہوں گے۔

زلزلۂ روحانی میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تطہیر و تزکیۂ باطن ہے، لہٰذا عارف کے سفرِ روحانی میں کئی بار روحانی زلزلہ آتا ہے، آپ قرآنِ حکیم میں زلزلہ کے لئے دیکھیں: (۲: ۲۱۴؛ ۲۲: ۱؛ ۳۳: ۱۱؛ ۹۹: ۱)، آپ اپنے خزانۂ حکمت میں ہر بار اضافہ کرتے رہیں، کیونکہ حکمت ہی میں خیرِ کثیر ہے، اور حکمت ہی مومن کا سرمایہ ہے، ہر مومن کا عالمِ شخصی بحدِ قوت کائناتی بہشت ہے، اور یہی نکتہ سمجھانا مقصود ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

جمعرات ۱۹۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۹

تمام عُلما کے نزدیک یہ حقیقت مُسلّمہ ہے کہ قرآنِ حکیم کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ قرآنِ کریم اپنی بے مثال ولاجواب تفسیر خود ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اہلِ بصیرت کے لئے ایک آیت پر دوسری آیت کی روشنی پڑتی ہے، پس اگر آپ آیتِ استخلاف (۲۴: ۵۵) کو آیتِ سبقت (۵۷: ۲۱) کی روشنی میں پڑھتے ہیں تو فوراً ہی مطلب واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کو کائناتی بہشت کا خلیفہ اور بادشاہ اور وارث بنائے گا، اور کائناتی بہشت خود سبقت کرنے والوں کے عالمِ شخصی ہی سے بنائی جاتی ہے اور اس بہشت میں تمام کائنات والوں کے لئے خوش منظر جگہ ہوتی ہے۔

آیتِ استخلاف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی خداشناسی اور کامل عبادت برائے روحانی خوشی بہشت میں ہے، دعوتِ دینِ حق اور علم و معرفت بھی وہاں ہے جو وہاں سلاطین اور تاجدار ہوں گے ان کا شغل علم و حکمت اور خاص عبادت ہے، ان بشارتوں سے ناشکری کرنا کفر اور فسق ہے۔

آیتِ استخلاف اسرار کا ایک بھرپور خزانہ ہے آپ اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

جمعرات ۱۹۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۱۰

عارفانہ موت اور روحانی قیامت کا تعلق عالمِ شخصی سے ہے، سب سے پہلے امامِ آلِ محمدؐ (امامِ زمانؑ) سے رجوع اور حصولِ اسمِ اعظم متعلقہ ہدایات اور دعائے پاک ضروری ہے، اور امامِ زمانؑ کی کُلّی اطاعت اور علم الیقین کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے، اپنی ذات میں عالی ہمتی پیدا کرنے کے لئے حضرتِ مولانا امام سلطان محمدّ شاہ صلوات اللہ علیہ کے تمام ارشادات کو پڑھتے رہیں، آپ انہی ارشادات کی روشنی میں یہ بتائیں کہ حقیقی مومنین کی روحانی ترقی کہاں تک ممکن ہے، پھر کیا وجہ ہے آپ کی کوئی خاص ترقی نہیں، لیکن حسد میں آپ نے خوب ترقی کی ہے، اس سے نقصان ہو رہا ہے۔

اے میرے حاسد بھائی! آپ کو حسد کا یہ بُرا نشہ کس نے سکھایا؟ یہ حسد اخلاقی اور روحانی بیماری ہے، اس سے حاسد کو بہت تکلیف ہوتی رہتی ہے، بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو نیک اور ترقی پسند ہیں، جن کا دل ہر قسم کی بُرائی سے پاک و پاکیزہ ہے، جو ہمیشہ علم و عبادت میں مصروف رہتے ہیں، ضروری ہے کہ کبھی کبھار اپنی برادری کیلئے کوئی نصیحت بھی لکھا کروں گا، یہ بھی میرا ایک مقدس فریضہ ہے۔

حدیث کا مفہوم ہے: عالم ہو جاؤ یا مُتعلّم ہو جاؤ یا علم کی باتیں سننے والا ہو جاؤ اور چوتھا نہ ہو جانا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، یعنی علم سے دشمنی کرنیوالا چوتھا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعہ ۲۰۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۱۱

سورۂ مُطَفِّفِین (۸۳: ۱۸-۲۶) ترجمہ: ہرگز نہیں بے شک نیک آدمیوں کا نامۂ اعمال عِلّیّین (حظیرۂ قدس) میں ہے اور تمہیں کیا خبر کہ وہ ح۔ق کیا ہے وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس کو مقرّب لوگ دیکھ سکتے ہیں۔

عِلّیّین درحقیقت عقلِ کُلّ، نفسِ کُلّ، ناطقؑ، اساسؑ اور امامِ زمانؑ کے انوار کا مقام ہے، وہ حظیرۂ قدس اور کتابِ مرقوم ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ جن عارفوں کی آنکھ ہو جاتا ہے وہ اپنے نامۂ اعمال کو ح۔ق میں دیکھتے ہیں، آپ حدیثِ قدسیٔ نوافل کو دل نشین کر لیں، پھر ٹھیک طرح سے سوچ لیں کہ ممکن کیا ہے؟ اور ناممکن کیا ہے؟

سابقون کے بارے میں ارشاد ہے:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (۵۶: ۱۰-۱۱)۔

ترجمہ: اور سبقت کرنیوالے تو آگے ہی ہیں، وہی تو مقرّب لوگ ہیں مُقرّبین عارفین ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

جمعہ ۲۰۔ اپریل ۲۰۰۱ء

کائناتی بہشت

قسط: ۱۲

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے امامِ مبینؑ میں سب کچھ گھیر کر اور گن کر رکھا ہے اور اُس کو اپنی قدرت کا کارخانہ اور مظہرِ عجائب و غرائب بنایا ہے، پس جب امامِ زمان علیہ السلام کے عشق میں مومنِ سالک پر عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہونے لگتی ہے تو حضرتِ امامؑ کے عظیم معجزات شروع ہو جاتے ہیں، مومنِ عاشق کو حیرت بالائے حیرت ہوتی رہتی ہے۔

صورِ اسرافیل کا لاہوتی معجزہ ایسا ہرگز نہیں کہ دنیائے ظاہر میں اسکی کوئی تمثیل ہو، عزرائیلی معجزہ بھی بڑا حیران کُن ہے، ساتھ ہی ساتھ عالمِ ذرّ کا ظہور اور خروجِ یاجوج و ماجوج، اسی کے ساتھ ساتھ کُلّ ارواح کا حشر اور پھر نشر، یعنی القابض اور الباسط کا عملِ مسلسل، اس میں مجھے قرآنِ حکیم اور امامِ وقتؑ کی تائید حاصل تھی ورنہ میں ان عظیم معجزات کی جلالت و ہیبت سے نیست و نابود ہو جاتا، مگر خدا کے فضل و کرم سے اور رحمتِ عالم (صلعم) کی رحمت سے میں ناچیز مر مر کر زندہ ہوگیا۔

اب میں اُس عظیم ملکِ چین کو سلام کرتا ہوں، شہر یارقند کو سلام کرتا ہوں، قرانگغو توغراق جماعت خانہ کو بار بار ترکی سلام کرتا ہوں، عزیز محمد خان اور اسکے افرادِ خاندان کو سلام کرتا ہوں، اس گاؤں کی جماعت کو سلام و دعا کرتا ہوں، اس اپنے گھر کو سلام کرتا ہوں جو جماعت خانہ سے متصل تھا، اور یارقند کی جماعت کو سلام کرتا ہوں، آمین!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) ہفتہ ۲۱ اپریل ۲۰۰۱ء

چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اسکے معجزات

قسط : ۱

ارشادِ نبوی ہے: اُطلُبُوا العِلمَ وَلَو بِالصِّین۔

ترجمہ: علم کو ڈھونڈو اگرچہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے، سعادتِ ازلی اور حُسنِ اتفاق سے یہ بندۂ کمترین چین گیا:

این سعادت بزورِ بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت سی سعادتیں ایک ساتھ بھی حاصل ہو سکتی ہیں، ہاں ہاں، اُس کا فضل و کرم اور فیاضی بے مثال ہے۔

شہرِ یارقند کے ایک گاؤں کا نام قرانگغو توغراق تھا، اس بابرکت گاؤں میں ۴۵ اسماعیلی خاندان آباد تھے، ان میں ایک نامور اسماعیلی عزیز محمد خان کا خاندان بھی شامل تھا، عزیز محمد خان نہ صرف ایک بڑا دولت مند اسماعیلی تھا، بلکہ اس سے کہیں زیادہ عشقِ مولا میں امیر تھا، علم و حکمت کا شیدائی، ذکر و عبادت کا فدائی، شب خیز مومن، نیک کاموں کا مشتاق تھا، یہ وہ بڑا خوش نصیب مردِ مومن تھا جس نے ذاتی اخراجات سے ملکِ چین (یارقند) میں سب سے اوّلین جماعت خانہ تعمیر کیا جو باکرامت و معجزاتی جماعت خانہ قرار پایا، اس پاک جماعت خانہ میں جو کچھ دیکھا گیا تھا اگر میں کسی وجہ سے پوشیدہ رکھوں تو اپنے آپ پر بڑا ظلم ہوگا (۲: ۱۴۰) چونکہ تمام جماعت کیلئے بہت بڑا امتحان تھا، لہٰذا جماعت خانہ میں عاجزانہ عبادت اور گریہ وزاری ہوتی رہتی تھی جسکی وجہ سے جماعت خانے کے بعض معجزے ظہور پذیر ہونے لگے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (الیس۔آئی) اتوار ۲۲ اپریل ۲۰۰۱ء

چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اسکے معجزات

قسط: ۲

قرانگغوتوغراق (یارقند) چین کا یہ جماعت خانہ ۱۹۴۹ء میں تعمیر ہوا، اور یہ بندۂ درویش بھی اسی سال وہاں پہنچا تھا، حکیم پیر ناصر خسرو (قدس اللہ سرہ) کے حلقۂ دعوت میں ذکرِ جلی کی روایت بھی چلی آئی ہے اور گریہ وزاری بھی، قرآنِ حکیم (۷: ۱۸۰) میں اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے کہ اسماءُ الحسنیٰ اُسی کے لئے ہیں پس جب بھی تم اللہ کو پکارو تو اس کو انہی ناموں سے پکارنا، ہم اس کی تفسیر و تاویل کے لئے ارشاداتِ اَئمۂ آلِ محمدؐ سے رجوع کرتے ہیں۔

چنانچہ اُس پاک جماعت خانے میں ہم سب دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے زندہ اسمِ اعظم پر عشق و محبت کے ساتھ ذکرِ جلی بھی کرتے تھے، کچھ عرصے کے بعد جبکہ میں رات کے وقت جماعت خانہ میں تنہا تھا تو قادرِ مطلق کی قدرت سے جماعت خانہ کی چار دیواری، فرش اور سیلنگ نے یا جماعت خانہ کے تمام ذرّات نے یا نورِ جماعت خانہ نے یا اس کی روح نے اسی زور و شور سے ذکرِ جلی کیا، جس طرح ہم جماعت قبلاً ذکر کرتے رہتے تھے، معجزہ انسانی عقل سے ماوراء ہے، اس لئے ہم اس کی تحلیل نہیں کرسکتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور رات صرف جماعت خانہ میں زلزلۂ روحانی آیا اور کہیں بھی نہیں، یہ ظاہری بھونچال ہرگز نہ تھا، ایک رات مجھے یہ احساس وادراک بھی ہوا کہ کوئی

روحانی لشکر جماعت خانے کے گرداگرد طواف کر رہا تھا، اس میں بڑی حیرت کی بات تو یہ تھی کہ وہ اللہ کے سپاہی زمین پر زور سے پاؤں مارتے ہوئے چلتے تھے، چال اور آواز سے معلوم ہوا کہ ان میں میرے والد بھی شامل تھے، قرآنِ حکیم کا حکمتی اشارہ ہے کہ اللہ کے گھر سے تین قسم کے جسمانی اور تین قسم کے روحانی وابستہ ہیں (۱۲۵:۲) وہ یہ ہیں: طواف کرنے والے، اعتکاف کرنے والے اور رکوع و سجود کرنے والے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

اتوار ۲۲۔ اپریل ۲۰۰۱ء

چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اسکے معجزات

قسط : ۳

سوال : مبارک جماعت خانہ نے وہی ذکرِ جلی کر کے دکھایا جو اس سے پہلے افرادِ جماعت کرتے رہتے تھے، اس کی حکمت یا تاویل کیا ہے؟

حکمتِ اوّل : یہ امامِ زمانؑ کا نور تھا۔

حکمتِ دوم : یہ جماعت خانہ کی پاک روح تھی۔

حکمتِ سوم : جماعت کی متحدہ روح تھی۔

حکمتِ چہارم : یہ ایک زندہ معجزہ تھا۔

حکمتِ پنجم : یہ نامۂ اعمال کی ایک جھلک تھی، وغیرہ۔

سوال : زلزلۂ روحانی میں کیا حکمت تھی؟

جواب : یہ معجزاتِ جماعت خانہ میں سے ایک معجزہ تھا، حرکت زندگی کی علامت ہے، لٰہذا یہ اشارہ تھا کہ اس پاک گھر کی ایک پاک روح موجود ہے، وہ پاک روح امامِ زمانؑ کا نور ہے۔

ایک دفعہ بوقتِ روز میں جماعت خانہ میں تھا، اُس حال میں فاختہ جیسے بہت سے پرندے صحن میں تھے، کسی آواز نے ان کو جماعت خانے کی طرف بلایا اور وہ میری طرف آنے لگے اور مجھ پر ایک زبردست رعب طاری ہو گیا، حالانکہ ظاہر میں اس کی کوئی وجہ نہ تھی، کیونکہ وہ چھوٹے چھوٹے پرندے تھے، مگر ایسا

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

لگتا تھا کہ ان پر کسی روح کا کنٹرول تھا، تاہم یقیناً وہ اچھی روح تھی، کیونکہ وہ صاف اور ستھرے پرندے تھے جو اکثر جماعت خانہ کے صحن میں آیا کرتے تھے۔

خروسانِ سحر گویند کہ قُم یَا اَیُّھا الغافل

تو از مستی نمی دانی کسی داند کہ ہشیار است

ترجمہ: صبح سویرے بولنے والے مرغے بولا کرتے ہیں کہ اے غافل شخص اُٹھ جا (عبادت کے لئے) تو اپنی مستی کی وجہ سے اس پکار کو نہیں سمجھتا کیونکہ یہ وہ چیز ہے جس کو صرف کوئی دانا سمجھ سکتا ہے، سُبحان اللہ! مرغ کی اذان میں ایک بڑا راز ہے، خدا اس حقیقت کا گواہ ہے کہ قریب کا کوئی مرغا گاؤں والوں سے کچھ کہا کرتا تھا۔

ن۔ن۔(حبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)

اتوار ۲۲ / اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

چین میں اوّلین جماعت خانہ اور اسکے معجزات

قسط: ۴

بحوالہ کتابِ دعائم، عربی، جلدِ اوّل، کتابُ الحجّ، صہ ۲۹۲:-

زمین پر سب سے پہلے بحکمِ خدا فرشتوں نے اللہ کا گھر بنایا تھا، وہ زمانۂ طوفان میں آسمانِ چہارم پر اُٹھایا گیا، جس میں ہر روز ستّر ہزار فرشتے زیارت کے لئے داخل ہو جاتے ہیں کہ پھر کبھی لوٹ کر نہیں آسکتے، اس کی حکمت یہ ہے کہ اللہ کے پاک گھر کی روح و روحانیت ہے، اسی حیثیت میں وہ مقدس گھر آسمانِ چہارم پر مرفوع ہوا تھا، پس جماعت خانہ بیتُ اللہ شریف کی تاویل ہے، لہٰذا قرآن و حدیث میں جو کچھ بیت اللہ کی شان میں ہے وہ تاویلاً جماعت خانہ کی شان میں ہے۔

خودستائی کفر اور شرک ہے، اللہ ہر مومن کو اس سے بچائے! لیکن دینِ اسلام میں شہادت (گواہی) کی جو اہمیت ہے وہ سب پر عیاں ہے، پس اگر میں نے اللہ کے زندہ اسمِ بزرگ کا کوئی معجزہ دیکھا ہے تو اس پر کونسا پردہ ڈال سکتا ہوں اور کیوں؟ شروع شروع میں میرے اپنے لوگوں میں سے بعض مجھے یہ نصیحت کرتے تھے کہ روحانیت کے بھیدوں کو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں، لیکن وہ یہ نہیں سوچتے تھے کہ یہ حکم دورِ قیامت کے لئے نہیں ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

پیر ۲۳۔ اپریل ۲۰۰۱ء

چین میں اولین جماعت خانہ اور اسکے معجزات

قسط: ۵

اللہ تعالیٰ اجلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ کے عظیم اور سلسلہ وار احسانات اور انعامات کی شکرگزاری سے زبان قاصر ہے، اور یہ بات بالکل سچ اور حقیقت ہے کہ ہم اللہ کی نعمتوں کو کبھی شمار بھی نہیں کر سکتے ہیں، بہر کیف یہاں معجزات کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

میری مذہبی زندگی کا سب سے بڑا یوم وہ تھا جس میں حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ ارواحنا فداہٗ نے برقی بدن (جثۂ ابداعیہ) میں اپنا پاک ظاہری، نورانی، معجزاتی دیدار عطا فرمایا تھا، اس کا بیان میرے لئے سب سے مشکل اسلئے ہے کہ یہ سب سے بڑا معجزہ ہے، اس کو بیان کرنے کیلئے شایانِ شان الفاظ ہمارے پاس کہاں ہیں، مگر ہاں ایک چارۂ کار ہے، وہ یہ ہے کہ ہم آئینۂ قرآن میں دیکھیں، کیونکہ حضرتِ امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے ہماری اس مشکل کو بہت پہلے ہی آسان کر دیا ہے، وہ ہے ماقِیلَ فِی اللہ کا ارشادِ مبارک، اب میں کئی آیاتِ قرآنی کی تاویلی زبان میں برقی بدن میں دیدار کی معرفت بتا سکتا ہوں۔

آپ اس شعر کو سن لیں:-

آئینۂ خدائے نما مرتضیٰ بُوَد   در چشمِ جان تجلّیِ جانان کُند علی

ترجمہ: مرتضیٰ علیؑ آئینۂ خدا نما ہے، اگر دل کی آنکھ سے دیکھا جائے تو علیؑ ہی خدا کی تجلّی کرتا ہے۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) پیر ۲۳، اپریل ۲۰۰۱ء

اللہ تعالیٰ نے
اپنے معجزات دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے

حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا ارشاد ہے

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (۴۱ : ۵۳)۔

ترجمہ: ہم دکھائیں گے انہیں اپنے معجزات آفاق (عالم) میں اور ان کے اپنے نفسوں میں یہاں تک کہ واضح ہو جائے کہ قرآن (اور نور ۵ : ۱۵) حق ہے۔

آفاق میں اللہ کے معجزات کا مرکز کونسا ہے؟ آیا یہ مرکز خدا کا گھر ہو سکتا ہے؟ کیا مظہرِ نورِ خدا مرکزِ معجزات ہو سکتا ہے؟ کیا قرآن اس ہدایت پر زور دیتا ہے کہ لوگ اس دنیا میں اندھے نہ رہیں، بلکہ چشمِ بصیرت پیدا کر لیں، ورنہ آخرت میں بھی اندھے ہی رہیں گے (۱۷ : ۷۲)؟ اللہ پاک نے اپنے معجزات دکھانے کا جو وعدہ فرمایا ہے اس میں اگر تاخیر ہے تو اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ کیا خدا اپنا کیا ہوا وعدہ بھول گیا؟ نہیں، ہرگز نہیں، توبہ توبہ، اللہ اس سے پاک و برتر ہے کہ کوئی چیز بھول جائے، وہ بار بار اپنے بابِ معجزات کو کھولتا رہتا ہے، یہ اس کی بہت بڑی رحمت ہے، لیکن لوگ خوابِ غفلت میں سوئے پڑے ہیں۔

خدا اپنے ہر نمائندہ (امامؑ) کے ذریعے سے قیامت کو روحانی شکل میں قائم کر کے لوگوں کو عذابِ قیامت سے نجات دلاتا ہے، اگر اس کے برعکس قیامِ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قیامت کا واقعہ ظاہری اور مادّی طور پر ہوتا تو عالم اور بنی آدم برباد ہو جاتے، پس اللہ جو اَرحَمُ الرّاحِمین ہے اس نے قیامت کی ہر ہر سختی کو روحانی صورت دے کر اپنے عاشقوں پر ڈال دیا، تاکہ وہ عِیالُ اللہ (خدا کی مخلوقات) سے قربان ہو جائیں، تاکہ قیامت کے بارے میں اللہ کا جیسا ارشاد ہوا ہے وہ حق ثابت ہو جائے، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
منگل ۲۴، اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وعدۂ معجزاتِ الٰہی

سورۂ نمل کے آخر (۲۷: ۹۳) میں بر تبۂ نگینہ ارشاد ہے:-

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ: ان سے کہو تعریف اللہ ہی کیلئے ہے عنقریب وہ تمہیں اپنے معجزات دکھادے گا اور تم کو ان کی معرفت حاصل ہوگی اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو۔

آیات کے خاص معنی معجزات ہیں اور مرکزِ معجزات امامِ آلِ محمدؐ، کیونکہ اللہ نے امام کو مظہر العجائب والغرائب بنایا ہے، اسی مبارک نام کے تحت جملہ حیران کُن معجزات آتے ہیں، اور معرفتِ کُل انہی معجزات پر مبنی ہے، اور یہ فرمانا کہ تیرا رب غافل نہیں، یہ اشارہ ہے کہ علم وعمل کی ترقی کے بعد معجزات کا ظہور ہوتا ہے۔

اور میں نے اس آیۂ شریفہ کو نگینہ کہا، اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی اکثر یا بعض سورتوں کے آخر میں زبردست حکمت آگین آیات وارد ہوتی ہیں، ان کو خواتم (نگینے) کہتے ہیں، خواتم کی واحد خاتم (نگینہ) ہے، یعنی گوہرِ گرانمایہ۔

پس وعدۂ معجزاتِ الٰہی برحق ہے، مگر اسکی واحد شرط یہ ہے کہ حقیقی مومن علم وعمل کی خوب اور مکمل تیاری کرلے، اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی) منگل ۲۴ ر اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط: ۱

جی ہاں، تقریباً سب معجزے ناقابلِ فراموش ہوتے ہیں، مگر پھر بھی انسانی یادداشت کی کمزوری اپنی جگہ پر ہے، میری بروشسکی شاعری کا اوّلین شعر کسی سوچے ہوئے منصوبے کے بغیر حاضر امام کے مبارک اسم سے شروع ہوا، اور اُس اوّلین نظم کا موضوع امام کا عشق ہے۔

اس بندۂ مسکین کو حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کا پاک ظاہری دیدار سب سے پہلے ۱۹۴۶ء میں شہرِ پونا میں حاصل ہوا۔

جار جلوۂ اوّل غنمُ لوُ زلزلہ دیمَ۔ جب میں نے اس کا پہلا جلوہ دیکھا تو مجھ کو ایک ذاتی زلزلہ ہوا۔

میں حسن آباد زیارت (بمبئی) کے اُس حکمت آگین دیدار کو کیسے بھول سکتا ہوں، جس میں میرے مولا نے مجھے تحفۂ لازوال عطا فرمایا تھا، اُس بابرکت تحفے میں ایک عالمِ شخصی پنہان تھا اور ایک کائناتی بہشت بھی تھی، میں مردۂ جہالت تھا میرے مولا نے مجھے حیاتِ سرمدی کا ایک بے مثال نسخہ لکھ کر سمجھا دیا۔

میں پُرانا جماعت خانہ کھارادر کراچی کو ہمیشہ یاد کرتا ہوں، کیونکہ میں نے اس میں شب خیزی کی ریاضت کی اور تقریباً ایک چلّہ کے بعد اسمِ اعظم کی پہلی روشنی کا مشاہدہ کیا، یہ ۱۹۴۸ء کا زمانہ تھا۔

میں نے تاشغورغان کے انتہائی عجیب و غریب نورانی خواب کو قبلاً لکھ دیا ہے، کیونکہ اس خواب میں ایک تاویلی خزانہ پوشیدہ ہے۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) منگل ۲۴، اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط : ۲

ایک غیر معمولی اور بے مثال فرمانِ مبارک جو معجزہ بھی ہے اور پیش گوئی بھی اور نورانی ہدایت بھی، وہ حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کا وہ فارسی ارشاد تھا جو ۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء میں بمبئی سے بذریعۂ ریڈیو بنامِ جماعتِ ہونزہ گلگت وغیرہ صادر ہوا تھا، جسکی حکمتوں میں تمام پاک فطرت مریدوں کو خوب سوچنے کی ضرورت ہے، اور رہاں یہ بات حق ہے کہ امامِ عالی مقامؑ کے مقدس ارشادات میں امام شناسی ہی کی روشنی میں غور و فکر کیا جاسکتا ہے۔

حضرتِ امامِ اقدس واطہر علیہ السلام کا ہر فرمان تمام جماعتوں کیلئے ازبس ضروری ہوتا ہے، پھر بھی اگر کوئی فرمان کسی خاص ملک، شہر یا کسی علاقے سے متعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اس کیلئے یہ فرمان اور بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے، پس ۱۹۴۰ء کا یہ پاک فرمان ان علاقوں کیلئے بے حد ضروری ہے جن کے نام اس ارشادِ مبارک میں آئے ہیں۔

امامِ وقتؑ کے فرمان کی حکمتوں کو فوراً ہی سمجھنے میں بڑا فائدہ ہے، اس فرمانِ مبارک میں جہاں حضرتِ امامؑ کے نورِ لطف و محبت طلوع ہو جانے کی پیشگوئی ہے وہ کوئی معمولی بات ہرگز نہیں، بلکہ وہ ایک عظیم باطنی معجزہ ہو سکتا ہے جو کسی کو بھی معلوم نہیں، لہٰذا میں نے اس مبارک فرمان کو حضرتِ امامؑ کے معجزات میں شمار کیا تاکہ ہر دانا عاشق اس بےمثال فرمان سے بیش از بیش فائدہ اُٹھائے، مذکورِ بالا فرمان کیلئے کتابچہ حکمتِ تسمیہ کے آغاز میں دیکھیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) بدھ ۲۵ اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط : ۳

علم ومعرفت کے عاشقوں کی کسی محفل میں کبھی یہ سوال بھی ہونا چاہیئے کہ قرآنِ حکیم میں مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ کی اہمیت کیوں ہے (۱۸ : ۶۰) ؟

جواب : مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ = دونوں دریاؤں کا سنگم، اگرچہ یہ ظاہراً ایک ہی مثال ہے، لیکن باطناً اس کے ممثولات بہت ہو سکتے ہیں، جیسے :-

اوّل : دریائے کُن اور دریائے عقل کا سنگم۔

دوم : دریائے نورِ عرش اور دریائے نورِ کرسی کا سنگم۔

سوم : قلم ولوح کا سنگم۔

چہارم : نورِ محمّدی و نورِ علی کا سنگم۔

پنجم : ازل وابد کا سنگم۔

ششم : مکان ولامکان کا۔

ہفتم : تنزیل وتاویل کا۔

ہشتم : لطیف وکثیف کا۔

نہم : جِن وانس کا

دھم : غیر مرئی اور مرئی کا۔

یازدھم : خیر وشر کا سنگم۔

دوازدہم: خواب و بیداری کا سنگم۔
یہی قانون مَرَجَ الْبَحْرَیْن بھی کہلاتا ہے (۵۵: ۱۹؛ ۲۵: ۵۳)
اور یہی قانونِ ازواجِ کُل بھی ہے (۳۶: ۳۶) یعنی تمام چیزوں کے جوڑے ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
بدھ ۲۵۔ اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط: ۴

ایک شب میں نے بڑا عجیب صالح نورانی خواب دیکھا، حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ علیہ السلام روحی فداہ کا پاک دیدار بہت ہی قریب سے حاصل ہوا، آپؑ نے ایک صاف و سفید ہونزائی اُونی چوغہ زیبِ تن کیا ہوا تھا جس پر بہت سے تمغے (میڈلز) لگے ہوئے تھے جن کی طرف دستِ مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے بندۂ کمترین سے سوال فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ میں نے عاجزی سے گزارش کی کہ مولا بہتر جانتے ہیں، پھر مولا فرمانے لگے کہ یہ سب میڈلز جو میرے چوغے پر بیرونی جانب سے ہیں وہ میرے ظاہری عملدار ہیں، پھر امامِ عالی مقامؑ نے اس چوغہ کے اندر کی طرف لگے ہوئے بہت سے میڈلز کو دکھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے باطنی عملدار ہیں، اور فرمایا کہ تم باطنی عملداروں میں ہو۔

شمالی علاقہ جات میں امامِ آلِ محمدؑ کے بہت سے ظاہری اور روحانی معجزات ہوئے ہیں جن کو صرف چشمِ بصیرت سے دیکھا اور پہچانا جاسکتا ہے، منجملہ ایک معجزہ یہ بھی تھا کہ مولا نے جب میر غزن خان ثانی کو کارِ بزرگِ اوّل و دُوُم عطا فرمایا تو اس کے دل میں جو عشقِ مولا تھا اس میں زبردست اضافہ ہوا، اس نے اپنی تمام رعیت کو کارِ بیگار وغیرہ سے آزاد کردیا، وہ ہر شبِ جمعہ از شام تا سحر دف و رباب کے ساتھ حضرتِ امامؑ کی منقبت خوانی کو سنتا رہتا تھا، وہ میر محمد نظیم خان کا بیٹا اور میر محمد جمال خان کا باپ تھا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

بدھ ۲۵، اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط: ۵

خدا نہ کرے کہ میں اُس کے نورِ پاک یعنی امامِ آلِ محمدؐ کے کسی معجزے کو بھول جاؤں! ہمارے عقیدے میں امامؑ ہی اللہ تعالیٰ کا زندہ اسمِ اعظم ہے، اور خدا کا یہی اسمِ بزرگ اُس کا زندہ نور ہے، پس اسی وجہ سے امام علیہ السلام کا ہر معجزہ خدا کا معجزہ ہے، الحمدُ لِلّٰہ۔

یقیناً امامؑ زمین پر خدا کا نورِ ہدایت ہے، اور معلوم ہونا چاہئے کہ یہی نورِ مجسّم ہمیشہ سے سرچشمۂ معجزات رہا ہے، پس اگر ہر قسم کی مشکلات کی چکیّ نے کسی مومن کو پیس پیس کر رکھ دیا ہے تو پھر وعدۂ الٰہی کے مطابق معجزات کے دیکھنے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ مولوئ معنوی نے کیا خوب ترجمانی کی ہے:۔

قتل کُن فرعونِ نفسِ خویش را

در زمان موسائے عمرانت کنم

ترجمہ: اپنے نفس کے فرعون کو قتل کرو تاکہ میں تم کو فوراً ہی موسیٰ ابنِ عمران بنادوں گا۔ اس شعر کا مطلب عارفانہ موت اور روحانی قیامت کی ترقی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(الیس۔ آئی)

جمعرات ۲۶، اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط : ٦

سورۂ نحل (۱۶ : ۸۱) میں سرابیل کا ذکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسے کُرتے بنائے جو گرمی سے تمہاری حفاظت کریں اور ایسے کُرتے بنائے جو تمہاری لڑائی سے تمہاری حفاظت کریں۔

ہمارے اپنے نوجوان جنہوں نے ظاہری سائنس میں درجۂ کمال حاصل کیا ہے وہ پوچھتے ہیں جناب! آپ ہمیں ایسے کُرتوں کی نشاندہی کریں یا اُن کی تاویل بتائیں، تو میں ان شاء اللہ ان کی صرف تاویل کر سکتا ہوں، یہ امام کا جُثّۂ ابداعیہ ہے جسکے بہت سے نام ہیں، جس روز حضرتِ امامِ آلِ محمدؑ اپنے برقی بدن میں تشریف فرما ہوا تھا اُسی روز تم سب کو ایسے کُرتے عطا ہوتے تھے، اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم نمائندگی پر یقین رکھتے ہو یا ذاتی طور پر بھی کوئی بہت بڑا کام کرنا چاہتے ہو۔

جب امامِ مبینؑ میں خدا نے تمام اعلیٰ اور ضروری چیزوں کو گھیر کر اور گن کر رکھا ہے، تو پھر یہ معجزاتی کُرتے دوسری جگہ کیونکر ہو سکتے ہیں، اگر ظاہری سائنس کی مدد سے ایک ہی چیز کی ہزارہا کاپیاں ہو سکتی ہیں تو کارخانۂ قدرت (امامِ مبینؑ) میں ہر وہ چیز کیوں نہیں ہو سکتی جس کا وعدہ قرآن میں موجود ہے، جیسے سرابیل مذکورِ بالا کُرتے وغیرہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ

(ایس۔آئی)

جمعرات ۲۶ اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط : ۷

سرابیل = معجزاتی کرُتے = اجسامِ لطیفِ ابداعی = انسانانِ لطیف = انسانی شکل کے لطیف فرشتے = بہشتی لباس جو خوبصورت آدمیوں کی طرح زندہ ہیں = جنّات یعنی قومِ پری جسکے مرد و زن سب حسین ہی حسین ہیں = ارواحِ لطیف بشکلِ انسانی = ہر ایسا معجزاتی کرُتہ (کرُتا) = جسمِ فلکی = کوکبی بدن (ایسٹرل باڈی) انسانِ لطیف ہے، جو نہ صرف ایک عالمِ شخصی ہے بلکہ ایک کائنات بھی ہے، اور جب خدا چاہے تو وہ کائناتی بہشت بھی ہو سکتا ہے۔

اگر ہم انسان کی بے پایان روحانی زندگی کے تصوّر سے ہٹ کر اس دنیوی زندگی کی فکر میں سرابیل کو ایک عام چیز قرار دیتے ہیں، تو پھر ایسی کوئی معمولی چیز کس طرح خدا کا احسان ثابت ہو سکتی ہے، پس سرابیل کی تاویل جو اوپر بیان ہوئی درست ہے، وہ آپ کی بے پایان روحانی زندگی کے لئے خاص ہے، ورنہ دنیا میں ایسے کرُتے کہیں بھی نہیں ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
جمعرات ۲۶۔ اپریل ۲۰۰۱ء

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط : ۸

منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی کا طوفانی یا جامعُ الجوامع معجزہ، یہاں پر لفظِ منزل خود ایک سوال ہے کہ یہ کس راستے کی منزل ہے؟ اس کا مسافر کون ہے؟ اور یہ سفر کس نام سے ہے؟

الجواب : یہ صرف اور صرف صراطِ مستقیم کی منزلِ فنائے اوّل ہے، اس کا مسافر مومن سالک ہے، اور سفر علم و عمل کی اسلامی روحانیت ہے، اس مقدس مقام کا نام منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی اس لئے ہے کہ یہاں سے عارفانہ موت اور روحانی قیامت شروع ہو جاتی ہے۔

بحوالۂ قرآن (۱۷ : ۱۷-۲-۷) روحانی قیامت دینِ حق کی طرف اللہ کی آخری اور زبردستی دعوت ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اہلِ زمانہ کو امامِ زمانؑ کے توسط سے بُلاتا ہے، اور آپ کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں یہ بھی ضرور معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کی طرف لوگ یا تو خوشی سے رجوع کرتے ہیں یا زبردستی سے۔

ہم نے عشقِ مولا کی سرمستی میں ناقور (صورِ قیامت) کو پُرپلیو (پُرپیل) کہا اور لفظِ ناقور بھی استعمال کیا، اور اسی سرِّ عظیم کے زیرِ اثر خیالی گبی (بانسری) کی مثال کو بیان کیا، اور عرصۂ دراز تک ذُوالقرنین کی حکمت سے بے خبر رہا، آخرکار اس کو رحم آیا اور فرمایا کہ ذوالقرنین سے صاحبِ صورِ قیامت مراد ہے، کیونکہ ناقور کی آواز

میں بھی ایک سنگم ہے، یعنی اس کی آواز کے دو حصّے ہیں: پہلے حصّے کو نفخۂ اُولیٰ اور دوسرے حصّے کو نفخۂ ثانیہ کہتے ہیں، پس گویا یہ پھونکنے کے دو سینگ ہیں مگر ایک کی آخری آواز سے ملا کر فوراً ہی دوسرا پھونکا جاتا ہے، اس لئے یہ ایک بھی ہے اور دو بھی (سورۂ نازعات ۷۹ : ۱ - ۷)۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
جمعہ ۲۷۔اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ناقابلِ فراموش معجزات

قسط: ۹

اگر ہم یہاں حضرتِ مولانا علی علیہ السلام کے کسی ارشاد کا حوالہ نہ دیں تو یہ ہماری بہت بڑی ناشکری ہو سکتی ہے، بحوالۂ کوکبِ دُرّی، بابِ سوم:۔

مولا اپنی نورانیت میں قیامت ہے، آپؑ کا نور ناقور کا کام بھی کرتا ہے، مولا صاحبِ قیامت ہے، اگر ایسا ہے تو ہمیں اپنی مقدس روایت اور باکرامت لشکرِ اسرافیلی کی مدد سے ناقورِ نور کے قریب سے قریب تر ہو جانا چاہئے۔

۱۹۴۰ء کے خصوصی فرمانِ مبارک برائے جماعتِ ہونزا میں جس نور کے طلوع ہو جانے کی پیش گوئی ہے، کیا اس میں لشکرِ اسرافیلی اور نورِ عشقِ مولا اور علم کا کوئی اشارہ نہیں؟ اگر ایسا نہیں تو پھر یہ صرف دنیا کی بات بن گئی، لیکن مولا نے کہاں فرمایا ہے کہ تم صرف دنیوی ترقی کرو؟ ہر دانا جانتا ہے کہ مولا کے نور کی تعریف حقیقی علم اور حقیقی عشق کے بیان کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی ہے، پس یہ سچ ہے کہ جن لطیف و شیرین مدحیہ آوازوں نے جماعت کے دلوں کو پگھلا دیا ہے، اُن مبارک آوازوں میں مولا کا نور طلوع ہوا ہے، اس فرمانِ مقدس میں خوب سوچنے کی ضرورت ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
جمعہ ۲۷۔ اپریل ۲۰۰۱ء

امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات

قسط: ۱

رسولِ اکرمؐ کا سب سے دُور رس ارشاد یہ ہے:۔

اُطلُبُوا العِلْمَ وَلَوبِالصِّین = تم علم کو طلب کرو اگرچہ تمہیں اس کی خاطر چین جانا پڑے۔

اس حدیثِ شریف کا وہ تاویلی معجزہ جو انتہائی حیران کُن اور بے مثال ہے، حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ (روحی فداہٗ) نے کمالِ رحمت و مہربانی سے دکھایا، اور امامِ آلِ محمدؐ کے اس قیامت خیز اور طوفانی معجزے میں عجائبؔ و غرائبؔ کی لاتعداد کائناتیں موجود ہیں، علیؑ زمانؑ کے ان تاویلی معجزات میں واللہ ہر قسم کے مشکل سوالات کے لئے جوابات ہیں۔

قرآنِ حکیم اور دینِ فطرت (اسلام) کی بہترین خدمت سرمایۂ حکمت ہی سے ہو سکتی ہے، مادی سائنس کی انقلابی ترقی سے تمام لوگ حیرت زدہ ہیں، اے دانا لوگو! ایسے میں ذرا روحانی سائنس اور قرآنی حکمت کے عجائبؔ و غرائبؔ کو بھی دیکھا کرو! اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرآن ظاہری سائنس کے خلاف ہے، جب قرآن کا ایک اسمِ صفت حکیم ہے اور یہ اپنی کئی آیاتِ کریمہ میں حکمت کی شاندار تعریف فرماتا ہے تو اسی میں مادی سائنس کی تصدیق و تعریف بھی ہے، کیونکہ حکمت کا کوئی ایک رُخ نہیں بلکہ وہ آفتابِ عالمتاب کی طرح ہمہ جہت روشنی پھیلانے والا گوہر ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔آئی) جمعہ ۲۷۔اپریل ۲۰۰۱ء

امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات

قسط: ۲

یارقند، قرانگغو تو غراق جماعت خانہ کے صحن میں جس شام آتشِ سرد، ٹھنڈی آگ کا تاویلی معجزہ ہوا تھا وہ کئی عظیم معجزات کا جامع تھا، میں صحن میں کھڑا تھا کہ پانی کے بہاؤ کی طرح کوئی چیز میری طرف آنے لگی، قریب آنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک عجیب قسم کی آگ تھی، بعد میں پتا چلا کہ یہ وہ آگ تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں ٹھنڈی اور باعثِ سلامتی بنایا تھا۔

پس یہ آگ میرے جسم سے لپٹتی ہوئی سر سے بہت بلند ہوگئی، ایسا لگا کہ یہ آسمان کو چھو رہی ہے، میرے ساتھ کچھ روحانی ساتھی تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ تم اپنے سر کو جھٹکا دے کر اس کو پرے گرا دو، تو میں نے ایسا ہی کیا اور وہ آتشِ سرد کا ٹاور گر کر چور چور ہوگیا، مگر فوراً ہی تمام ٹکڑے آپس میں مل گئے اور پھر وہی ٹاور سر سے بلند ہوگیا، مجھے روحانی ساتھی نے سر کو ہلا کر اس ٹاور کو گرانے کا حکم دیا اور میں نے اس کو گرا دیا۔

اب تیسری دفعہ یہ ٹاور پھر میرے سر سے بلند ہو کر آسمان کو چھونے لگا، اب کی میری کوشش سے اس ٹاور کو کچھ نہیں ہو رہا تھا وہ اپنی جگہ قائم تھا، اب مجھے بہت پریشانی ہونے لگی، میں نے طرح طرح کی دعائیں شروع کیں، پھر یہ ٹاور فوارہ جیسا ہوا اور اس سے جو قطرات گرتے تھے وہ چھوٹے چھوٹے چاند بن

جاتے تھے، لہٰذا بعد میں مجھے یہ یقین آیا کہ جنّات آتشِ سرد سے پیدا کئے گئے ہیں، اور وہ کرُتے بھی جو گرمی سے بچانے کے لئے ہیں (حوالہ: ۱۶ : ۸۱) میرے کانوں میں چھوٹے چھوٹے جانور داخل ہوتے تھے، لہٰذا بیقراری کا عالم تھا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۲۸۔ اپریل ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات

قسط: ۳

آج کی زبردست ترقی یافتہ دنیا میں سب سے بڑا مسئلہ یو۔ایف۔اوز کے بارے میں ہے، جو کوئی بھی اسے حل نہیں کر سکتا ہے، سائنسدانوں نے ان کو جیسا نام دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ ان کو پہچاننے سے عاجز ہیں۔

معجزۂ آتشِ سرد کا بارِ گران میرے لئے آسان نہ تھا، میں اپنے گھر داخل ہوا ہی تھا اتنے میں یو۔ایف۔اوز کا معجزہ شروع ہوا، کسی آواز نے کہا کہ تم اوپر دیکھو کر رُوس کے جہاز تم پر بمباری کرنے کے لئے آگئے ہیں، میں اوپر دیکھنے لگا تو مکان کی چھت میں ایک بڑا شگاف پڑ گیا تھا، پھر رفتہ رفتہ چھت تقریباً غائب ہو گئی، اور سچ مچ میرے مکان کے اوپر کچھ جہاز منڈلاتے ہوئے نظر آئے، آواز کا پتا نہیں چلا، میں نے بالکل یقین کیا کہ اب بس میری جسمانی موت آن پہنچی۔

میں نے اپنے فرزند سیف سلمان اور اس کی والدہ کو ساتھ والے دوسرے کمرے میں رکھا، اس خیال سے کہ تنہا مجھے ہلاک ہو جانا ٹھیک ہے مگر خاندان تو بچ جائیں، میں مرعوب و مغموم ہو چکا تھا سُکڑ کر بیٹھ گیا، تب اَلنُّعَاس = غُنودگی (۸: ۱۱) کی صورت میں معجزہ ہو گیا، فوراً تمام خوفناک چیزیں یکسر ختم ہو گئیں، اور سامنے والی دیوار میں ایک روحانی ریڈیو بج رہا تھا، اور اس پر کوئی مذہبی جشن ہو رہا تھا۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

ہفتہ ۲۸۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات

قسط: ۴

سوال: بحوالۂ سورۂ صٓ (۳۸: ۳۴) سلیمانؑ کی کرسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: روحِ سلیمان۔

سوال: اس پر کونسا جسد ڈالا گیا تھا؟

جواب: یہی چھوٹے چھوٹے جانور جو آتشِ سرد کے فوارے سے پیدا ہوتے ہیں، جن کا ذکر ہوا۔

سوال: یو۔ ایف۔ اوز دراصل کیا ہیں؟

جواب: خدا کا آسمانی لشکر، فرشتے، جنّات، انسانانِ لطیف، یہ ان ممالک میں آتے ہیں جہاں لوگ خدا کو بھول چکے ہیں، یہ رعبِ الٰہی ہیں، جو کچھ میں نے چین میں دیکھا تھا ممکن ہے کہ اور لوگ بھی کل اس کو دیکھیں گے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک شخص سب کی طرف سے قربانی دے۔

ہر حالت میں تاویلی معجزات کا تعلق قرآنی حکمت سے ہے، اور یقیناً قرآن کی تاویل اسی طرح کے معجزات میں پوشیدہ ہے، اور یہ معجزات صرف امامِ زمانؑ ہی کر سکتا ہے، اور عارف اپنے عالمِ شخصی میں امامِ زمانؑ کے تمام معجزات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

سوال: اللہ کی کرسی کی کیا تاویل ہے؟

جواب: وہ نفسِ کُلّی ہے یعنی کائناتی روح۔

ن ۔ ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) ہفتہ ۲۸، اپریل ۲۰۰۱ء

امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات

قسط: ۵

یہ سوال معجزہ شناسی کی خاطر ہے: آپ قرآنِ حکیم کے حوالے سے یہ بتائیں کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزات کیا تھے؟

جواب: اوّل: عصا = لاٹھی، دوم: یدِ بیضا، سوم: قحط سالی، چہارم: پھلوں کی کمی = کم پیداواری، پنجم: طوفان = بارش کی کثرت، ششم: ٹڈیاں، ہفتم: گھن کا کیڑا، ہشتم: مینڈک، نہم: خون = پانی کا خون ہو جانا۔ ان معجزات کا مقصد یہ تھا کہ منکرین کفر و انکار کو چھوڑ کر رجوع کریں، ہر معجزہ کسی ضروری تاویل کی بنیاد پر ہوتا ہے، پس کوئی معجزہ تاویل کے بغیر نہیں ہوتا ہے۔

چونکہ آتشِ سرد کا ذکر ہوا ہے، لہٰذا متعلقہ آیۂ کریمہ میں اچھی طرح سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے، اور وہ آیت یہ ہے:-

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۔

ہم نے حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر (۲۱: ۶۹)۔

سوچنے کی بات ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو آگ کو بجھ جانے کا حکم دیتا، مگر آگ کو ابراہیمؑ کے لئے سرد و سلامتی بن جانے کا حکم دیا، اور آگ خدا کے حکم سے ابراہیمؑ کے حق میں سرد و سلامتی ہو گئی۔

قبل اس سے کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا، حضرتِ ابراہیمؑ خدا کی پناہ گاہ میں

داخل ہو چکا تھا، اب باطن میں صرف ایک تاویلی مظاہرہ رہ گیا تھا کہ کافروں نے کیا کیا اور خدا نے کس طرح اپنے دوست کی مدد فرمائی، اور یہ عظیم واقعہ ہر عالمِ شخصی میں سامنے آتا رہا ہے، یاد رہے کہ انبیاء علیہم السّلام اپنے اپنے معجزات کے ساتھ عالمِ شخصی میں زندہ اور سلامت ہیں، پس امامِ زمانؑ کے تاویلی معجزات برحق ہیں کہ وہ خدا کے حکم سے اہلِ بصیرت کو عالمِ شخصی میں جو جو معجزات محفوظ ہیں وہی دکھاتے رہتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ
(ایس۔ آئیؔ)
اتوار ۲۹۔ اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امامِ آلِ محمدؐ کے تاویلی معجزات

قسط: ٦

سورۂ ہود (۱۱: ۴۸) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى أُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۚ

ترجمہ: کہا گیا (حکم ہوا) اے نوح اُتر جا، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں حاصل ہیں تم کو اور ان روحوں کو جو تیرے ساتھ ہیں۔

ISW
Institute for
Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت: حضرت نوح علیہ السّلام کے لئے دو طوفان تھے: طوفانِ ظاہر مثال تھا اور طوفانِ باطن ممثول، جبکہ ظاہری طوفان کا قصہ آپ کو معلوم ہے ہر انسانِ کامل کی طرح حضرتِ نوحؑ کو بھی طوفانی قیامت کا تجربہ کرایا گیا جو معرفتِ کُلی کا واحد ذریعہ ہے، کیونکہ بموجب سُنّتِ الٰہی روحانی قیامت اللہ کے خاص بندوں اور کاملین پر گزرتی آئی ہے اور گزرتی رہے گی، اور اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں (۴۰: ۸۵)۔

سفرِ روحانیت کی منزلِ اسرافیلی وعزرائیلی کی آزمائش میں حضرتِ نوحؑ مدتِ مقررہ ٹھہرنے کے بعد عالمِ شخصی کے دیگر مراحل سے گزرتے ہوئے بالآخر مقامِ حظیرۂ قدس تک پہنچ گئے جہاں ان کا روحانی طوفان تھم گیا، اور کشتیٔ نجات کشتی

علم ومعرفت کی کشتی، اسمِ اعظم کوہِ جودی پر ٹھہر گئی (۱۱: ۴۴) کوہِ جودی سے گوہرِ عقل مراد ہے جس کا دوسرا نام کتابِ مکنون بھی ہے۔

اب حضرتِ نوحؑ کو عالمِ روحانیت سے عالمِ جسمانیت کی طرف بہت سی برکتوں اور سلامتی کے ساتھ اترنے کا حکم ہوا، یہی حکم ان روحوں کو بھی ہوا جو حضرتِ نوحؑ کے ساتھ ساتھ تھیں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک روح آگے چل کر ایک جماعت یا قوم کی صورت میں ترقی پانے والی تھیں، اسی لئے ان کو جماعتیں یعنی اُمم کہا گیا۔

برکتوں سے مراد روح وروحانیت اور علم وحکمت کی وہ بے شمار چیزیں ہیں جو آغازِ قیامت سے لے کر آخر تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔

سلامتی یہ ہے کہ آپؑ ہر عالمِ شخصی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندۂ جاوید ہو گئے، کیونکہ سلامتی کے معنی ابدی زندگی کے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے:۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ (۳۷: ۷۹)۔

تاویلی مفہوم: نوحؑ تمام عوالمِ شخصی میں زندۂ جاوید اور سلامت ہے۔ یہی قانونِ رحمت تمام کاملین کے لئے بھی ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)

پیر ۳۰، اپریل ۲۰۰۱ء

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط : ۱

سوال - ۱ : حضرتِ عزرائیلؑ کا قرآنی نام کیا ہے؟ اور کہاں ہے؟

سوال - ۲ : طالوتؑ کا کیا مرتبہ تھا؟

سوال - ۳ : جسمِ بسیط کا احاطہ کیا ہے؟

سوال - ۴ : حضرتِ سلیمانؑ کی انگوٹھی سے کیا مراد ہے؟

سوال - ۵ : سلیمانؑ کی کرسی کیا ہے؟ اور اللہ کی کرسی کیا ہے؟

سوال - ۶ : کوئی ایک مَجمَعُ البَحرَین کا نام بتاؤ؟

سوال - ۷ : آدمؑ کو جس امام نے اسمِ اعظم کی تعلیم دی تھی اس کا کیا نام تھا؟

سوال - ۸ : حضرتِ آدمؑ کے خاندان میں اوّلین امام اور اوّلین اساس کون ہوا؟

سوال - ۹ : کہتے ہیں کہ ایک عظیم والدہ اور اس کا عظیم بیٹا ایک ساتھ پیدا ہو گئے آپ بتائیں کہ یہ کون تھے؟ یہ کیا راز ہے اور کس طرح سے ہے؟

سوال - ۱۰ : حارث بِن مُرّہ کون تھا؟

سوال - ۱۱ : اللہ کے محبوب رسولؐ کا فرمان ہے کہ ہر مومن شہید ہے اور ہر مومنہ حَورا، اس کی کیا حکمت ہے؟

سوال - ۱۲ : اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی رحمانی صورت پر پیدا کیا، اس سے بنی آدم کو کیا فائدہ ہے؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) بدھ ۲ / مئی ۲۰۰۱ء

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط : ۲

سوال - ۱ : مثیلِ ہارونؑ کس کا ٹائٹل ہے اور کیوں ؟

سوال - ۲ : ایک عارف کے لئے یاجوج و ماجوج کا خروج کب ہوتا ہے ؟

سوال - ۳ : عالمِ ذرّ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

سوال - ۴ : کائنات کے ساتھ عارف کا کیا رشتہ ہے ؟ ازل پہلے ہے یا ابد ؟

سوال - ۵ : وہ سرزمین کونسی ہے جس کے بہت سے مشارق اور بہت سے مغارب ہیں ؟

سوال - ۶ : کہتے ہیں کہ سورۂ رحمان کے مطابق اِنس و جِنّ کے لئے جو نعمتیں ہیں وہ ایک ساتھ ہیں، آپ کا اس باب میں کیا خیال ہے ؟

سوال - ۷ : امامِ مستقر اور امامِ مستودع میں کیا فرق ہے ؟

سوال - ۸ : بنی اسرائیل کے اُس حجرِ مُکرّم کی کیا تاویل ہے جس سے بارہ چشمے نکلے تھے ؟

سوال - ۹ : بارہ چشموں سے کیا مراد ہے ؟

سوال - ۱۰ : پانی کی کیا تاویل ہے اور مٹی کی کیا تاویل ؟

سوال - ۱۱ : عالمِ شخصی میں کوہِ طور کہاں ہے اور کوہِ جُودی کہاں ہے ؟

سوال - ۱۲ : حضرتِ صالحؑ کی اونٹنی (ناقہ) کی کیا تاویل ہے ؟

سوال - ۱۳ : آیتِ استخلاف کا حوالہ بتاؤ۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سوال ۔۱۴: امامِ زمان علیہ السلام سے روحانی علم حاصل کرنے کے لئے کونسا طریقہ مقرر ہے؟

سوال ۔۱۵: قرآنِ حکیم میں سورج کی تمثیل چراغِ روشن سے دی گئی ہے، اس میں کیا راز ہے؟

سوال ۔۱۶: اللہ کے نور کی مثل بھی اور رسولؐ کے نور کی مثل بھی چراغِ روشن ہی ہے، تو کیا چراغِ روشن عقل والوں کیلئے خاص سوچنے کی چیز ہے؟

جواب :۔ ہاں ہاں، یہی وجہ ہے کہ اس کو ایک مقدس روایت کی شکل میں محفوظ رکھنا مقصود تھا ورنہ یہ دنیا سے اب تک کُلّی طور پر مٹ چکا ہوتا، جس طرح فی الوقت اکثر ممالک میں یہ ختم ہو چکا ہے۔

ن ۔ ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(الیس۔ آئی)

بدھ ۲ ۔ مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۳

سوال۔ ۱: گرچہ قرآن از لبِ پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نہ گفت آن کافر است
یہ کس کا شعر ہے؟ اور اس کا مطلب کیا ہے؟

سوال۔ ۲: قرآنِ حکیم میں نفسِ لوّامہ کا ذکر کہاں اور کس طرح ہے؟

سوال۔ ۳: کس سورت کا نام قلبِ قرآن ہے؟ عُرُوسُ القرآن کونسی سورت ہے؟

سوال۔ ۴: آیۂ فطرت پڑھ کر سناؤ، اس کا حوالہ کیا ہے؟

سوال۔ ۵: کیا آپ سورۂ کوثر کی تاویل بتا سکتے ہیں؟

سوال۔ ۶: ذکر کس کا نام ہے؟ اہلِ ذکر کونسے حضرات ہیں؟

سوال۔ ۷: حدیثِ قدسی کے مطابق خدا کا نام کنزِ مخفی ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

سوال۔ ۸: نفسِ رسولؐ (رسولؐ کی جان) کس کا لقب ہے؟

سوال۔ ۹: روح القدس کس کا نام ہے؟

سوال۔ ۱۰: جثۂ ابداعیہ کی تعریف کس طرح ہے؟

سوال۔ ۱۱: حظیرۂ قدس اور امامِ مبینؑ میں کیا مناسبت یا مطابقت ہے؟

سوال۔ ۱۲: کتابِ مکنون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال۔ ۱۳: اے نصیر الدّین تجھ کو سرِّ اعظم یاد ہے؟

مکمل شعر اور اس کا مطلب کیا ہے؟

سوال ۔۱۴: عالمِ عُلوی = عالمِ بالا = عالمِ وحدت = حظیرۂ قدس، یہ عالمِ شخصی کے کس مقام کے نام ہیں؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
جمعرات ۳۔مئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۴

سوال - ۱ : عالمِ شخصی میں مقامِ ابراہیمؑ کہاں ہے؟

سوال - ۲ : آنحضرتؐ کو معراج کہاں ہوئی تھی؟ معراج کے لفظی معنی کیا ہیں؟

سوال - ۳ : لفظِ معراج اور معارج میں کیا فرق ہے؟

سوال - ۴ : قرآن کے دو مقام پر کتابِ ناطق (بولنے والی کتاب) کا ذکر ہے، اس سے کیا مراد ہے؟

سوال - ۵ : اُس آیۂ شریفہ کا حوالہ کیا ہے جس میں نور اور کتاب (قرآن) کا ذکر ایک ساتھ ہے؟

سوال - ۶ : قرآن میں آیاتِ نور کا مرکز کہاں ہے؟

سوال - ۷ : کیا حضرتِ آدمؑ کی خلافت اور حضرتِ ابراہیمؑ کی امامت رہتی دنیا تک ہے؟

سوال - ۸ : کیا خلافت اور امامت دراصل ایک ہی منصب ہے؟

سوال - ۹ : قرآن میں اللہ کی کتاب کے وارث کا ذکر ہے، یہ وارث کون ہے؟

سوال - ۱۰ : اگر آپ کہتے ہیں کہ امامِ آلِ محمدؐ قرآن کا وارث ہے تو اس کا تاریخی ثبوت کیا ہے؟

سوال - ۱۱ : کیا امامِ آلِ محمدؐ کے پاس قرآن کی تاویل ہے؟

سوال - ۱۲ : کیا امام ہی بحقیقت قرآن کا معلّم اور مُؤوِّل ہے؟

سوال ۔۱۳: کیا قرآن میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کی کتاب کی حکمت یہ تاویل آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کو عطا ہوئی ہے؟

سوال ۔۱۴: کیا یہ بات بالکل درست اور حقیقت ہے کہ حضرتِ ابو طالبؑ کا نام عمران ہے اور یہ مبارک نام آیۂ اصطفیٰ میں موجود ہے؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جمعرات ۳؍ مئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط : ۵

سوال - ۱ : کیا آپ نے نورٌ علیٰ نورٍ کے قانون پر غور کیا ہے جیسا کہ اس کا حق ہے ؟

سوال - ۲ : حَبلُ اللہ (اللہ کی رسّی) سے کیا مراد ہے ؟

سوال - ۳ : کیا یہ بات درست ہے کہ خدا اور رسولؐ کی طرف سے امام لوگوں پر گواہ ہے ؟

سوال - ۴ : آیا آپ نے قرآنِ حکیم میں یہ دیکھا ہے کہ ائمۂ طاہرینؑ لوگوں پر گواہ ہیں اور رسولِ پاکؐ اماموں پر گواہ ہے ؟

سوال - ۵ : آپ راسِخونَ فِی العِلم کا مطلب جانتے ہوں گے ؟

سوال - ۶ : قرآنِ ناطق کون ہے ؟

سوال - ۷ : آیاتِ کبریٰ سے کیا مراد ہے ؟

سوال - ۸ : مولا علیؑ نے فرمایا : انا جبل قاف یعنی میں کوہِ قاف ہوں ، یہ ارشاد کس کتاب میں ہے ؟

سوال - ۹ : کیا کوہِ قاف ظاہر میں ہے یا باطن میں ؟

سوال - ۱۰ : اُمّ الکتاب کونسی کتاب ہے ؟

سوال - ۱۱ : اسماءُ الحُسنیٰ کے بارے میں اللہ کا کیا ارشاد ہے ؟

سوال - ۱۲ : کیا آپ کو معلوم ہے کہ قیامت روحانی طور پر برپا ہو جاتی ہے اور

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سوائے اہلِ معرفت کے دوسرے کسی کو اس کی خبر نہیں ہوتی ہے، تاکہ علم و عمل میں لوگوں کی بہت بڑی آزمائش ہو جائے، کیونکہ قرآن اور اسلام معرفت ہی کی غرض سے ہے؟

سوال ۔۱۳: کیا لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں؟

سوال ۔۱۴: کیا خدا نے سامانِ ہدایت میں کوئی کمی کی تھی؟

سوال ۔۱۵: کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جو اس دنیا میں اندھا رہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

جمعرات ۳ ۔ مئی ۲۰۰۱ء

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ٦

سوال - ١ : ہاروت اور ماروت یہ دو آزمائشی فرشتے کس شہر میں اُترے تھے؟ اور کیوں؟

سوال - ٢ : آیا وہ دونوں فرشتے عالمِ شخصی میں آگئے تھے؟

سوال - ٣ : کیا عالمِ شخصی میں مُنکر اور نکیر کی مثال بھی ہوتی ہے؟

سوال - ٤ : کیا آپ کو اس حقیقت کا علم ہے کہ حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ علیہ السّلام کی والدۂ محترمہ حُجّت کا درجہ رکھتی تھیں؟

سوال - ٥ : کیا آپ کو یاد ہے کہ اُن کا اسمِ گرامی شمسُ الملوک تھا؟

سوال - ٦ : کیا مولائے رُوم کا مُرشد شمس تبریز حُجّت تھا؟

سوال - ٧ : آیا مریم سلامُ اللہ علیہا بھی حُجّت تھیں؟

سوال - ٨ : کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ مولائے رومی نے اسلام، تصوّف اور اسماعیلی مذہب کے لئے بے مثال کارنامہ انجام دیا ہے؟

سوال - ٩ : حُجّتِ قائمؑ اور حضرتِ قائم علینا سلامہ نے روحانی طور پر اس دور کی سب سے بڑی قیامت کو برپا کر دیا، کیا آپ یقین کرتے ہیں؟

سوال - ١٠ : سورۂ قدر کس کی شان میں ہے؟

سوال - ١١ : کیا شبِ قدر کی تاویل حُجّتِ قائم ہے؟

سوال - ١٢ : حُجّتِ قائمؑ کی تمثیل قدر والی رات سے کیوں دی گئی ہے؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) جمعہ ٤ مئی ٢٠٠١ء

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط : ۷

سوال - ۱ : حاضر امام (روحی فداہٗ) نے مذہبی تعلیم کی غرض سے جتنے بڑے اہم ادارے بنائے ہیں، کیا مولائے پاک کے اس عظیم کارنامے سے آپ کو ہمیشہ یہ پیارا سگنل نہیں مل رہا ہے کہ دینی تعلیم بے حد ضروری ہے؟

سوال - ۲ : کیا اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے لئے حضرتِ امامِ عالی مقامؑ کے ارشاداتِ عالی موجود نہیں ہیں؟

سوال - ۳ : تم میں سے ہر ایک کو اپنے مذہب کی حقیقی سمجھ اور گہرا علم ہونا چاہئے، کیا یہ حاضر امام کا فرمانِ پاک ہے؟

سوال - ۴ : کیا آپ حقیقی سمجھ اور گہرے علم کے لئے دوسرے الفاظ بھی استعمال کر سکتے ہیں؟

سوال - ۵ : کیا آپ لفظِ پیر سے متعلق ضروری معلومات فراہم کر سکتے ہیں؟

سوال - ۶ : کیا آپ حدودِ روحانی اور حدودِ جسمانی کے اسماء بتا سکتے ہیں؟

سوال - ۷ : وہ آیۂ کریمہ کونسی ہے جس میں آنحضرتؐ کے یہ سات اسماء آئے ہیں: نبی، رسول، شاہد، مبشّر، نذیر، داعی، سراجِ منیر؟

سوال - ۸ : وہ آیۂ شریفہ کونسی ہے جس میں بَرَمزِ حکمت حضرتِ فاطمہ اور بنی فاطمہ

ISW
I.S.
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کی فضیلت بیان ہوئی ہے؟ کیا آپ اس رمز کو سمجھ سکتے ہیں (۳۳:۴۰)؟

سوال ۔ ۹: آیۂ تطہیر کس سورہ میں ہے؟ اور اس کا کیا مطلب ہے؟

سوال ۔ ۱۰: اہلِ بیتِ اطہار میں کون کونسے حضرات شامل ہیں؟

سوال ۔ ۱۱: کیا یہ حقیقت ہے کہ ائمۂ آلِ محمدؐ سب اہلِ بیتِ رسولؐ ہیں؟

سوال ۔ ۱۲: کیا قانونِ نورٌ علیٰ نورٍ کے مطابق تمام ائمہ ایک ہیں؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ
(الیس۔آئی)
جمعہ ۴ مئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط ۸:

سوال - ۱ : کون ہوا پیشوا بعدِ رسولِ امینؐ ؟

سوال - ۲ : بابِ علم و حکمتِ نبیؐ کریمؐ کون ہے ؟

سوال - ۳ : اَنَا ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۔ یہ ارشاد کس کا ہے ؟

سوال - ۴ : آیا مذکورہ آیۂ پاک امام کے قرآنِ ناطق ہونے کی دلیلوں میں سے ہے ؟

سوال - ۵ : جس آیۂ شریفہ (۱۵:۵) میں نور اور کتاب (قرآن) کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے ، آیا اُس میں نور سے مُعلّمِ قرآن مراد نہیں ہے ؟

سوال - ۶ : آیا زمانۂ نبوت میں خود رسولؐ نورِ مجسّم اور مُعلّم و مؤوّلِ قرآن نہ تھے ؟

سوال - ۷ : آیا آنحضرتؐ کے بعد بھی نور قرآن کے ساتھ اسی شان سے ہے یا نہیں ؟

سوال - ۸ : علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ، یہ حدیث کس کتاب میں ہے ؟

سوال - ۹ : علیؑ اور قرآن ساتھ ساتھ ہیں ، ظاہر میں یا باطن میں ؟

سوال - ۱۰ : اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ۔ اس کا ماخذ کیا ہے ؟

جواب : المستدرک ، جلدِ سوم ، صہ ۱۳۴ ۔

سوال - ۱۱ : کیا آپ کو حدیثِ اُدر الحق یاد ہے ؟

سوال - ۱۲ : سلمانُ مِنّا اَھلَ البیت ۔ اس حدیثِ شریف کے کیا معنی ہیں ؟

سوال - ۱۳ : کیا رسولِ خداؐ نے جعفرِ طیّار کو جنّت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا تھا ؟

ن ۔ ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس ۔ آئی) جمعہ ۴ مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۹

سوال - ۱ : بہشت میں اللہ تعالیٰ کے پاک عشق کی نعمت ہے یا نہیں؟

سوال - ۲ : اگر بہشت میں اللہ کا عشق ہے تو اس کی معرفت پہلے دنیا میں نہیں ہونی چاہیئے؟

سوال - ۳: کیا حضرتِ داؤد علیہ السلام کی زبور عشقِ الٰہی کی کتب نہ تھی؟

سوال - ۴: کیا اسرافیل (احبّ) عشقِ الٰہی کا فرشتہ نہیں ہے؟

سوال - ۵: کیا امام کا عشق رسولؐ کا عشق اور رسولؐ کا عشق اللہ کا عشق نہیں ہے؟

سوال - ۶ : سورۂ حدید (۱۲:۵۷) میں مومنین و مومنات کے جس نور کا ذکر آیا ہے، آیا وہ نورِ ایمان، نورِ عشق اور نورِ علم و معرفت نہیں ہے؟

سوال - ۷: کیا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (۱۶۵:۲) اللہ کا عشق نہیں ہے؟ کیا لفظِ اللہ میں عشق کا کوئی اشارہ نہیں (بحوالہ سراج القلوب، صـ۵۴)؟

سوال - ۸: کیا قرآن سورۂ شوریٰ (۲:۴۲) میں عسق کی ایک قرأت عشق نہیں ہے؟

سوال - ۹ : کیا عظیم صوفیوں نے عشقِ الٰہی کا تذکرہ نہیں کیا ہے؟

سوال - ۱۰: آیا حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ کے ارشادات میں عشقِ الٰہی کا ذکر نہیں ہے؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

ہفتہ ۵ رمئی ۲۰۰۱ء

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۱۰

سوال - ۱ : رحیقِ مختوم سے کیا مراد ہے؟

سوال - ۲ : بہشت کی چار نہروں کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟

سوال - ۳ : اسرارِ عقلِ کُلّی، اسرارِ نفسِ کُلّی، اسرارِ ناطق اور اسرارِ اساس، کیا یہ بہشت کی چار نہریں ہیں؟

سوال - ۴ : جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا، یہ حکم قرآن میں کہاں ہے؟ کیا یہ قانونِ الٰہی سب سے سخت مگر سب سے مفید نہیں ہے؟

سوال - ۵ : کیا دین کے ہر مشکل کام میں اللہ کی مدد ممکن نہیں ہے؟

سوال - ۶ : کیا اللہ کے نور اور اس کی کتاب (قرآن) کی رہنمائی سے چشمِ بصیرت پیدا نہیں ہوتی ہے؟

سوال - ۷ : کیا قرآن اور نور کی ایک ہی ہدایت نہیں ہے؟

سوال - ۸ : کیا زمانۂ نبوت میں مسلمان نور اور کتاب (قرآن) دونوں کی ایک ساتھ پیروی نہیں کرتے تھے؟

سوال - ۹ : کیا تمام مسائل نور کو نہ پہچاننے سے پیدا نہیں ہوئے ہیں؟

سوال - ۱۰ : علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ، کیا آپ نے

اسکی حکمت کو سمجھ لیا؟

سوال - ۱۱: کیا یہ صرف ایک ہی زمانے کی بات ہے؟

سوال - ۱۲: کیا نور کی معرفت علم الیقین سے شروع نہیں ہوتی ہے؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۶ رمئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط : ۱۱

سوال - ۱ : کیا اللہ تعالیٰ عالمِ روحانی سے ہر معدنی چیز کی روح کو نازل کرتا ہے؟

سوال - ۲ : کیا قرآن (۵۷ : ۲۵) میں یہ ارشاد ہے کہ خدا نے لوہے (کی روح) کو نازل فرمایا ہے؟

سوال - ۳ : کیا ہم اسی قانون کے مطابق یہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام معدنیات کی رُوحیں خزائنِ الٰہی سے آتی ہیں؟

سوال - ۴ : کیا ہر چیز کی رُوح نہیں ہے؟

سوال - ۵ : کیا حضرتِ امام (روحی فداہٗ) نے نہیں فرمایا کہ ہر چیز کی رُوح ہے؟

سوال - ۶ : آیا لوہے کی تاویل بھی ہے؟

سوال - ۷ : آیا لوہے کی تاویل علم ہے؟

سوال - ۸ : اللہ نے حضرتِ داؤدؑ کو لوہا نرم بنا دیا تھا، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو نورانی علم عطا ہوا تھا جو تیار علم تھا، ورنہ علم عام طور پر لوہے کی طرح سخت ہوتا ہے، آپ اس کو استعمال نہیں کر سکتے ہیں؟

سوال - ۹ : حضرتِ داؤدؑ کتنی قسم کی زِرہیں بناتے تھے؟

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سوال -۱۰: کیا علمی زِرہ بھی ہوتی ہے؟

سوال -۱۱: آیا روحانی زِرہیں بھی ہیں؟

سوال -۱۲: کیا یہ قرآنی ارشاد ہے کہ ہر چیز ایک دائرے پر گردش کرتی ہے؟

سوال -۱۳: کیا انسان بھی کسی دائرے پر گردش کرتا ہے؟

سوال -۱۴: وہ دائرہ کونسا ہے؟

ن ۔ ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
اتوار ۶ ؍مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۱۲

سوال - ۱: کیا آپ کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ زکات دو قسم کی ہوتی ہے: مالی زکات اور علمی زکات؟ اسی طرح صدقہ بھی؟

سوال - ۲: کیا حدیثِ شریف کے مطابق ہر نیکی صدقہ ہے؟

سوال - ۳: کیا حقوق دو قسم کے ہیں: حقوق اللہ اور حقوق العباد؟

سوال - ۴: آیا اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفاتی میں سے ایک اسمِ صفت اَلْوَدُوْد (۱۱: ۹۰) ہے، جس کے معنی ہیں: بہت محبت کرنے والا، بڑا مہربان؟

سوال - ۵: اللہ کی یہ انتہائی عظیم محبت اور بہت بڑی مہربانی کس طرح اہلِ ایمان کو حاصل ہو سکتی ہے؟

سوال - ۶: کیا اس کی واحد شرط یہ ہے کہ اس کے محبوب رسولؐ اور محبوب امامؑ کی اطاعت کی جائے؟

سوال - ۷: کیا اللہ کی اس صفت کا رخ اسکی مخلوقات خصوصاً عاشقوں کی طرف نہیں ہے؟

سوال - ۸: کیا عاشقانِ الٰہی بڑے مبارک نہیں ہیں؟

سوال - ۹: کیا قرآنی حکمت میں عشقِ الٰہی کا ذکر نہیں ہے؟

سوال - ۱۰: خدا نے انسان میں عشق و محبت کی صلاحیت کس خاص مقصد کے لئے

پیدا کی ہے؟

سوال - ۱۱: عشق و محبت کی ایسی زبردست کارآمد صلاحیت و قوت رضائے الٰہی کیلئے کیوں نہیں ہونی چاہئے؟

سوال - ۱۲: عقل و منطق یہی ہے کہ ہر عارف پہلے عاشق ہوتا ہے اور آخر میں عارف، آیا یہ بات حقیقت نہیں؟

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
پیر ۷، مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط : ۱۳۰

سوال - ۱ : جملۂ عبادات کا مغز دعا ہے، کیا آپ کو وہ حدیثِ شریف اَلدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَۃ یاد ہے؟

سوال - ۲ : ہر دعا کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا کونسا مبارک نام آتا ہے؟

جواب : اَرحَمُ الرّاحِمِین۔

سوال - ۳ : کیا ذاتِ سبحان کا یہ امر نہیں ہے کہ ہم اس کے نبیؐ اور ولیؑ سے محبت کریں؟

سوال - ۴ : کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ پہلے عقیدت ہے پھر محبت اور اس کے بعد عشق ہے؟

سوال - ۵ : کیا قرآنِ عزیز میں حکمت کی شاندار تعریف نہیں ہے؟ اور حکمت بہت بڑی دانائی کا نام ہے، اور ہر مومن کی دانائی یہ ہے کہ وہ خدا، رسولؐ اور امامِ زمانؑ کے مرتبۂ عشق کو حاصل کرے، کیا یہ امر (کام) ناممکن ہے؟

سوال - ۶ : کیا خدا اس نیک کام میں اپنے بندوں کی مدد نہیں کرے گا؟

سوال - ۷ : کیا عشقِ سماوی سے دین کا ہر مشکل کام آسان نہیں ہوگا؟

سوال - ۸ : کیا اس سے حصولِ علم میں آسانیاں نہیں ہوں گی؟

Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سوال ۔ ۹ : کیا حقیقی عشق سے ذکر و عبادت میں حلاوت و شیرینی پیدا نہیں ہوگی؟

سوال ۔ ۱۰ : کیا عشقِ الٰہی ایک نور نہیں ہے؟

سوال ۔ ۱۱ : پروانہ عشق سے شعلۂ شمع میں جل کر جان دیتا ہے، کیا بیچاری شمع اس کو ایک نئی جان دے سکتی ہے؟

سوال ۔ ۱۲ : کیا ہر پروانۂ نورِ الٰہی کے لئے لاتعداد روحوں کا معاوضہ تیار نہیں ہے؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
پیر ۷، مئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۱۴

سوال - ۱ : گنجینۂ جواہرِ احادیث، یہ کونسی کتاب ہے؟ اور کس کی تالیفِ لطیف ہے؟

سوال - ۲ : کیا آپ نے اس کتابِ مستطاب کا مطالعہ کیا ہے؟

سوال - ۳ : جس عظیم عالمِ دین نے یہ احسان کیا ہے اس کے احسانات ہر سُو پھیلے ہوئے ہیں، اور آپ کا احسان یہ ہوگا کہ آپ اس پیاری کتاب کو پڑھیں، کیا یہ درخواست بجا ہے؟

سوال - ۴ : اگر آپ امامِ آلِ محمدؐ کے عشق و محبت سے دونوں جہان میں سُرخرو اور سرفراز ہو جانا چاہتے ہیں تو قرآن و حدیث کی روشنی میں مولاؑ علی علیہ السّلام کی ولایت کو دیکھیں، کیا یہ بہترین مشورہ نہیں ہے؟

سوال - ۵ : کیا اللہ کائنات کا نور نہیں ہے؟ اگر ہے تو زمین پر اسکی کوئی نشانی یا علامت کیا ہے؟

سوال - ۶ : کیا امامؑ خدا کا زندہ اسمِ اعظم نہیں؟

سوال - ۷ : کیا امامؑ اللہ کے نور کی رسّی نہیں؟

سوال - ۸ : آیا امامِ مبینؑ قرآنِ ناطق نہیں ہے؟

سوال - ۹ : آیا امامؑ ہادئ برحق نہیں ہے؟

سوال ۔۱۰: آیا امامِ آلِ محمدؐ خدا کا زندہ گھر نہیں ہے؟

سوال ۔۱۱: آیا امامؑ کشتیٔ نجات نہیں ہے؟

سوال ۔۱۲: کیا امامِ برحقؑ اللہ کا سب سے بڑا خزانہ نہیں ہے؟ اگر یہ سب کچھ امامؑ ہے تو پھر اہلِ ایمان کو امامؑ سے عشق و محبت کیوں نہ ہو؟ پس بڑے مبارک ہیں وہ نیک بخت لوگ جو مولائے پاک کے مقدس عشق کی دولتِ لازوال سے مالامال ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
پیر ۷، مئی ۲۰۰۱ء

یہ پیارے پیارے سوالات

قسط: ۱۵

سوال - ۱ : اللہ تعالیٰ کا وہ حکم کیا ہے جو اسماءُ الحُسنیٰ (۷ : ۱۸۰) کے بلب میں ہے؟

سوال - ۲ : آیا ہر روحانی قیامت اللہ کی سُنّت کا تجدُّد ہے؟

سوال - ۳: عُرفاء اسرارِ قیامت کا مشاہدہ کس طرح کرتے ہیں؟

سوال - ۴: کیا روحانی قیامت میں امامؑ کا نور عارف پر طلُوع ہوتا ہے؟ کیا عارف کو فنا فی الامامؑ کا تجربہ ہوتا ہے؟ یا خدا اپنے عاشق کی آنکھ ہو جاتا ہے؟

سوال - ۵: اللہ تعالیٰ تمام روحانی، علمی، اور عقلی چیزوں کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھتا ہے، وہ گھیرتا ہے اور گنتا ہے کس طرح؟

سوال - ۶ : خدا اپنے بندۂ مقرب کا ہاتھ کب ہوتا ہے؟

سوال - ۷: خدا اپنے جس عاشق کا ہاتھ ہو جاتا ہے وہ کیا کام کر سکتا ہے؟

سوال - ۸: کیا یہ بیان حدیثِ قدسیٔ نوافل کے عین مطابق نہیں ہے؟

سوال - ۹ : کیا قرآنِ حکیم یہ نہیں فرماتا ہے کہ خدا کا ہر کام کیا ہوا ہے (دیکھو مفعولاً)؟

سوال - ۱۰: کیا یہ حقیقت ہے کہ خدا کے لئے کوئی نیا کام نہیں ہے؟

جواب :- ہاں وہ اپنی سُنّتِ قدیم کا تجدّد کرتا ہے اور اس میں اسرارِ عظیم پوشیدہ ہیں۔

سوال - ۱۱: آپ اسرارِ عظیم تلاش کریں، کیا وہ آپ سے راضی نہیں ہوگا؟
سوال - ۱۲: کیا یہ بہت بڑا انقلابی تصور نہیں ہے کہ کہا گیا کہ اللہ کا ہر کام ہو چکا ہے، چاہے قیامت ہے یا قیامت القیامات، وہ تو خدا کے نزدیک ہو چکی ہے، مگر لوگوں کے لئے بہت سی چیزیں دُور ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
منگل ۸ رمئی ۲۰۰۱ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ڈائمنڈ جوبلی

(۱۹۴۶) کی رنگین و پُربہار یادیں!

جشنِ ڈائمنڈ جوبلی کا ماہِ انور کون ہے؟
جس کو ہم ہیروں میں تولیں گے وہ دلبر کون ہے؟

سر پہ ہے تاجِ امامت علم گویا ذوالفقار
رونقِ تختِ خلافت زیبِ منبر کون ہے؟

نورِ حق آیا زمیں پر تاکہ ہو فضل و کرم
ورنہ اس عالم میں ایسا بندہ پرور کون ہے؟

چودہ طبقوں کے نفوس اور عالمِ ارواح بھی
دیکھئے سجدے میں ہیں اللہ اکبر کون ہے؟

باغِ عالم میں تو وہ گل ہے جو مرجھاتا نہیں
جلوۂ نورِ خدائی! تجھ سے بڑھکر کون ہے؟

آفتابِ نور ہے یا طور کی بجلی ہے تُو
کون ہے پوچھو ذرا یہ پاک گوہر کون ہے؟

ہاں علی اب بھی علی ہے نورِ باطن دیکھ لو
میں بتاؤں دوستو اس وقت حیدر کون ہے؟

پہلے چاندی بعد میں سونے میں مولا تُل گیا
اب تو ہیروں میں تُلے گا ان کا ہمسر کون ہے؟

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خُلد میں ہرگز نہ جاؤں حشر کے دن میں کبھی
گر ترا در چھوڑ جاؤں مجھ سا کافر کون ہے؟

پردۂ دل سے سکھاتا ہے مجھے طرزِ غزل
کیا بتاؤں میں تمہیں اس دل کے اندر کون ہے؟

اس جہان سے اُس جہان تک سب مراحل طے ہوئے
ہم کو شہ کی رہبری میں ایسا رہبر کون ہے؟

بزمِ شاہی میں نصیرا تو کیوں خاموش ہے؟
شعرِ رندانہ سُنا تجھ سا سخن ور کون ہے؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)
ایڈیٹنگ کی تاریخ: ہفتہ ۵ مئی ۲۰۰۱ء

ISW
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ڈائمنڈ جوبلی

(۱۹۴۶) کی رنگین و پُربہار یادیں!

جس گھڑی شاہ علی جانبِ میدان آیا
میرا دل کہنے لگا دیکھ کہ جانان آیا

رسنِ نورِ خدا سلسلۂ آلِ رسول ؐ
شاہ علی نام رکھا پھر شہِ مردان آیا

کثرتِ نورِ خدا کوئی تصور نہ کرے
نور یکتا ہے علی بہرِ مریدان آیا

غمِ دل دُور ہوا ان کے تبسم سے مجھے
چمنِ آلِ نبی کا گُلِ خندان آیا

محوِ دیدار ہوئے اہلِ حقیقت یکسر
وارثِ مسندِ دین عالمِ قرآن آیا

ان کے قدموں سے فدا کاش مری جان ہوتی!
جانبِ غرب سے اب یوسفِ کنعان آیا

مٹ گئی دل کی عنا اب غمِ وحشت نہ رہا
خانۂ دل میں مرا خضر ہے مہمان آیا

مست و بیخود ہیں مرید جامِ عقیدت پی کر
نورِ چشمِ شہِ دین حضرتِ سلطان آیا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
knowledge for a united humanity

عالمِ حُسن و جوانی کو مُسخّر کر کے
شاہِ خوبانِ جہاں پرنس علی ایس خان آیا
لذّتِ عشق میں ہے حکمتِ عالم پنہاں
دردِ اُلفت ہے مجھے مایۂ درمان آیا
سرِ تسلیمِ نصیرؔ خاک پہ تھا بہرِ نیاز
مجلسِ خاص میں جب اشرفِ انسان آیا

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
ایڈیٹنگ کی تاریخ: ۵ رمئی ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱

انسان = عالمِ شخصی = انسانِ لطیف = فرشتہ = کائنات، اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان روحانی اور علمی ترقی سے عالمِ شخصی ہو جاتا ہے، اور عجب نہیں کہ وہ انسانِ لطیف، فرشتہ اور کائناتِ لطیف بھی ہو جائے، چنانچہ ہر وہ مومنِ سالک جو امامِ زمانؑ کے عشق و محبت اور خصوصی ذکر و عبادت سے عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے زبردست امتحان سے گزرتا ہے، اُس سے خداوندِ تعالیٰ منزلِ عزرائیلی میں ستّر ہزار فرشتے بناتا ہے، ہر فرشتہ ایک لطیف کائنات ہوتا ہے، اسی طرح ستّر ہزار کائناتوں کا شمار ہوتا ہے، یہی ستّر ہزار فرشتے ہیں جو حظیرۂ قدس کے مقام پر بیت المعمور کی صرف ایک بار زیارت کر سکتے ہیں اور پھر لوٹ کر نہیں آتے ہیں، اسی میں کائناتی بہشت کا ذکر بھی ہے، جس کا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

منگل ۸، مئی ۲۰۰۱ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط ۲:

اسرارِ عالمِ شخصی کی بہت بڑی اہمیت انبیا و اولیا علیہم السّلام کی نسبت سے ہے، جبکہ ان کے اسرار و معجزات خدا ہی کے اسرار و معجزات ہیں، اور یہ سارے جواہر اور خزائن ایک بلیغ عالمِ شخصی کے ذریعے سے حاصل ہو سکتے ہیں، پس عالمِ شخصی کو حدِّ قوت سے حدِّ فعل میں لانے کے لئے بڑی سخت محنت درکار ہے، لیکن خداوندِ مُسبّبُ الاسباب کی مدد ہر چیز سے برتر ہے، پس اگر اللہ کی رحمت سے عالمِ شخصی حدِّ قوّت سے حدِّ فعل میں آگیا تو تمہیں لاکھ لاکھ مبارک ہو! لیکن تم اپنے عظیم محسن کو فراموش نہ کرنا، ہرگز ہرگز اس کو نہ بھولنا، ورنہ بہت بڑی ناشکری ہوگی، دیکھو اب تم خدمت کرو، خدمتِ قرآن، خدمتِ اسلام، خدمتِ جماعت، خدمتِ عالمِ انسانیت اور خدمتِ عزیزان۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

منگل ۸۔ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۳

عالمِ شخصی کے طوفانی معجزات منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں لگاتار سات رات اور آٹھ دن تک بڑی سخت تکلیف برداشت کرنے میں ہیں جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ امامِ مبین کے نور سے ستر ہزار فرشتے یہ کائناتیں پیدا کر دیتا ہے، ہر فرشتہ ایک کائناتی بہشت ہے، قصۂ موسیٰؑ میں یہ مُلوک (سلاطین) ہیں، قصۂ عیسیٰؑ میں یہ طَیر (پرندے) ہیں، قصۂ داؤدؑ میں لبُوس (پوشاک) ہیں، قصۂ سلیمانؑ میں محاریب (قلعے) بھی ہیں اور تماثیل (تصویریں) بھی، اور تذکرۂ احسانِ خداوندی میں سرابیل (معجزاتی کُرتے) ہیں، اور ہم جیسے انسان اسرارِ خداوندی کا احاطہ نہیں کر سکتے ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

بدھ ۹ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۴

سورۂ حدید (۲۱:۵۷) ترجمہ: تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور (نیز) ایسی جنّت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے جو اُن لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر حقیقی معنوں میں ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یاد رہے کہ دوڑنے کا حکم تمام دینی کاموں میں سبقت کرنے کا حکم ہے، پس جو لوگ اس میں سبقت حاصل کریں گے ان کو اللہ بیت المعمور کے مخصوص عدد کے مطابق یعنی ستر ہزار فرشتے بنائے گا، اور وہ ستر ہزار کائناتی بہشتیں ہو جائیں گے۔

بحوالۂ صحیح بخاری، جلدِ سوم، کتاب الرقاق، ص ۱۷۵، ستر ہزار لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
بدھ ۹۔ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۵

سورۂ نور (۲۴) آیت ۵۵ کو بعض علماء نے آیتِ استخلاف کے نام سے یاد کیا ہے اور یہ بہت درست بات ہے، خیال رہے کہ اس آیۂ شریفہ میں حجابات کے پیچھے اسرارِ عظیم پوشیدہ ہیں، ان بھیدوں کو جاننے کیلئے ایک کلیدی سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدۂ خاص کن خاص لوگوں سے فرمایا؟ کب؟ اور کہاں؟

جواب: یہ عالمِ شخصی والے مومنین و مومنات ہیں جن پر رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں (۴۱: ۳۰) اور ان کی کامیابی کی بشارت دیتے ہیں، پس ہر امامؑ کے دور میں ایسے کامیاب لوگ بہت زیادہ ہو سکتے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ بے پایاں سے اس کائنات میں ستر ہزار لطیف زندہ کائناتیں بنائیں، جن میں سے ہر ایک ایک زندہ فرشتہ = بہشت = خلافت = سلطنت = ایک لطیف انسان ہے جس میں امن ہی امن ہوگا معرفت کے ساتھ خدا کی عبادت ہوگی، چونکہ وہ خلافت اور سلطنت ہے اس لئے اس میں بے شمار لوگ ہیں جن کو دینی علم سکھانے کا بڑا دلچسپ شغل بھی ہے، یہ ساری حکمتیں آیۂ مذکورۂ بالا میں موجود ہیں۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

بدھ ۹، مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ٦

۱۔ اسرارِ عالمِ شخصی یا معجزاتِ الٰہی جو انسان میں پوشیدہ ہیں۔

۲۔ سورۂ حٰمٓ السّجدہ کے آخر (۴۱: ۵۳) میں جس طرح وعدۂ قرآن ہے کہ اللہ ان کو اپنے معجزات دکھائے گا آفاق میں بھی اور ان کی جانوں میں بھی، یہاں تک کہ ان کیلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ (خدا = قرآن = امامؑ) حق ہے۔

۳۔ یہاں سوال یہ ہے کہ آیا ان معجزات کو دیکھنے کے لئے چشمِ بصیرت پیدا کرنے کی ذمّہ داری لوگوں پر ہے یا اللہ زبردستی سے اپنے معجزات دکھائے گا؟

۴۔ اگر زبردستی کی بصیرت ممکن ہوتی تو یہ فرمانِ الٰہی کیوں ہے کہ جو دنیا میں اندھا رہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا؟ اس مناسب بحث سے یہ معلوم ہوا کہ معجزات کا وعدہ اہلِ بصیرت سے ہے اور انہی لوگوں میں دوسرے سب لوگ آجاتے ہیں، یعنی یہ روحانی قیامت کا ذکر ہے جو ہر امامؑ کے زمانے میں برپا ہوتی ہے، جس میں اللہ اپنے تمام معجزات صرف نفسِ واحدہ کو دکھاتا ہے، کیونکہ تمام لوگوں کا مجموعہ بھی اور نمائندہ بھی یہی نفسِ واحدہ ہے اس کا دیکھنا گویا سب کا دیکھنا ہے، چونکہ ابتدا میں سب لوگ نفسِ واحدہ تھے پھر قیامت میں بھی نفسِ واحدہ (ایک شخص = ایک جان = ایک روح) ہو گئے، قرآن میں چشمِ بصیرت سے دیکھ لیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) جمعرات ۱۰ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۷

سورۂ انفال (۸: ۲۴) ترجمہ: اے لوگو جو بحقیقت ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسولؐ کی دعوت کو قبول کرو جبکہ رسولؐ تمہیں اُس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندہ کر دینے والی ہے (یعنی اسمِ اعظم) اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اسکے قلب کے درمیان حائل ہے (یعنی امام کا راز اور معرفت روحانی قیامت تک محفوظ ہے) اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔ یہاں یقیناً قلب سے امام مراد ہے۔

اس قرآنی تعلیم سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ زمانۂ نبوّت میں بعض خاص مومنین کو اسمِ اعظم عطا ہوتا تھا جس میں حقیقی زندگی ہے، جس کے مقابلے میں اگلی زندگی موت کی طرح ہے، پس اسمِ اعظم کے وسیلے سے جس عالمِ شخصی پر روحانی قیامت گزرتی ہے اس کے اسرارِ معرفت بے شمار ہیں، کیونکہ ان اسرار میں قرآن اور امام کے اسرار بھی شامل ہیں جن کو الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔

قرآنِ حکیم کی محولۂ بالا آیت کے مطابق جانشینِ رسولؐ (امامِ برحقؑ) جس کو چاہے اسمِ اعظم عطا کر سکتا ہے، کیونکہ دنیا میں صرف امامِ زمانؑ ہی ہے جس کو خدا نے اپنا زندہ اسمِ اعظم قرار دے کر لفظی اسمِ اعظم بھی اسی کے اختیار میں دے دیا ہے، تاکہ زمانۂ نبوّت ہی کی طرح ہمیشہ دین کا ایک ہی مرکز قائم رہے۔ الحمدُ لِلّٰہ

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) جمعرات ۱۰ ؍مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۸

ہم یہاں بتوفیقِ خداوندِ تعالیٰ آیۂ الست (۷ : ۱۷۲) کی کچھ حکمتیں بیان کرنا چاہتے ہیں، جس میں ہم اوّل اوّل آپ کو یہ بتائیں گے کہ بنی آدم قرآنِ حکیم میں انبیاؑ و اولیاء علیہم السّلام اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں جن کو آپ کاملین و عارفین وغیرہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ کسی کا ایک اچھا شعر ہے:۔

آدمی را آدمیت لازم است
بوئے صندل گر نباشد خشک چوب

مطلب: آدمی کہلانے کے لئے آدمؑ کی خصوصیات چاہئیں، صندل کی لکڑی کو صندل کہلانے کے لئے خوشبو لازمی ہے، ورنہ وہ ایک سُوکھی لکڑی ہے اور وہ صندل ہرگز نہیں۔ اب آپ کو بنی آدم کا صحیح تصوّر ہوا ہوگا۔

سورۂ اعراف (۷ : ۱۷۲) میں ہے:۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا۔

ترجمہ: اور اے نبیؐ لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جبکہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذُرّیت کو لیا تھا اور انہیں خود کو اپنی روحیں دکھاتے ہوئے (حظیرۂ قدس) میں پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ضرور آپ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ہی ہمارے رب ہیں ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالمِ شخصی کے بارے میں بہت کچھ تحریر کیا ہے، لہٰذا یہاں صرف اسی راز پر اکتفاء کریں گے کہ حظیرۂ قدس ہی ہر کامیاب عالمِ شخصی کا وہ آخری اور سب سے اعلیٰ مقام ہے جہاں عہدِ الست کا تجدّد ہو جاتا ہے، جہاں عارف کو اپنے رب کا دیدارِ پاک حاصل ہوتا ہے، جہاں روحوں کی کوئی کثرت نہیں، تمام ارواح مٹ مٹ کر یک حقیقت بن چکی ہوتی ہیں، اور آیت کا ارشاد اس باب میں اللہ تعالیٰ کی ترجمانی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

جمعہ ۱۱ مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۹

آدمؑ اور بنی آدم کا ذکر قرآنِ پاک کے ۲۵ مقامات پر آیا ہے، اور یقیناً ان تمام آیات و معجزات کا تعلق عالمِ شخصی سے ہے، ان میں سے یہاں صرف ایک ہی آیۂ کریمہ کی حکمت کو بیان کرتے ہیں، اور وہ بابرکت آیت بنی آدم کی کرامت و فضیلت سے متعلق ہے، سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) کی آیت ۷۰ کو خوب غور سے پڑھ لیں اور ترجمہ کو بھی دیکھ لیں۔

یقیناً آپ کو ایک بہت بڑے معجزے کا تذکرہ یاد ہوگا: ایک سمندر پر ایک کشتی نما تخت جس پر ایک پُرنور شخص یا فرشتہ جس کی زبانِ مبارک پر ایک اسمِ اعظم جاری تھا، یہ نہ صرف عرش بر آب کا معجزہ تھا، بلکہ اس میں ایک ساتھ کئی تاویلی معجزات تھے۔

آپ حضرتِ باقر العلومؑ کے ارشادِ مبارک کو بھول نہ جانا کہ جو کچھ اللہ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے، اس کی تاویل حضراتِ ائمہ علیہم السلام ہیں، پس وہ یقیناً حاضر امامؑ کا نور تھا جو بحرِ علم پر اللہ کے زندہ عرش (۱۱: ۷) کی عملی تاویل فرما رہا تھا، اور سفینۂ نجات جو بھری ہوئی کشتی ہے اس کی تاویل اس سے الگ نہیں ہے اور نہ ہی بنی آدم کی کرامت و فضیلت بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے بغیر ممکن ہے۔

سوال: بھری ہوئی کشتی میں مزید سواری کس طرح ممکن ہو سکتی ہے؟

جواب: یہ کشتی اگر ظاہری ہوتی تو مزید سواری ناممکن ہوتی، لیکن ایسا

نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اصل کشتیٔ نجات وہ پاک ہستی ہے جو کشتی کو چلا رہی ہے یعنی امامِ زمان علیہ السّلام، پس تم اسی میں فنا ہو کر دیکھو اور بتاؤ کہ تم کیا ہو گئے؟ کون ہو؟ اور کہاں ہو؟؟؟؟؟؟ تم جب فنا فی الامامؑ ہو جاؤ گے تو اسی سے فنا فی اللہ بھی ہو جاؤ گے۔

ن۔ن۔ (حُبّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
جُمعہ ۱۱ر مئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۰

سورۂ حدید (۵۷) کی آیاتِ کریمہ ۱۲ تا ۱۴ ترجمہ کے ساتھ خوب غور سے پڑھیں، یاد رکھو کہ یہ روحانی قیامت اور عالمِ شخصی کا ایک باطنی معجزہ ہے کہ مومنین و مومنات کا نورِ ہدایت (امامِ زمانؑ کا نور) اپنی سعی (دوڑ) سے یہ بتا رہا ہے کہ اسی نورِ ہدایت کی پیروی کی وجہ سے انہی مومنین و مومنات کو زمانے میں سبقت حاصل ہوئی، کیونکہ دین کے تمام ظاہری اور باطنی امور میں سبقت کرنے کا حکم ہے اور اللہ کی طرف دوڑنا ہے، اور سبقت کرنے والے ہی مقربین ہوتے ہیں۔

سبقت کے چند قرآنی حوالہ جات: سابقوا (۵۷: ۲۱) سارعون (۲۳: ۶۱) سابقون (۵۶: ۱۰-۱۱) ففرّوا (۵۱: ۵۰) سارِعوا (۳: ۱۳۳)۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جمعہ ۱۱، مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۱

عالمِ شخصی کی بہت بڑی اہمیت یہ ہے کہ اس کو حدِّ قوت سے حدِّ فعل میں لانے کیلئے ہادیٔ زمان علیہ السلام اسمِ اعظم عطا فرماتا ہے، جس کی برکت سے مومنِ سالک و عاشق پر عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہوتی ہے، جس سے عالمِ شخصی زندہ اور معمور و پُرنور ہو جاتا ہے، اسرافیل اور عزرائیل کے عظیم معجزات ظہور پذیر ہو جاتے ہیں، اور بتدریج قرآنی حکمت سمجھ میں آنے لگتی ہے، اس اعتبار سے عالمِ شخصی میں اسرار ہی اسرار ہیں، اور قرآنِ حکیم کی بہت سی آیاتِ کریمہ میں انہی اسرار کا بیان ہے، پس میں ایک چھوٹی سی پہلودار خدمت کرنا چاہتا ہوں، خدا مجھے نیک نیّتی اور توفیق و ہمت عطا فرمائے! آمین!!

اے عزیزان! آپ سب مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجسّم احسانات و انعامات ہیں اور یہ الفاظ کئی معنوں کے حامل ہیں، الحمدُ لِلّٰہ۔

اے میرے بیحد پیارے تلامیذ! آپ اگر چاہیں تو اپنے غریب استاد کو لازوال اور غیر فانی خوشی دے سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ آپ حقیقی علم میں بہت ترقی کریں، تاکہ کل بہشت میں بفضلِ خدا آپ کے سر پر علمی سلطنت کا تاج ہو، ہم آج بھی علم و معرفت کی بہشت میں ہیں لہٰذا قرآن کی روشنی میں ہر نیک آرزو کر سکتے ہیں۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

ہفتہ ۱۲ / مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۲

اسرارِ عالمِ شخصی کے ساتھ ساتھ یہ اسرار بھی ہیں: اسرارِ قیامت، اسرارِ امامت، اسرارِ خلافت، اسرارِ نور، اسرارِ قرآن، اسرارِ علم وحکمت، اسرارِ علم الاسماء، اسرارِ روح، اسرارِ روحانی سائنس، اسرارِ معرفت، اسرارِ کائنات، اسرارِ بہشت۔

مضامینِ بالا جو درج ہوئے وہ سب آپس میں اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ ان کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا ہے، تاہم یہ حقیقت ہے کہ یہ اسرار سب کے سب عالمِ شخصی ہی میں ہیں، پس آپ عالمِ شخصی کی معرفت کو حاصل کریں اور ان تمام اسرار کی دولتِ لازوال سے مالامال ہو جائیں، عجب نہیں کہ خود شناسی میں آپ کامیاب ہو جائیں اور اسی میں آپ کو یہ تمام اسرار حاصل ہوں گے، ان شاء اللہ العزیز!

اس مختصر مضمون سے آپ کو معرفتِ ذات کی اہمیت کا اندازہ ہوگا، اور عالمِ شخصی سے متعلق مضامین کا مطالعہ کریں، تاکہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسماً روحاً، اور عقلاً کیسے کیسے عظیم اسرار کے ساتھ پیدا کیا ہے، پھر یقیناً اسی مطالعے سے حضرتِ ربّ کی معرفت حاصل ہوگی۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

ہفتہ ۱۲ / مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۳

جیسا کہ ذکر ہوا کہ منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں طوفانی معجزات ہوتے ہیں، اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے اسرافیل اور عزرائیل روحانی قیامت کے قیام کیلئے ایک ساتھ کام کرتے ہیں، اس لئے بہت سے معجزاتِ روحانی کا ظہور ایک ساتھ ہوتا ہے، لیکن بیک وقت ان سب کا بیان ناممکن ہے، کیونکہ وہ معجزات حضرتِ نوح علیہ السلام کے طوفانِ آبی کی طرح ہیں، تاہم یادداشت کے لئے ایک بہت بڑی رحمت بھی ہے، وہ یہ کہ تمام یا اکثر معجزات مسلسل ہیں، اور عظیم رحمتیں اور برکتیں قرآنِ حکیم میں ہیں، جبکہ اس میں روحانی قیامت کے تمام معجزات کا تذکرہ موجود ہے، الحمدُ لِلّٰہ کہ قرآنِ مجید آئینۂ معجزاتِ انبیاء و اولیاء بھی ہے اور آئینۂ معجزاتِ روحانی قیامت بھی، جس میں عاشقین و عارفین اسرارِ قیامت کو دیکھتے ہیں۔

ان طوفانی معجزات میں سے ایک بڑا زبردست معجزہ تسخیرِ کائنات سے متعلق ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ القابض بھی ہے اور الباسط بھی، لہٰذا حضرتِ باری تعالیٰ کے حکم سے مومنِ سالک کی روح کو قبض کر کے ساری کائنات میں پھیلا دی جاتی ہے، جس سے وہ ایک لطیف کائنات ہو جاتی ہے، پھر کائنات کی روح اس سالک و عاشق میں ڈال دی جاتی ہے تو کائنات سے عالمِ شخصی = انسانِ لطیف =

فرشتہ وغیرہ ہو جاتا ہے، اور یہ سلسلہ سات رات اور آٹھ دن تک جاری رہتا ہے، کہتے ہیں کہ اسی طرح اللہ اپنی قدرت سے ستر ہزار فرشتے یہ کائناتیں یہ اجسامِ لطیف بنا دیتا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
اتوار ۱۳ ؍مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۴

اللہ تعالیٰ اپنے مومنِ عاشق = سالک = عارف کو منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں سات رات اور آٹھ دن لگاتار شدید آزمائش میں رکھ کر اُسے امامِ مبین علیہ السلام کے نورِ اقدس سے ستّر ہزار فرشتے = اجسامِ لطیف = عوالمِ شخصی بنا دیتا ہے، ہر فرشتہ وہ زندہ بہشت ہے جو وسعت میں کائنات کے برابر ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ اضعافِ کثیرہ (۲: ۲۴۵) ہے جس کے مطابق وہ اپنے بندوں کو کوئی اجر و صلہ کثرت سے اضافہ کر کے عطا فرماتا ہے۔

عارفانہ موت اور روحانی قیامت سے مرنے والے سب شہیدانِ جہادِ اکبر بھی ہیں اور غازی بھی ہیں اور فاتحِ عالم بھی، لہٰذا حضرتِ ربِّ تعالیٰ کی طرف سے انکے لئے بہت سے انعامات ہیں، یقیناً انبیاء و اولیاء علیہم السّلام کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے لئے بے شمار انعامات ہیں۔

قرآنِ حکیم میں مضمونِ سبقت سے متعلق تمام آیاتِ کریمہ کا بغور مطالعہ ضروری ہے، سبقت انہی مومنین و مومنات کو حاصل ہوتی ہے جن کے آگے اُن کا نور دوڑتا ہے۔ (۵۷: ۱۲-۱۴ نیز ۶۶: ۸) شہیدانِ جہادِ اکبر کا ذکر سورۂ حدید (۵۷) کی آیت ۱۹ میں بھی ہے، آپ اس آیۂ شریفہ کو خوب غور سے پڑھیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) اتوار ۱۳ مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط : ۱۵

قرآن مجید کے چھ مقامات میں لفظِ فرقان موجود ہے، آپ غور سے دیکھ لیں کہ یہ مبارک لفظ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے، اور قرآنی لغات میں بھی دیکھیں، اور اس کے بعد سورۂ انفال (۸) کی آیت ۲۹ کو غور سے پڑھ کر یہ بتائیں کہ یہاں فرقان کے کونسے معنی مناسب ہیں؟

ترجمۂ آیۂ شریفہ :۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کن معجزہ (فرقان) مقرر کر دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دُور کرے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

سوال : کیا ایمان کے درجات ہیں ؟ کیا خوفِ خدا کے بھی درجات ہیں ؟

جواب: یقیناً درجات ہیں، لہٰذا مومن کے درجۂ ایمان اور درجۂ خوفِ خدا کے مطابق اس کے لئے فیصلہ کن علمی معجزہ (فرقان) ہوگا، اہلِ معرفت عالمِ شخصی میں کئی فیصلہ کن معجزات دیکھتے ہوں گے، مثلاً کتابِ مکنون یا کلماتِ تامات وغیرہ۔

قرآنِ حکیم ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کن معجزہ ہے، لہٰذا آپ کو حضرتِ امام علیہ السلام کے نورِ پاک سے جو علمی معجزہ عطا ہوگا وہ قرآنی حکمت سے بالکل

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قریب ہوگا، بلکہ خود قرآن کا کوئی باطنی معجزہ ہوگا، جیسے عالمِ شخصی کا کوئی عظیم معجزہ، آمین!

اے عزیزان! آپ نے حدیثِ شریف کو سنا اور پڑھا کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ، یہ حقیقت باطن میں ہے، پس اے عزیزان! حکمتِ قرآن کی تحصیل کو نور کی کمائی سمجھنا، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(الیس۔آئیؑ)
پیر ۱۴ ؍ مئی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۶

زدنیا تا بعقبیٰ نیست بسیار
ولی در رہ وُجودِ تُست دیوار

ترجمہ: دنیا سے آخرت تک کچھ زیادہ مسافت نہیں لیکن راستے میں تیری اپنی ہستی دیوار بنی ہوئی ہے۔ اگر کسی مومنِ سالک کی اس دیوار کو یاجوج و ماجوج چاٹ کھاتے ہیں، یا صوفیانہ = عارفانہ موت اُسے گرادیتی ہے، تو پھر تمہاری دنیا و آخرت ایک ہوگئی، یہ صرف حکیم پیر ناصر خسروؒ کا قول نہیں لیکن یہ سب سے اوّل قرآنی حقیقت ہے سورۂ قٓ (۵۰) کی آیت ۲۲ کو کسی عارف کے تناظر میں پڑھنا:

ترجمہ: اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔

اہلِ معرفت کی رسائی اور کامیابی کے باوصف ظاہر و باطن کے درمیان ایک دیوار حائل ہوتی ہے، جس میں ایک دروازہ ہے (۵۷: ۱۳) اس دیوار و در میں کیا کیا حکمتیں ہوسکتی ہیں؟ آپ سوچیں!

سوال: حدیثِ شریف کے ارشاد کے مطابق ہر مومن شہید ہے اور ہر مومنہ حوراء (حور) اس کی کیا تاویل ہے؟

جواب: چونکہ روحانی قیامت امامِ زمانؑ ہی قائم کرتا ہے، جس میں نفسِ واحدہ

کے ساتھ تمام مومنین و مومنات مر کر زندہ ہو چکے ہوتے ہیں، لہٰذا یہ حقیقت ہے کہ مردِ مومن زندہ شہید بھی ہے اور بہشت میں بھی ہے، اسی طرح مومنہ جنت میں پری عورت (حور) بھی ہے اور دنیا میں پاک حور کا مرتبہ بھی رکھتی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
پیر ۱۴؍ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط : ۱۷

سوال : آیا نفسِ واحدہ کی روحانی قیامت اہلِ زمانہ کی بھی روحانی قیامت ہے؟ اگر یہ حقیقت ہے تو اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب : امامِ مبینؑ جس عالمِ شخصی میں روحانی قیامت کو برپا کرتا ہے اسی میں جملہ خلائق کی روحیں جمع ہو جاتی ہیں، اور یہ تمام نفوس = جانیں = ارواح = نفسِ واحدہ = ایک جان = ایک شخص کہلاتی ہیں، اور ان پر وہی حالت گزرتی ہے جو عارف پر گزر رہی ہے، مگر عارف کی قیامت شعوری ہے اور باقی سب کی غیر شعوری، کیونکہ عارف ہر لحاظ سے سالم ہے، اور دوسرے سالم نہیں، جبکہ وہ نمائندہ ذرات ہیں، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (۳۱ : ۲۸)۔

ترجمہ : تمہاری روحانی پیدائش اور روحانی موت کے بعد دوبارہ جِلا اُٹھانا نفسِ واحدہ کی طرح ہے یعنی تم سب نفسِ واحدہ کے ساتھ ہو۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

پیر ۱۴۔ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۸

حضرتِ امام علیہ السّلام بحکمِ قرآن امامُ النّاس بھی ہے اور امامُ المتّقین بھی (۲: ۱۲۴؛ ۲۵: ۷۴) اللہ تعالیٰ نے امامِ عالی مقام کو لوگوں کا پیشوا تو بنادیا لیکن کسی کو اس بات پر مجبور نہیں کیا کہ وہ امامؑ سے رجوع کرے، بلکہ دین کی روشن ہدایت و تعلیمات کے ساتھ لوگوں کو اختیار دیا، تاکہ وہ خود غور و فکر کرکے نور کو پہچان لیں اور روحانی فیض حاصل کریں۔

اگر لوگ اپنے اختیار اور زندگی کی مہلت سے آخرت کا کوئی بڑا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ہیں، اور روحانی قیامت کا وقت آن پہنچتا ہے، تو اب خدا کے حکم سے امام کی باری ہے کہ وہ اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر انتہائی عظیم احسان کرے، پس امامِ زمان علیہ السّلام اپنے عاشقوں میں سے ایک عاشق پر قربانی کی قیامت = روحانی قیامت برپا کرکے تمام لوگوں کو اس کے عالمِ شخصی میں جمع کرلیتا ہے، اور قیامت کی ساری سختی اپنے عاشق پر ڈالتا ہے، تاکہ اس عاشقانہ عمل سے قرآنِ حکیم کے اُس پُرحکمت بیان کی تصدیق ہو جو قیامت کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے۔

ہم نے بار بار یہی کہا ہے کہ ایسی قیامت کے نتیجہ میں سب لوگ بہشت میں جائیں گے، تاہم لوگ شروع شروع میں سلاطینِ بہشت کی رعیّت ہو جائیں گے یعنی شاگرد، پھر رفتہ رفتہ ان کی علمی ترقی ہوگی، اور کون کہہ سکتا ہے کہ سلاطینِ بہشت کی رعیّت پر کوئی ظلم ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی) منگل ۱۵ / مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۱۹

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو یہ حکم دیا:-

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (۲۲: ۲۷)۔

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق درجوق) پیادہ اور ہر طرح کی (دُبلی) سواریوں پر جو راہِ دور دراز طے کر کے آئی ہوں گی (چڑھ چڑھ کے) آپہنچیں گے۔

آپ نے کہا تھا کہ یہاں روحانی قیامت برپا کرنے کا ذکر ہے، کیونکہ قرآنی الفاظ صدق وعدل سے بھرپور اور عقل و منطق کی چوٹی پر ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں ان مبارک الفاظ میں اچھی طرح سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے، وہ یہ کہ ناس دنیا بھر کے لوگوں کا نام ہے، پس ہم جاننا چاہتے ہیں کہ حضرتِ ابراہیمؑ نے اپنی مبارک آواز تمام دنیا والوں کو کس طرح پہنچائی؟ آیا اُس زمانے میں آج کی طرح ایسا مواصلات کا کوئی نظام تھا؟ نہیں، پھر ہم کو یقین کرنا پڑے گا کہ یہ روحانی قیامت کی مثال ہے جو حج سے دی گئی ہے، چونکہ امامؑ صاحبِ قیامت ہوتا ہے اور اسرافیل امامؑ کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے، لہٰذا ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ روحانی قیامت ہی تھی جس کی مثال حج سے دی گئی ہے۔

کوکبِ دُرّی میں مولا علیؑ کا ارشاد ہے: اَنَا النَّاقُوْرُ، نیز فرمایا: اَنَا السَّاعَۃُ، مزید فرمایا: میں ہی قیامت کو قائم کرنے والا ہوں، قرآنِ حکیم میں خداوندِ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ (۱۷: ۷۱)

انہی ارشادات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے قیامت کا کام امام کو سونپا ہے، پس حضرتِ ابراہیمؑ اپنے زمانے میں رسولِ ناطق بھی تھا اور لوگوں کا امامؑ بھی، اس لئے اپنی روحانی قیامت کو حدودِ دین میں سے کسی میں برپا کیا، اور لوگوں کو حساب کتاب اور عذاب سے نجات دلا کر بہشت میں داخل کر دیا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئیؒ)

منگل ۱۵۔ مئی ۲۰۰۱ء

اسرارِ عالمِ شخصی

قسط: ۲۰

حضرتِ آدم علیہ السلام کے جملہ اسرار روحانی قیامت کے تحت عالمِ شخصی میں ہیں، عالمِ شخصی ہی میں فرشتوں نے آدمؑ کے لئے سجدہ کیا تھا، قصۂ آدمؑ کے اسرار بڑے عجیب و غریب ہیں، **نفخۂ صور** اور روحانی قیامت کے ذریعے سے آدمؑ میں الٰہی روح پھونک دی گئی، اور اسی دوران بے شمار روحانی فرشتے سجدہ کرتے ہوئے حضرتِ آدمؑ کے عالمِ شخصی میں گر پڑے۔

آدمؑ کے لئے دوسرا سجدہ مرتبۂ عقل پر کیا گیا، یہ حظیرۂ قدس کا مقام تھا، حضرت نوحؑ کے طوفانِ آبی کے پس منظر میں روحانی قیامت کا طوفان تھا، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے لئے دو گھر بنادئے تھے، ایک ظاہر میں اور ایک عالمِ شخصی میں، یعنی آپؑ کی جبینِ مبارک میں بیتُ المعمور تھا، چونکہ آپؑ امام اور اللہ کا آباد گھر (بیتِ معمور) تھے۔

آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کا ہر امام یہی شان رکھتا ہے، جبکہ امامؑ حاملِ نور اور مظہرِ عجائب و غرائب ہے، جس شخص نے امامؑ کے بے شمار معجزات کا مشاہدہ کیا ہے، اگر وہ کسی وجہ سے ان معجزات کو چھپاتا ہے تو اس سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

منگل ۱۵؍ مئی ۲۰۰۱ء

محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی

قسط: ۱

ترجمۂ شعر از دیوانِ نصیری:

(اے محبوبِ سماوی!) تیری یادِ شیرین فکرِ لذیذ اور تیرے پُر کیف نشۂ عشق میں بارہا میں نے مکمل شب بیداری کی۔

دیوانہ نصیر جب بھی محفلِ عُشاق میں آتا ہے تو یہ اُس کی عادت ہے کہ آتشِ عشق کو اُچھالتا رہتا ہے تا آنکہ اہلِ محبت کی مجلس میں آگ لگ جاتی ہے۔

پھول کھل کر ایک دن کے لئے تفاخُر کرتا رہتا ہے اس کو میرے گُلِ سدا بہار کے رنگ و بُو اور رعنائی سے آگاہ کر دو۔

محفلِ نار و نورِ عشق اور اسرافیلی لشکر کا یہ عنوان میں نے خوب سوچ سوچ کر لکھا ہے، یہ میرا آئینۂ یادداشت ہے، مجھے اس میں فرداً فرداً تمام عزیزوں کا تصوّر ہوتا ہے، اور یہ نامۂ اعمال (نورانی موَوی) کا بڑا اہم حصّہ بھی ہے، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
بدھ ۱۶ مئی ۲۰۰۱ء

محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی

قسط: ۲

کیا خدا کی اس قدرت میں عشقِ سماوی کا کوئی بڑا اشارہ نہیں ہے؟ کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کو دُور سے تو ایک نار نظر آئی، مگر قریب جا کر مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ نورِ الٰہی ہے، کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ موسیٰؑ نارِ عشق سے نورِ معرفت میں پہنچ گیا؟ آیا عشقِ سماوی آگ کی طرح ہے جس سے عاشقانِ صادق کے غلط خیالات جل جاتے ہیں؟

ذکرِ خفی نورِ جلی مولا علی مولا علی
خوانده خدا نامش ولی مولا علی مولا علی

خدا کے نور کا چراغ ہر مومن اور مومنہ کے دل میں موجود ہے، اس کو فعلاً روشن کرنے کے لئے آتشِ عشقِ سماوی ضروری ہے، لشکرِ اسرافیلی کی پُرحکمت اور پُرسوز آواز میں نارِ عشق کی غیر مرئی چنگاریاں ہیں۔

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ علیہ السّلام کے ارشادات میں غور سے دیکھ کر بتائیں کہ ان میں لفظِ عشق اور اس کے مترادفات کُل کتنی دفعہ آئے ہیں؟

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زنده شد بعشق
ثبت است بر جریدۀ عالم دوامِ ما (حافظ)

ن ۔ ن (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس ۔ آئی)

بدھ ۱۶ ؍ مئی ۲۰۰۱ء

محفلِ نارو نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی

قسط : ۳

"ذکرِ جلی" کی محفل میں کبھی کبھار نارِ عشق، نورِ عشق کے الفاظ جوش و جذبہ سے پڑھ لیا کرتے تھے، ایسے میں بعض دفعہ فائدہ ہوتا تھا، تاہم یہ صرف ایک تذکرہ ہے کوئی حکم نہیں، لیکن لشکرِ اسرافیلی ہماری خاص اصطلاحات میں سے ہے، کیونکہ یہ ارضی فرشتے حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ (روحی فداہٗ) کے پُرنور فرمان کے مطابق کام کرتے ہیں جو مولا نے ۱۹۴۰ء میں ارشاد فرمایا تھا، لہٰذا میرے نزدیک ان کے الفاظ اور ساز و آواز میں وہی نورِ لطف و محبتِ مولا ہے، جس کی پیش گوئی مولائے پاک کے فرمانِ مذکور میں موجود ہے۔

پس میں لشکرِ اسرافیلی کو بار بار سرِ خمیدہ سلام کرتا ہوں، کل بہشت میں دیکھ لینا کہ ربُّ العزت ان کو کس شان سے نوازتا ہے، اور کیسے کیسے عظیم انعامات انہیں عطا فرماتا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

جمعرات ۱۷ ر مئی ۲۰۰۱ء

محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی

قسط: ۴

دراصل اس مضمون کی جان لشکرِ اسرافیلی ہے، کیونکہ یہ نیک بخت لوگ مجموعاً حضرتِ قائم القیامت کا ایک زندہ معجزہ ہیں، عدل و انصاف اور عقل و دانش سے ان کو دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا ہر فرد تنہا ایک مکمل آنریری ادارہ ہے، اور اپنے محبوب مولا اور پیاری جماعت کی فداکارانہ اور عاشقانہ خدمت کر رہا ہے، ان کی خدمت ہر لحاظ سے بے مثال اور سب سے مفید اور سب سے انقلابی ہے، کیا انکے موزون الفاظ اور داؤدی ساز و آواز میں کم کم معجزۂ نار و نور نہیں ہے؟ آپ شروع شروع میں کم کم معجزات کو طلب کریں، کیونکہ یہی طریقہ ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔

اگر لشکرِ اسرافیلی کی کسی پاک مجلس میں مولا کے عشق کے آنسو آتے ہیں تو خبردار! چیخنا چلانا نہیں، ورنہ یہ پاک عمل ریاکاری کی نذر ہو جائے گا، آپ جانتے ہیں کہ کوئی بھی ہوشمند دوا کھا کر فوراً قے نہیں کرتا، عشق آتا ہے تو آنے دو، آنسو آتے ہیں تو مبارک ہو! آنے دو، بہت ہی باادب رہنا، کیونکہ شاہنشاہِ عشق آ رہا ہے، اُس کو دل میں یا پیشانی میں جانے دو، اگر تم اپنی آواز اور حرکت سے ذرا بھی گستاخی کرو گے تو وہ فوراً ہی واپس چلا جائے گا، خبردار! خبردار! تم مولا کے پاک عشق کے سامنے مردہ جیسا رہو تو فائدہ ہوگا

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

جمعرات ۱۷ / مئی ۲۰۰۱ء

محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی

قسط: ۵

میرا ایمان اور یقین ہے کہ آج لشکرِ اسرافیلی کی جو ترقی اور کامیابی ہو رہی ہے اس کا راز حضرتِ مولانا امام سلطان محمدؑ شاہ صلوات اللہ علیہ کے فرمانِ پاک میں موجود ہے، الحمدُ لِلّٰہ! خدائے بزرگ و برتر کے بے شمار و بے حساب احسانات جو اس بندۂ کمترین کے حق میں ہوئے، ان میں بنیادی اور اولین احسانِ خداوندی لشکرِ اسرافیلی کا ماحول تھا کہ میرے گھر اور گاؤں میں موجودہ نام کے بغیر ایک زبردست لشکرِ اسرافیلی کام کر رہا تھا، اور میری مذہبی پرورش ابتدا ہی سے اسی مقدس ماحول میں ہوئی۔

میرے والدِ محترم خلیفہ حُبِّ علی ابنِ خلیفہ محمد رفیع میری نوعمری کے زمانے ہی سے مقدس ساز اور داؤدی آواز کی زبان میں مجھے مذہب اور عشقِ سماوی کا درس دیا کرتے تھے، اور میری والدۂ محترمہ ان کی خوش آوازی میں ہم نوائی کرتی تھیں، پس میں اپنے والدین کا نہ صرف جسمانی فرزند ہوں، بلکہ میں انکے مدرسۂ خانہ کا شاگرد بھی ہوں، الحمدُ لِلّٰہ!

اے عزیزان! آپ رحمتِ عالمؐ کی بے پایان رحمت سے بہت زیادہ فائدہ اٹھائیں، اور یہ سعادت امامِ آلِ محمدؐ ہی کے وسیلے سے ممکن ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

اسلام آباد

جمعرات ۱۷ مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

محفلِ نار و نورِ عشق اور لشکرِ اسرافیلی

قسط ۶:

یہ میری سعادت ہے کہ مجھے شب بیداری کی ہر محفل اپنی روحانی لذّتوں کے ساتھ یاد آتی ہے، آپ قرآنِ حکیم میں دیکھ لیں کہ شب بیداری کی کتنی بڑی فضیلت ہے؟ دعوتِ بقا کی محفلِ شب بیداری کی رحمتیں اور برکتیں، سُبحان اللہ!

اگر اللہ چاہے تو آپ کو لشکرِ اسرافیلی سے روحانی ترقی میں بڑی حد تک مدد مل سکتی ہے، اگر آپ پاک مولا کا عشق چاہتے ہیں تو لشکرِ اسرافیلی کی مدد حاصل کریں، ان شاء اللہ آپ مولا کے عاشقوں میں سے ہو جائیں گے۔

مولانا حاضر امام علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے: تم دانا ہو جاؤ = دانائی سے کام لو = حکمت سیکھو = علم و دانش حاصل کرو۔ پس مومن کی دانائی یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں عشقِ مولا کو پیدا کرے، تاکہ اس کا ہر مشکل کام آسان ہو جائے، یقیناً ایسے مومنین عشقِ مولا میں کامیاب ہو جاتے ہیں، جو صدقِ دل سے لشکرِ اسرافیلی کی مدد حاصل کرتے ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

ذوالفقار آباد، گلگت

جمعہ ۱۸، مئی ۲۰۰۱ ء

نور اور قرآن کے فیوض و برکات

قسط: ۱

آیۂ قد جاء کو کو پڑھ لیا کر جانِ من!

نور اور قرآن کے فیوض و برکات سے ستّر ہزار کائناتیں بھری ہوئی ہیں، اسی لئے قرآنِ حکیم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار ہی نہیں کر سکو گے، ہاں، یقیناً اللہ کی بے شمار نعمتیں اور بے پایان احسانات ہیں، پس اے عزیزان! اللہ تعالیٰ وہ قادرِ مطلق ہے جو ایک ہی عالمِ شخصی سے ایسے ستّر ہزار فرشتوں کو پیدا کرتا ہے جن میں سے ہر ایک فرشتہ ایک زندہ کائناتی بہشت ہے، تاکہ وعدۂ قرآن (۲۴ : ۵۵) کے مطابق بہت سی کامیاب روحوں کو کائناتی ارض یعنی کائناتی بہشت کی خلافت یعنی سلطنت عطا ہو۔

یہ نور اور قرآن ہی کے فیوض و برکات ہیں ورنہ ہم ایسے عظیم اسرار کو کہاں جانتے تھے؟ یہ سچ بات ہے کہ میں ماضی میں اسرار تو کجا علم سے بھی بہت دُور تھا، لیکن جب سے میں نے نور اور قرآن سے رجوع کیا تب سے میرے باطن میں بار بار انقلاب آیا، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ ن۔ (حبیبِ علی) ہونزائی (الیس۔ آئی)

ذوالفقار آباد، گلگت

ہفتہ ۱۹، مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نوراور قرآن کے فیوض وبرکات

قسط: ۲

نور = رسولؐ = اساسؑ = علیؑ = امامؑ = کتابِ ناطق = مُعلمِ ربّانی = مؤوّلِ قرآن = قرآنِ ناطق = امامِ مبینؑ = اسمِ اعظم = اسماء الحُسنیٰ = کلماتِ تامات = فرقان = میزان۔

نور کے بہت سے اسماء ہیں، اگر تم ہر اسم میں نور کو پہچان سکتے ہو تو تمہیں اسرارِ معرفت کے بے شمار فائدے حاصل ہوں گے، اور یاد رکھو کہ جس کے بہت زیادہ امور (کام) ہوتے ہیں اس کے بہت سے نام ہوتے ہیں، یقیناً سب سے زیادہ اسماء اللہ تعالیٰ کے ہیں، پھر رسولِ پاک (صلعم) کے اسماء زیادہ ہیں، تاہم امامؑ مظہرِ نورِ خدا بھی ہے اور خلیفۂ رسولؐ بھی، لہٰذا امامؑ بھی کثیر ناموں کا مالک ہے۔

پس اگر تم امامِ عالی مقامؑ کے عاشقوں میں سے ہو تو قرآن وحدیث میں اپنے معشوق کے ناموں کی خوب تلاش کرو، جس علم کے ذریعے سے امامؑ کے ناموں کی پہچان ہوتی ہے اس کو علمُ الاسماء کہا گیا ہے، سب سے پہلے یہ علم حضرتِ آدمؑ کو عطا ہوا تھا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ (ایس۔ آئی)
ذوالفقار آباد، گلگت
اتوار ۲۰ ؍ مئی ۲۰۰۱ء

نُوراور قرآن کے فیُوض و برکات

قسط: ۳

عنوانِ بالا کا اشارہ آیۂ قد جاءَکُم (۵: ۱۵) کی طرف ہے، جس میں نورِ اوّل اوّل حضرتِ محمدؐ رسول اللہؐ ہے، پھر آپؐ کے وصی حضرتِ علیؑ یہ نور ہے، پھر آلِ محمدؐ کا ہر امامؑ اپنے وقت میں قرآن کے لئے نور ہے، یعنی خدا کا مقرر کردہ مُعلّم اور مؤوّل، کیونکہ اللہ کو یہ بات ہرگز منظور نہیں کہ دنیا میں قرآن موجود ہو مگر اس کا نورانی مُعلّم و مؤوّل نہ ہو، پس یہی نورانی مُعلّم و مُؤوّل قرآنِ پاک کے لئے نورِ ناطق (بولنے والا نور) ہے = کتابِ ناطق = امامِ مبین = ہادیٔ زمانؑ = وارثِ کتابؑ = امامِ آلِ محمدؐ = علیٔ زمانؑ ہے:۔

آن امامِ مبین ولیٔ خدا　　آفتابِ وجودِ اہلِ صفا

اگر صرف ایک ہی آیت میں نور کا ذکر ہوتا تو اسکی معرفت غیر ممکن ہوتی، مگر خدا کے فضل و کرم سے ایسا نہیں ہے، تمام اہلِ ایمان کو نور کی ظاہری معرفت حاصل ہے، اور اِن شاءَاللہ باطنی معرفت بھی حاصل ہوگی۔

میں لشکرِ اسرافیلی کی عبادت کو اللہ کی ایک خاص نعمت سمجھتا ہوں، میرے بعض ساتھی اس میں جب عشقِ سماوی کے آنسو بہاتے ہیں تو میری حالت دگرگوں ہو جاتی ہے، میں ایسے میں راجہ محمد علی جیسے نورانی درویش اور عاشقِ مولا سے قربان ہو جانا چاہتا ہوں، لیکن وہ سختی سے منع کرتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔آئی)

ذوالفقار آباد، گلگت۔ پیر ۲۱ مئی ۲۰۰۱ء

نور اور قرآن کے فیوض و برکات

قسط: ۴

جہ السقلتا سے گوڈِ گاری طوافر مولا!

اُنے محبتے میلے اور شم سِبے پروانہ میام

ترجمہ: میرے مولا! اگر میں نارسائی کی وجہ سے تیرے گرد اگرد طواف نہیں کر سکتا ہوں تو تیرے ان عاشقوں کا طواف کروں گا جو تیری شرابِ محبت سے مست ہیں۔

میں لشکرِ اسرافیلی کی محفلِ نورانی میں ایسے کئی عاشقوں کو دیکھتا ہوں جو شرابِ عشقِ مولا سے مست ہو کر اشکبار ہو جاتے ہیں، بتائیے بغیر دل ہی دل میں ان کا طواف کرتا ہوں، قدم بوسی بھی، اور اُن سے قربان بھی ہو جاتا ہوں، یہ میرے لئے وہ بہشت ہے جو نزدیک لائی گئی ہے۔

یہ میرے لئے طوفانی خوشی ہے کہ تمام روحیں جمع شدہ لشکر کی طرح ایک ساتھ ہیں، بہشت میں بہت سے اشخاص اپنے باپ آدمؑ = آدمِ زمانؑ کی صورت پر ہوں گے، آدمؑ رحمان کی صورت پر تھا۔

شرابِ لم یزل صد بار خوردم زجامِ مصطفیٰ الحمد للہ!

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

ذوالفقار آباد، گلگت

منگل ۲۲ مئی ۲۰۰۱ ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

گلدستۂ شوق بخدمتِ حلقۂ اربابِ ذوق

جہاں میں میرے صنم کی کوئی مثال نہیں / جمیلِ گُل ہے وہی اور کہیں جمال نہیں
یہ دیکھ شمس و قمر کو زوال ہوتا ہے / جہانِ حُسن کے خورشید کو زوال نہیں
کمال دلبری اس کو بہشت سے آیا / تو پھر جہاں میں کہیں اور یہ کمال نہیں
وصالِ شاہِ بتاں اس جہان میں مشکل ہے / جو گل بہشت میں ہے آج وہ وصال نہیں
مجھے ملالِ مسلسل نے خوب روند لیا / خدا کے فضل سے اب تو کوئی ملال نہیں
جواب ہائے "حِکَم" سے بھرا خزانہ ہے / جواب ہا تو بہت ہیں مگر سوال نہیں
وہ شاہِ کونِ حسیناں حجاب دل میں ہے / حجاب کیسے ہٹاؤں مری مجال نہیں
جہاں میں اہلِ قلم کوئی بھی غریب نہیں / امیرِ علم و ادب ہے اگرچہ مال نہیں
خیال طائرِ برقی ہے اے نصیر الدین! / عظیم عطیۂ رحمان ہے خیال نہیں

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
ذوالفقار آباد، گلگت
بدھ ۲۳ مئی ۲۰۰۱ء

ترجمانیٔ زبانِ حالِ محبُ الدین (مرحومِ بہشتی)

ابنِ علی یار خان، مرتضیٰ آباد

رشتہ دارو! افضلِ مولا پر رکھو محکم یقین — میں تو ہوں الحمدُ للہ ساکنِ خلدِ بریں

موت میری تھی شہادت میں مُریدِ شاہ تھا — پس بہشت میں شادمان ہوں تم نہ ہو جانا حزیں

میری طوفانی خوشی کا تم کو اندازہ نہیں — تم نے دیکھی ہی نہیں ہے باغِ جنت کی زمیں

تم دعائیں کر کے مجھ کو کچھ تحائف بھیج دو — تاکہ راضی ہو ہمیشہ تم سے ربُّ العٰلمین

ہر بہشتی شادمان ہے اور دائم ہے جوان — سب کو حاصل ہے لقائے حضرتِ سلطانِ دین

مجلسوں میں حُور و غلمان لعل و گوہر کی طرح — ہے مناظر سب حسین اور اہلِ جنت نازنین

علم و حکمت کی مجالس نور کا دیدار بھی — نغمہ ہائے مدحِ مولا دل نواز و دلنشین

خواب میں اے کاش تم جنت کا منظر دیکھتے! — تاکہ تم ہرگز نہ ہوتے میرے بارے میں غمین

معرفت ہی معرفت ہے تیری باتوں میں نصیر! — اس لئے اشعارِ شیریں ہیں مثالِ انگبین

انگبینِ شہد

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
ذوالفقار آباد، گلگت
جمعرات ۲۴ مئی ۲۰۰۱ء

ایک تازہ جہان

عارف نے سنو دل میں اک تازہ جہان دیکھا — ہے جس کی طلب سب کو وہ گنجِ نہان دیکھا
یہ رازِ نہانی ہے اور رب کی نشانی ہے — آئی ہے جہاں سے جان وہ عالمِ جان دیکھا
ہاں نورِ ازل ہے وہ اور سِرِّ ابد ہے وہ — واں سب ہے نہان دیکھا یاں سب ہے عیان دیکھا
اسرارِ کتابُ اللہ انوارِ دلِ عارف — قرآنِ مقدّس میں اک گنجِ نہان دیکھا
جب آنکھ کھلی دل کی اسرار نظر آئے — حیرت زدہ ہوں بیحد جب گوہرِ کان دیکھا
میں اس میں ؟ کہ وہ مجھ میں ؟ یہ سِرِّ قیامت ہے ! — ہاں برقی بدن میں تھا جب شاہِ شہان دیکھا
جب برق سوار آیا تب باب کھلا از خود — میں مر کے ہوا زندہ جب شاہِ زمان دیکھا
عشّاق سے میں اس کے قربانِ مسلسل ہوں — روحانی قیامت میں جب جانِ جہان دیکھا

اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں
شاید کہ کبھی اس نے وہ نورِ قرآن دیکھا

ن۔ن۔ (مُحبِ علی) ہونزائیؔ (ایس۔آئیؔ)
ذوالفقار آباد، گلگت

ہفتہ ۲۶ مئی ۲۰۰۱ء

فٹ نوٹ ۱: وزن کو برابر کرنے کی غرض سے مدِّ الف کو حذف کیا گیا ہے۔

رازِ عشق

یا الٰہی ! تُو عطا کر دے مجھے فیضانِ عشق
تاکہ ہو جاؤں ہمیشہ بندۂ سلطانِ عشق

میں گدا ہوں اُس کے در کا اور مریضِ عشق بھی
یا طبیبِ آسمانی ! دے مجھے درمانِ عشق

اے حسینِ بے مثال ! اے نورِ عشقِ باکمال !
جان فدا ہو تجھ سے ہر دم چونکہ تُو ہے جانِ عشق

شاہِ خوبانِ دُو عالم ! نورِ چشمِ عاشقان !
غیرتِ حور و پری ہے جانِ عشق جانانِ عشق

ماہِ من ! اے شاہِ من ! تُو حُکم فرما دیجئے
ہے قبولِ جان و دل تیرا ہر فرمانِ عشق

یہ نہیں معلوم مجھ کو راز کیا ہے ؟ رمز کیا ؟
اس لئے ہوں میں ہمیشہ والہ و حیرانِ عشق

میں نہیں تنہا غریق تیرے بحرِ عشق میں !
ہیں سبھی غرقاب تجھ میں دیکھ اے طوفانِ عشق

عشق سے مر کر اُسی میں زندہ ہے ہاں زندہ ہے
یہ نصیر تیرا گدا اے جانِ عشق جانانِ عشق !

ن۔ن (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
اسلام آباد
منگل ۲۹ ر مئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عوالمِ شخصی کے لئے رحمتِ کُلّ

عاشقانِ نورِ الٰہی کے لئے رحمت ایک بہت اہم اور حکمت سے مملو (بھرا ہوا) مضمون ہے، اس کو سمجھنے کے لئے آپ ہزار حکمت (ح: ۳۸۰-۳۸۵) کو غور سے پڑھیں:۔

حکمت: ۳۸۰ رحمان: نہایت مہربان

اَلرَّحْمٰنُ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (۵۵: ۱-۲)۔

ترجمہ: نہایت مہربان (خدا) نے قرآن کی تعلیم دی۔

تفسیر و تاویل: نہایت مہربان خدا نے اپنی سُنّتِ عالیہ کے مطابق اسماءُ الحسنیٰ کے وسیلے سے انسانِ کامل کو قرآن کے روحانی اور عقلانی اسرار کی تعلیم دی۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (۵۵: ۳-۴)۔

ترجمہ: اُس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔

تفسیر و تاویل: خداوندِ عالم نے اپنی پاک کتاب کی باطنی اور نورانی تعلیم سے شخصِ کامل کو روحاً و عقلاً پیدا کیا اور اب اس کو بیان (تاویل) سکھایا۔

حکمت: ۳۸۱ رحمان: نہایت مہربان

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (۵۵: ۵)۔

ترجمہ: سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔

تفسیر و تاویل: ناطق اور اساس عالمِ دین کے آفتاب و ماہتاب ہیں، لہٰذا یہاں رات بھی روزِ روشن ہی کی طرح تابناک ہے، کیونکہ ظاہری چاند سورج سے بہت دُور رہے اور یہ اُس کے ساتھ ایک نہیں ہو سکتا کہ آفتابِ جہان تاب بن کر کائنات کو جگمگائے، لیکن دین کے شمس و قمر نورٌ علیٰ نورٍ کے مصداق ہیں (۲۴: ۳۵) نیز سورۂ قیامہ (۷۵: ۹) میں دیکھ لیں۔

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔

ترجمہ: اور سورج اور چاند جمع کر دئے جائیں گے۔

حکمت ۳۸۲: رحمان: نہایت مہربان

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ (۵۵: ۶)۔

ترجمہ: اور ستارہ اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔

تفسیر و تاویل: عالمِ شخصی کے حظیرۃ القدس میں ستارہ عقلِ کُلّ ہے اور درخت نفسِ کُلّ، دونوں اطاعت کے معنی میں خدا کے لئے سجدہ کرتے ہیں تاکہ جہانِ علم و معرفت کا نظام قائم رہے۔

حکمت ۳۸۳: رحمان: نہایت مہربان

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ (۵۵: ۷)۔

ترجمہ: اور آسمان کو خدا نے بلند کیا اور (اس میں) ترازو رکھی۔

تفسیر و تاویل: عالمِ شخصی کے آغاز میں آسمان اور زمین ملے ہوئے ہوتے ہیں (۲۱: ۳۰) پھر حق تعالیٰ روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ آسمان کو زمین سے الگ کر کے بلند

کر دیتا ہے، اور علم وحکمت کی ترازو زمین پر نہیں بلکہ آسمان پر رکھتا ہے تاکہ وہی شخص اس کو استعمال کرے جو وہاں تک جا سکتا ہے۔

حکمت: ۳۸۴ رَحْمَان: نہایت مہربان

آسمان کو زمین سے الگ کر کے بلند کر دینے کی دوسری تاویل یہ ہے کہ خدائے عزّ و جلّ ہر نبی اور ہر امام کو زمینِ دعوت سے ترقی دے کر آسمانِ علم وحکمت بنا دیتا ہے، جیساکہ ارشاد ہے: کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے ان کو جدا کر دیا (سورۂ انبیاء، ۲۱: ۳۰)۔

حکمت: ۳۸۵ رَحْمَة: رحمت، بخشش، مہربانی

ہر وہ نعمت جو روح کے لئے ضروری ہے:

سورۂ انبیاء (۲۱: ۱۰۷) میں ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: اے رسول! ہم نے تو تم کو کُلّ جہانوں (عوالمِ شخصی) کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حضرتِ امام جعفر الصّادق علیہ السّلام کے ارشاد کے حوالے سے اس حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ عالمین سے صرف انسان مراد ہیں، اور انسان تمام زمانوں میں پیدا ہوتے آئے ہیں، پس دورِ انبیاء کے لئے بھی اور دورِ ائمّہ کے لئے بھی خدا نے آنحضرتؐ کو رحمت کا خزانہ اور مرکز یا رحمتِ کُلّ بنا دیا ہے، لہٰذا حضورِ اکرم صلعم اپنے ارشادِ مبارک کے مطابق سیّد الانبیاء (تمام پیغمبروں کے سردار) ہیں اگر کوئی شخص کسی قوم کا صحیح معنوں میں سردار ہے تو وہ قولاً و فعلاً سردار ہوا کرتا ہے، یعنی

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حقیقی سردار وہ ہے جس سے قوم کو ہر گونہ فائدہ ہو۔

(از ہزار حکمت، ص ۲۲۱-۲۲۴)

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
جمعہ یکم جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ازدیوانِ نصیری

اُنے ذِکرُلو اُنے فِکرُلو اُنے عِشقے نَشَولو
بُٹ ہیشی بجے تھپ شاھرُوڈُم گوَن دُوارِس خا

ترجمہ: تیرے ذکر (یاد) تیری فکر اور تیرے عشق کے نشے میں بارہا میں نے شب بیداری کی، تا آنکہ صبح ہوگئی۔ اس لازوال حقیقت میں کیسی دائمی خوشی جاری و ساری ہے!

اِنے جاقلم قوَایتی کے الیس یٹِیے گُجرچی
ایرَ بَلشکی مَتھَن گن بِلہ گُلی الیس بیٹیے ورَچی

ترجمہ: اگر وہ (میرا محبوب) میرے قلم کو سفرِ تحریر کی دعوت دے تو میرا قلم اپنے سر کے بل چلنے لگے گا اگرچہ اس کے لئے سفر دُور و دراز ہے، لیکن وہ عشق کی مستی میں کیوں کر تھکے گا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
جمعہ یکم جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱

سوال - ۱ : آیا بہشت کی سب سے بڑی نعمت وہاں کی بادشاہی ہے؟

سوال - ۲ : جنّت کی بہت بڑی سلطنت کا نام قرآنِ پاک میں مُلکِ کبیر ہے؟

سوال - ۳ : اللہ تعالیٰ نے آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کو مُلکِ عظیم = بہت بڑی سلطنت عطا فرمائی ہے، کیا یہی روحانی سلطنت بہشت کی سلطنت بھی ہے؟

سوال - ۴ : قرآنِ حکیم میں حضرتِ ابراہیمؑ کا قول ہے: پس جو میری پیروی کرے تو یقیناً وہ مجھ سے ہے، تو کیا آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کے پیچھے پیچھے چلنے والے کل بہشت میں بادشاہ ہوں گے؟

سوال - ۵ : کیا قرآن (۲۴ : ۵۵) میں یہ واضح اشارہ ہے کہ بہشت میں خدا کی رحمتِ بے منتہا سے بہت سے بادشاہ ہوں گے؟

سوال - ۶ : آیا اللہ کی جانب سے جو خلافت ہے وہی سلطنت بھی ہے؟

سوال - ۷ : آیا مظہرِ نورِ خدا روحانیت اور بہشت کا شاہنشاہ ہے؟

سوال - ۸ : کیا بہشت میں علم و حکمت کی نعمت بھی ہے؟ اگر ہے تو کس طرح؟

سوال - ۹ : بہشت کا بہترین شغل کیا ہے؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

روزِ شنبہ ۲ ؍ جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط ۲:

سوال - ۱ : کیا یہ بات درست ہے کہ عارفانہ موت اور روحانی قیامت سے دنیا ہی میں بہشت کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے ؟

سوال - ۲ : آیا جنّت کی معرفت کا واضح اشارہ سورۂ محمدؐ میں موجود ہے ؟

سوال - ۳ : کیا خود شناسی، ربّ شناسی اور جنّت شناسی ایک ہی اعلیٰ مضمون ہے؟

سوال - ۴ : کیا قرآن کا باطنی مشاہدہ اور معرفت ممکن ہے ؟

سوال - ۵ : بصارت اور بصیرت میں کیا فرق ہے ؟

سوال - ۶ : کیا یہ کہنا درست ہے کہ بہشت میں تین قسم کی نعمتیں ہیں : لطیف جسمانی نعمتیں، روحانی نعمتیں اور عقلی نعمتیں ؟

سوال - ۷ : کیا بہشت کی بادشاہی میں یہ دنیا بھی شامل ہے ؟

سوال - ۸ : کیا بہشت میں ہر نعمت ممکن ہے ؟

سوال - ۹ : کیا اہلِ بہشت دنیا کا نظارہ کر سکتے ہیں ؟

سوال - ۱۰ : روح، روحانی اور فرشتہ میں کیا فرق ہے ؟

جواب : روح غیر مرئی ہے، روحانی اور فرشتہ بھی غیر مرئی ہے، تاہم خدا کے حکم سے مرئی بھی ہو سکتے ہیں، جیسے مریم سلام اللہ علیہا کے پاس فرشتہ بشری صورت میں آیا تھا۔

ن ـ ن ـ (حُبِّ علی) ہونزائی (الیس، آئی) روزِ شنبہ ۲ ـ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۳

سوال - ۱ : کیا بہشت کی معرفت عالمِ شخصی میں ہوتی ہے؟

سوال - ۲ : بحوالۂ ہزار حکمت (ح : ۲۵۸) جنّت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی، ہاں اس میں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی، جنّت کے اس قانون میں کیا کیا حکمتیں ہو سکتی ہیں؟

سوال - ۳ : کیا بہشت میں بیجان کاغذی تصویریں ہو سکتی ہیں؟

جواب :- نہیں ہرگز نہیں، کیونکہ وہاں ہر چیز عقل و جان کے ساتھ ہے، یہ کوئی عظیم راز ہے۔

سوال - ۴ : کیا اہلِ بہشت کے لئے ہر وہ نعمت حاضر ہو جاتی ہے، جس کو وہ چاہتے ہیں؟

سوال - ۵ : کیا جنّت میں ہر زبان کا مکمل ریکارڈ محفوظ ہے؟

سوال - ۶ : آیا بہشت میں ہر قسم کی معلوماتی سوال کا جواب مل سکتا ہے؟

سوال - ۷ : کیا ہر متقی کا نامۂ اعمال نورانی مووی میں ہے؟

سوال - ۸ : آیا ہر کامیاب شخص اپنا نامۂ اعمال دوسروں کو دکھا سکتا ہے؟

جواب :- جی ہاں، قرآن (۱۹:۶۹) میں دیکھیں۔

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
یک شنبہ ۳، جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۴

سوال - ۱: بحوالۂ سورۂ بقرہ (۲: ۲۵) ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، وہ کس طرح؟

جواب:- وہ جسماً لطیف پریوں کی طرح، روحاً پاک مومنات کی طرح اور عقلاً پاک دینی داناؤں کی طرح ہوں گی، اور ان کے شوہر بھی اسی طرح تین قسم کی پاکیزگی والے ہوں گے۔

سوال - ۲: حدیثِ شریف ہے: ہر مومن روحانی شہید ہے اور روحانی شہید کی بے شمار خوبیاں ہیں، اور ہر مومنہ حور ہے، ہر حور جسم میں پری کی طرح ہے، مگر روح اور عقل میں صفِ اوّل کی مومنہ کی طرح پاکیزہ ہے، کیا یہ وضاحت درست ہے؟

سوال - ۳: کیا اس حدیث میں یہ اشارہ نہیں ہے کہ ہر مومنہ درجۂ اوّل کی حور ہو جاتی ہے اور مومن کو روحانی شہید کا درجہ مل جاتا ہے؟

سوال - ۴: کیا بہشت میں جسمِ لطیف اور سدا نوجوانی ہے؟

سوال - ۵: کیا آپ نے قرآنِ حکیم میں بہشت کے مضمون کو خوب غور سے پڑھا ہے جو سرتاسر قرآنِ پاک میں پھیلا ہوا ہے؟ اگر نہیں تو آیئے اس باب میں کم سے کم ایک سورہ کو پڑھتے ہیں، وہ سورۂ واقعہ (۵۶) ہے، ترجمہ

آیات از ۳۵ تا ۳۸ : ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر (جسمِ لطیف میں) نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن، یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لئے ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(الیس۔آئی)
یک شنبہ ۳ ۔جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۵

سوال - ۱: عُرُبًا اَتۡرَابًا (۵۶: ۳۷) = اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن۔ یہ ایک بڑے عالم کا ترجمہ ہے، اس حوالے سے یہ پوچھنا ہے کہ قرآنِ حکیم میں جبکہ ہر چیز کا بیان ہے (۱۶: ۸۹) تو اس میں عشق کا بیان بھی ہے یا نہیں؟

سوال - ۲: یہ ہے کہ بہشت میں کوئی شوہر اور اسکی بیوی کس طرح عمر میں ہم سن ہوتے ہیں؟

جواب: اوّل: بہ اعتبارِ ازل تمام ارواح زمان سے ماوراء اور یکسان ہیں اور ان میں کوئی تقدیم و تاخیر نہیں۔

دوم: آدمؑ یا نفسِ واحدہ سے تمام روحیں ایک ساتھ پیدا ہوتیں ہیں۔

سوم: بہشت کی خلقِ جدید میں میاں بیوی کی عمر ایک جیسی ہوتی ہے۔

سوال - ۳: اوپر دو سوال ہو گئے، اب تیسرا سوال ہے کہ آیا بہشت میں حدودِ دین ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو وہ کن مثالوں میں ہیں؟

جواب: شوہر اور بیوی کی مثالوں میں ہیں، آپ بزرگانِ دین کی کتابوں میں حدودِ دین کی تاویل کو غور سے پڑھیں، آپ بہشت کی صرف ظاہری

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

شادی کو مانتے ہوئے علمی شادی کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں، علمی شادی سے کسی بہشتی قوم کو تعلیم دینا مراد ہے جس کی عقلی لذّت بڑی زبردست ہو سکتی ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
یک شنبہ ۳، جون ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ٦

سوال - ۱ : حُور کے لفظی معنی کیا ہیں؟ اور اسکی تاویل کیا ہے؟

جواب :- حُور = جنّت کی لطیف عورتیں = جنّت کی پری عورتیں، جو حُسن و جمال میں بے مثال ہیں۔

تاویل : جنّت میں کسی قوم پر علمی بادشاہی، اُس قوم کا اپنے علمی بادشاہ سے عشق و محبّت، اور دونوں طرف کی لذّت اور خوشی و شادمانی، یہ جنّت کی پری عورتوں سے شادی کرنے کی تاویل ہے۔

سوال - ۲ : اس حقیقت پر دلیل کیا ہے کہ بہشت میں دنیا کے تمام لوگ موجود ہوں گے، جن میں سے اکثر لوگ رعیّت کے طور پر ہوں گے، جن پر وہ خوش نصیب لوگ بادشاہ مقرر ہونگے جو علم الیقین رکھتے ہیں؟

جواب :- اس کی بہت سی دلیلیں ہیں، منجملہ ایک بہت بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ بہشت کا سارا نظام مُلکِ کبیر = بہت بڑی بادشاہی (٧٦ : ٢٠) کے تحت ہے، یعنی اس میں ایک شاہنشاہ ہے جو مظہرِ نورِ خدا ہے اور اسکے تحت مختلف درجات میں بہت سے سلاطین ہیں، اور ان کے تحت بہت سے حُکّام بھی ہیں، یہ بیان اُس ارشادِ نبوی کے مطابق ہے، جس میں حضورِ پاکؐ نے بنی عبد المطلب کو اطاعتِ رسولؐ کی دعوت دی تھی،

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

بحوالۂ دعائم الاسلام، جلدِ اوّل، پس اگر بہشت میں سلاطین ہیں تو ان کے لئے رعایا کا ہونا لازمی بات ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
پیر ۴، جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۷

سوال :- رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا : ترجمہ : تم میں سے ہر ایک راعی = چرواہا = سردار یعنی بحدِ قوّت بادشاہ ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیّت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس کی وضاحت کیا ہے؟

جواب :- ہر مسلمان = مومن بحدِ قوّت بہشت کا ایک بادشاہ = سُلطان ہے، پس اگر اس نے خدا کے عطا کردہ وسائل سے کام لیکر اپنی روحانی سلطنت کو حدِّ قوت سے حدِّ فعل میں نہیں لایا، اور اپنی رعیّت کو ضائع کر دیا، تو قیامت میں اس سے پُوچھ گُچھ ہوگی، پھر یہاں سے یہ حقیقت یقینی ہوگئی کہ بہشت میں مومن کی بادشاہی ممکن ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے : اے بنی عبد المطلب! میری اطاعت کرو تاکہ تم زمین (یعنی بہشت) کے بادشاہ اور حاکم ہو سکو (کتابِ دعائم، عربی، ص ۱۵، سطرِ آخری) ایسے سلاطین حضرتِ موسیٰؑ کے مومنین میں سے بھی ہوئے تھے (۵ : ۲۰) اگر تم نے اپنے عالمِ شخصی کو فتح کر لیا تو اسی کے ساتھ ساتھ کائنات بھی تمہارے لئے مسخّر ہوگئی، اب بفضلِ خدا تمہارا دینی کام ہر طرح سے مکمل ہوگیا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

پیر ۴ ؍ جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۸

سوال - ۱: حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ = خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں (۵۵:۷۲) اس آیت کی تاویل کیا ہے؟

جواب: ان حوروں سے حظیرۂ قدس کے خزانۂ غیب کے اسرار مراد ہیں، جو جدا جدا اوقات میں گوہرِ عقل کی صورت میں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ = وہ ایسی اچھوتی حوریں ہیں کہ ان کے شوہروں سے پہلے نہ کسی انسان نے ان کو چھوا ہے اور نہ کسی جن نے (۵۵:۷۴) یعنی یہ اسرارِ غیب ایسے اچھوتے، ناشنیدہ اور نادیدہ ہیں کہ ان کو نہ تو کوئی اہلِ ظاہر جانتا ہے اور نہ ہی کوئی اہلِ باطن، اس آیت کے ظاہر میں بھی ایک بڑا راز پوشیدہ ہے۔

سوال - ۲: قرآنِ حکیم میں لفظِ حُور (جمع) ہے واحد (حَوراء) نہیں، روح ہے ارواح نہیں، نور ہے انوار نہیں، غِلمان ہے غلام نہیں، اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: اس میں بہت سی حکمتیں ہیں، مثلاً لفظ حُور جمع ہے، اور بہشت میں جس

طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایان ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کی فراوانی کا ذکر ہو، جبکہ اسکی نعمتوں کا کوئی شمار ہی نہیں، ایک ہی روح میں سب روحیں رہتی ہیں، نور اگرچہ ایک ہے مگر اس میں بہت سے انوار ہیں، غلمان ایک بھی ہے اور سب بھی ہے۔

ن.ن.(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس.آئی)
پیر ۴ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۹

سوال - ۱ : جہاد کی کتنی قسمیں ہیں اور وہ کیا کیا ہیں ؟

جواب :- جہاد کی دو قسمیں ہیں : ایک جہادِ اصغر اور دوسرا جہادِ اکبر، جو اپنے نفس کے خلاف ہے، جہاد کی یہ دونوں قسمیں حدیثِ شریف سے ثابت ہیں، جہادِ اصغر ظاہری اور اس میں شہادت فوری ہے، جس میں ثواب ضرور ہے مگر مشاہداتِ باطنی کے لئے کوئی موقع نہیں، جبکہ جہادِ اکبر ایک بہت بڑا طویل تجرباتی عمل ہے، جس کے سلسلے میں ہر ضروری معرفت حاصل ہو جاتی ہے، اور یقیناً علمی بہشت کی معرفت بھی حاصل ہو جاتی ہے، پس سورۂ محمدؐ (۴۷ : ۴ - ۶) کا ارشادِ مبارک شہیدانِ جہادِ اکبر کی شان میں ہے، جن کو اللہ تعالیٰ علمی بہشت کی معرفت عطا فرماتا ہے۔

سوال - ۲ : علمی بہشت سے کیا مراد ہے ؟

جواب :- قرآن و حدیث میں جس جنّت کا ذکر فرمایا گیا ہے، اس کی ہر ہر نعمت کے پس منظر میں ایک علمی نعمت پوشیدہ ہے، لہٰذا یہ کہنا بجا ہے کہ بہشت سر تا سر علمی ہے، اور یہ بہشت کی سب سے اعلیٰ تعریف ہے، کیونکہ صرف خدا ہی علم سے برتر ہے اور باقی تمام چیزیں علم کے تحت ہیں، پس بہشت کی تمام تر نعمتیں علمی ہیں، اور اگر انسانی خواہشات کے مطابق کمتر

نعمتیں بھی ہیں تو وہ بھی علم کی بادشاہی کے تحت ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
منگل ۵ ؍جون ۲۰۰۱ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۱۰

سوال - ۱ : سورۂ قمر کے آخر (۵۴ : ۵۴ - ۵۵) میں ارشاد ہے :۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۔

ترجمہ : پرہیزگاران یقیناً باغوں اور نہروں میں ہونگے سچی (صدق کی) نشست میں بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے پاس ۔ اس ارشاد کی تاویل کیا ہے ؟

جواب :۔ جو مومنین حضرتِ ربُّ العزّة کے پاک و پاکیزہ معیار کے مطابق حقیقی معنوں میں مُتّقی ہیں، وہ بہشت کے باغوں = اسمائے عظام ، کلماتِ تامّات اور انوارِ تائیداتِ حُدُودِ علوی میں ہوں گے ، صِدق کی جگہ = حظیرۂ قدس میں ، بڑی قدرت والے بادشاہ کے پاس یعنی کبھی غریقِ نور اور کبھی قریبِ نور ۔

سوال - ۲ : کیا اسمائے بزرگِ خدا اور کلماتِ تامّات بہشت کے باغات ہیں ؟

سوال - ۳ : آیا عقلِ کُلّ ، نفسِ کُلّ ، ناطق اور اساس کے انوار نہروں کی طرح جاری و ساری ہیں ؟

ن ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس ۔ آئی)

منگل ۵ ۔ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۱

بہشت کی انتہائی عجیب و غریب نعمتیں:۔

پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزا میں ان کے لئے چھپا رکھا گیا ہے اس کی کسی شخص کو خبر نہیں (۳۲: ۱۷) یعنی اگرچہ بہشت پر کامل یقین رکھنے کی حد تک معرفت تو ہو سکتی ہے، لیکن اس کے تمام عجائب و غرائب کا احاطہ ممکن ہی نہیں، پس بہشت کی نعمتیں بے پایان و بے قیاس ہیں۔

اور یہاں بطورِ خاص ان نعمتوں کا ذکر ہے جن سے آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے، ممکن ہے کہ یہ نورانی تجلّیات کی گوناگون نعمتیں ہوں کہ خدا جنّت میں بہت سی پسندیدہ صورتوں میں دیدار دے سکتا ہے، اور اس کی ایک بہت بڑی دلیل ہے، وہ یہ کہ جو بھی بہشت میں داخل ہو جاتا ہے وہ اپنے باپ آدمؑ کی صورت پر ہو جاتا ہے، اور آدمؑ رحمان کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا، پس ممکن ہے کہ خدا تم کو اس شخص کی صورت میں دیدار دے جس کو تم پسند کرتے ہو، کیونکہ وہ بہشت میں ہے اور اپنے باپ آدمؑ کی صورت پر، اور آدمؑ رحمان کی صورت پر تھا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
منگل ۵۔ جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۲

سوال۔ ۱: بہشت میں کتنی قسم کی نعمتیں ہیں؟

جواب:۔ انسان کی ہستی تین چیزوں کا مجموعہ ہے، وہ تین چیزیں آج جسمِ کثیف، روح اور عقل ہیں، کل بہشت میں بھی یہی بات ہے، مگر وہاں جسمِ کثیف کی جگہ جسمِ لطیف ہوگا، پس بہشت میں تین قسم کی نعمتیں ہوں گی: لطیف جسمانی، روحانی اور عقلی۔

یاد رہے کہ بہت سے لوگ صرف جسمِ کثیف ہی کو جانتے ہیں مگر جسمِ لطیف کو نہیں پہچانتے ہیں، جس کی وجہ سے قرآن میں بہشت کی اکثر نعمتوں کی مثال اس دنیا کی چیزوں سے دی گئی ہے، حالانکہ ہر ایسی چیز تاویلاً کوئی لطیف شئ ہے، جیسے ارشاد ہے کہ بہشت میں شراب ہے، دانا جانتا ہے کہ یہ عشقِ سماوی کی مثال ہے جو دنیا کی شراب کے مقابلے میں انتہائی اعلیٰ وارفع، بیحد لذیذ اور بہت ہی پاک و پاکیزہ ہے، اگر بہشت میں یہی مادّی چیزیں ہوتیں تو پھر بہشت اور دنیا کے کسی امیر ملک کے درمیان کیا فرق ہوتا؟ مگر حقیقت ایسی نہیں ہے۔

سوال۔ ۲: سورۂ واقعہ (۵۶: ۸۸-۸۹): فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ۔

ترجمہ وتاویل؟

جواب :۔ ترجمہ وتاویل: پس اگر وہ مقربین میں سے ہے تو اس کیلئے پیشگی انعام مشاہدۂ روح، تجربۂ خوشبو اور نعمتوں سے بھری ہوئی جنّت کی معرفت ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
بدھ ۶؍جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۳

سوال۔ : آیا بہشت کی تمام نعمتوں کے باب (بارے) میں کوئی معلوماتی کلیّہ بھی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں، بہت سے کلیّے ہیں: پہلا کلیّہ امامِ مبینؑ ہے، یعنی اگر تم کو امامِ مبینؑ مل جاتا ہے تو بہشت کی تمام نعمتیں اور سب کچھ مل سکتا ہے، کیونکہ امامِ مبینؑ میں کائناتی بہشت کی ہر چیز موجود ہے، دوسرا کلیّہ قانونِ خزائن (۱۵: ۲۱) ہے، اس کا تعلق بھی امامِ مبینؑ سے ہے، تیسرا کلیّہ قانونِ تسخیر (۳۱: ۲۰) ہے، جس کے مطابق اللہ نے تم کو سب کچھ دے رکھا ہے، اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں، قانونِ تسخیر پر کئی آیات ہیں، چوتھا کلیّہ اِدْمَا سن اِپی ہے، یعنی کوئی نعمت غیر ممکن نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس، آئی)

بدھ ۶، جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۱۴

سوال - ۱ : کیا بہشت کائنات کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے (۵۷ : ۲۱ ؛ ۳ : ۱۳۳) مگر روحانی قیامت کے وقت اسے نزدیک لائی جاتی ہے ؟

سوال - ۲ : بہشت کس طرح اور کہاں نزدیک لائی جاتی ہے ؟

جواب :- قیامت کے دن کائنات (جس میں بہشت ہے) لپیٹ کر متّقین کے عالمِ شخصی میں رکھ دی جاتی ہے (۲۶ : ۹۰ ؛ ۵۰ : ۳۱)۔

سوال - ۳ : کائنات امامِ مبین میں لپیٹی جاتی ہے ؟ یا متّقین کے عالمِ شخصی میں ؟

جواب :- روحانی قیامت میں امامِ مبینؑ کا نور متّقین کے عالمِ شخصی میں طلوع ہو جاتا ہے۔

سوال - ۴ : آیا کائنات منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں لپیٹ لی جاتی ہے ؟

جواب :- جی ہاں، اور حظیرۂ قدس میں بھی، اور یہی معجزۂ تسخیرِ کائنات بھی ہے۔

سوال - ۵ : کیا ایسی قیامت میں ساکنانِ ارض و سماء کو زبردستی سے خدا کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے ؟

جواب :- جی ہاں، جی ہاں۔

سوال - ۶ : سورۂ رعد (۱۳ : ۱۵) میں ارشاد ہے : وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا ۔ اللہ تعالیٰ ہی کو

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ارض وسمار کے ساکنان خوشی سے یا زبردستی سے سجدہ کرتے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

سوال ۔۷: آیا روحانی قیامت ہی اللہ کی وہ بہت بڑی زبردست دعوت ہے جس سے آسمان وزمین کی کوئی بھی مخلوق انکار نہیں کرسکتی ہے؟

جواب :۔ جی ہاں، یہ بات بالکل درست اور یقینی حقیقت ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(الیس۔آئی)
پنج شنبہ ۷ ، جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۵

سوال - ۱: بہشت کی معرفت کتنے درجوں میں ہے؟ اور ان درجوں کے کیا نام ہیں؟

جواب: ہر معرفت کے تین درجات ہیں: علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔

سوال - ۲: خداوندِ قادرِ مطلق نے تمام چیزیں امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھی ہیں، کیا بہشت بھی امامِ مبینؑ میں ہے؟

جواب: جی ہاں، یقیناً بہشت بھی امامِ مبینؑ میں ہے، لہٰذا امام شناسی ظاہراً و باطناً بہشت کی معرفت ہے۔

سوال - ۳: اللہ تعالیٰ کس طرح تمام حقائق و معارف کو امامِ مبینؑ میں گھیرتا ہے اور کس عدد میں گنتا ہے؟

جواب: کائنات کی بے شمار اشیاء کو کلماتِ تامات میں محدود کرتا ہے پھر ان کو کلمۂ کن میں بھی اور جوہر یعنی گوہر میں بھی ایک کر کے عددِ واحد میں شمار کرتا ہے۔

سوال - ۴: امامِ مبینؑ کا جنت سے کیا رشتہ ہے؟

جواب: وہ بہشت کی جان = روح ہے، زندہ دار السلام ہے، یا بہشتِ مجسّم ہے، وہ نورِ خُلدِ برین ہے۔

سوال ۔ ۵: روح الایمان اور بہشت کا کیا رشتہ ہے؟

جواب:۔ روح الایمان خود بہشت میں مست ہے اور اُس کا سایہ زمین پر چلتا پھرتا ہے، جیسا کہ یہ شعر ہے:۔

تن چُو سایہ بر زمین و جانِ پاکِ عاشقان
در بہشتِ عَدْن تجری تحتِہَا الانہار مست

(مولانا رومی)

ترجمہ: جسم سائے کی طرح زمین پر ہے اور عاشقوں کی پاک روح اُس جنّتِ عدن میں مست ہے جس کے تحت نہریں بہتی رہتی ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
پنج شنبہ ۷، جون ۲۰۰۱ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۶

سوال - ۱ : ہر عاشقِ صادق دیدارِ اقدس کے باب میں پوچھنا اور جاننا چاہتا ہے، کیا آپ قرآن و حدیث اور علمِ روحانی کی روشنی میں دیدارِ نورِ پاک کا کوئی بیان کر سکتے ہیں؟

جواب :- اِن شاء اللہ، حدیثِ شریف میں ہے کہ ہر چیز کی ایک سردار ہوتی ہے، پس جنّت کی تمام نعمتوں کی سردار رُؤیت = ملاقات = دیدار = لِقاء ہے، جب آپ اس حقیقت پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں کہ امامِ مبینؑ میں تمام اسرارِ الٰہی موجود ہیں تو اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ خداوندِ تعالیٰ کا دیدار و معرفت بھی امامؑ ہی میں موجود ہے۔

سوال - ۲ : ہم کس طرح آئینۂ امامِ مبینؑ میں بہشت اور دیدارِ الٰہی کی سب سے بڑی نعمت کو دیکھ سکتے ہیں؟

جواب :- دینِ حق میں ہدایت کی کوئی کمی ہرگز نہیں، لہٰذا تم حقیقی معنوں میں خدا، رسولؐ اور امامِ زمانؑ کی اطاعت کرو، اور امامِ زمانؑ کے عشق کا سہارا لو، اور بتدریج آگے بڑھو کامیابی ہوگی، یاد رکھو! قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ دیدار کا ذکر ہے، کیونکہ قرآن علمی بہشت کا معجزہ ہے، اس میں تم جو نعمت چاہو وہی سامنے آئے گی۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی) جمعہ ۸، جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۷

سوال - ۱ : آیا صراطِ مستقیم کے آغاز سے لیکر منزلِ مقصود تک خدا جہاں جہاں چاہے اپنے سالکِ عاشق کو دیدار دے سکتا ہے؟ جبکہ قرآنی ارشاد ہے کہ حضرتِ ربّ صراطِ مستقیم پر ہے (۱۱: ۵۶)؟

سوال - ۲ : آیا اللہ کے ناموں میں سے ایک نام النّور ہے؟

جواب :۔ جی ہاں۔

سوال - ۳: کیا اس میں دکھانے اور دیکھنے (دیدار) کے معنی نہیں ہیں؟

جواب :۔ کیوں نہیں۔

سوال - ۴: کیا خدا کا ایک اسم الظّاھر نہیں ہے؟

جواب :۔ کیوں نہیں، اس میں بھی دیدار کے معنی ہیں۔

سوال - ۵: کیا اللہ کا ایک اسمِ صفت الشّھید نہیں ہے؟

جواب :۔ جی ہاں، الشّھید بھی خدا کے ناموں میں ہے، جس کے معنی ہیں: حاضر = گواہ، پس اس میں بھی رُؤیت = دیدار کے معنی ہیں۔

سوال - ۶ : آیا قرآن میں جہاں جہاں نور کی تعریف آئی ہے وہاں دیدار کا اشارہ ہے؟

جواب :۔ جی ہاں، جی ہاں۔

سوال -۷: کیا سورۂ لقمان (۳۱ : ۲۰) میں اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا عظیم فرمان موجود نہیں ہے، جس میں غور کرنے سے ساری مایوسیاں ختم ہو جاتی ہیں، اور اس میں بے شمار نعمتوں کی ایک طوفانی بشارت ملتی ہے؟

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
جمعہ ۸۔ جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۱۸

سوال ۔ ۱ : سورۂ قیامہ (۷۵ : ۲۲-۲۳) میں ارشاد ہے: وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ

ترجمہ : اُس روز کچھ چہرے تروتازہ ہونگے، اپنے ربّ کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اس کی کیا تاویل ہے؟ اور یہ پاک دیدار کس مقام کا ہے؟

جواب :۔ یہ آیۂ مبارکہ انتہائی بلندی کے دیدارِ اقدس سے متعلق ہے، کیونکہ کلامُ اللہ نے جن چہروں کو تروتازہ قرار دیا، وہ ازل ہی کی طرح صورتِ رحمان ہو چکے ہیں، بالفاظِ دیگر فنا فی اللہ ہو گئے ہیں، یہ مقامِ حظیرۂ قدس = عالمِ وحدت ہے، جہاں یک حقیقت ہے، فی الحال یہ تاویل کافی ہے۔

سوال ۔ ۲ : کیا فنا فی الامامؑ فنا فی الرّسول بھی ہے اور فنا فی اللہ بھی؟

جواب :۔ جی ہاں، کیونکہ امامِ مبینؑ میں تمام اعلیٰ حقائق و معارف موجود ہیں۔

سوال ۔ ۳ : آیا ہم بیانِ بالا کی روشنی میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ صورتِ رحمان وہ خزانۂ بہشت یا خزانۂ غیب ہے، جہاں سے انسانی صورتیں عالمِ انسانی میں آتی رہتی ہیں؟ اور تمام لوگوں میں سے جو جو فنا فی الامامؑ ہو جاتے ہیں وہ بہشت میں داخل ہو کر صورتِ رحمان پر ہو کر اپنی اصل سے واصل ہو جاتے ہیں؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعہ ۸ ۔ جون ۲۰۰۱ء

بہشت سے متعلق سوالات

قسط: ۱۹

سوال - ۱ : سورۂ فرقان (۲۵) کی آیت ۷۴، بحوالۂ کتابِ دعائم، جلدِ اوّل، عربی، صہ ۲۴ - ۲۵، ائمۂ آلِ محمدؐ کی شان میں ہے، کیا آپ اس کا ترجمہ اور تاویلی حکمت بیان کریں گے؟

جواب :- اِن شاءَ اللہ، ترجمہ : اور جو لوگ (ائمۂ طاہرینؑ) دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی ذُرّیّت (ذراتِ روح) سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا یہ آیۂ کریمہ ائمۂ آلِ محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے جس میں حضراتِ ائمہ علیہم السّلام کے فرزندانِ جسمانی اور فرزندانِ روحانی کے حق میں دعا ہے کہ وہ اللہ کی توفیق سے اپنے باپ امامؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو سکیں!

سوال - ۲ : امام علیہ السّلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک فرزندِ جسمانی ہے یا فرزندِ روحانی؟

جواب :- دونوں کے لئے یکسان دعا ہے، اگر مانا جائے کہ ستّر ہزار کائناتی بہشتیں ہیں تو پھر غور کرنا ہوگا، اور آیتِ استخلاف (۲۴ : ۵۵) میں بھی چشمِ بصیرت سے دیکھنا ہوگا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

ہفتہ ۹، جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت سے متعلق سوالات

قسط : ۲۰

سوال - ۱ : قرآنِ حکیم سورۂ نحل (۱۶: ۹۷) کا مفہومِ حکمت ہے کہ حقیقی مومن یا مومنہ کی موت اختیاری ہو یا اضطراری، بہرحال وہ حیاتِ طیّبہ (الطیف ہستی = جسمِ لطیف) میں زندہ ہو جائیں گے۔ آیا حیاتِ طیّبہ (پاکیزہ زندگی) مومنین و مومنات کی بہشت کی زندگی ہے؟ **جواب :** جی ہاں۔

سوال - ۲ : اگر بہشت میں جسمِ لطیف ہے تو اس کی غذا کیا ہے؟

جواب :۔ بہشت میں جسمِ لطیف کی غذا خوشبوئیں ہیں۔

سوال - ۳ : جب سورۂ محمد (۴۷: ۶) کے مطابق دنیا ہی میں بہشت کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے تو پھر کیا جسمِ لطیف اور جنّت کی خوشبو کی معرفت ممکن نہیں ہے؟

جواب :۔ کیوں نہیں، اہلِ معرفت نے جسمِ لطیف کو دیکھا اور پہچانا ہے، اور بہشت کی خوشبوؤں کا تجربہ کیا ہے۔

سوال - ۴ : معرفت سب سے پہلے انبیاء و اولیاء علیہم السّلام کو حاصل ہوتی ہے، کیا قرآنِ پاک میں غذائے لطیف کا کوئی اشارہ موجود ہے؟

جواب :۔ جی ہاں، سورۂ مومنون (۲۳: ۵۱) میں یہ ذکر موجود ہے کہ غذائے لطیف کا تجربہ سب سے پہلے انبیاء علیہم السّلام کو ہوتا ہے، شاید میں نے دو یا ایک جگہ اس معجزے کا ذکر کیا ہے۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) یک شنبہ ۱۰ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نعتِ حضرتِ خاتمُ الانبیاءؐ

مُخمّس

وہ پیغمبرِ خاصِ خدا　　وہ بادشاہِ انبیاءؐ
وہ نورِ پاکِ اولیاءؑ　　یعنی مُحمّد مُصطفٰےؐ
صَلّوا علیہ وَآلہٖ

وہ رَحمۃٌ لِّلعالمین　　وہ ھادیٔ دُنیا و دین
وہ سب حسینوں سے حسین　　وہ مَہ جبین وہ نازنین
صَلّوا علیہ وَآلہٖ

خیرُ البَشر اُن کا لقب　　اور ھاشمی اُن کا نسب
شاہِ عجم فخرِ عرب　　یعنی مُحمّد مُصطفٰےؐ
صَلّوا علیہ وَآلہٖ

قُرآن کونِ معجزات　　ہے چشمۂ آبِ حیات
تیری ہے ساری کائنات　　اے سیّدِ عالی صِفات!
صَلّوا علیہ وَآلہٖ

اے تاجدارِ دُو جہان!　　تُو نور کا ہے آسمان
ہر لحظہ تُو ہے ضَوفِشان　　یعنی مُحمّد مُصطفٰےؐ
صَلّوا علیہ وَآلہٖ

جانِ نصیرِ بے نوا   تیرے غلاموں سے فدا
محبوبِ ذاتِ کبریا   یعنی مُحمّد مُصطفا
صَلّوا علیہ وَآلہٖ

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
یک شنبہ ۱۰ جون ۲۰۰۱ء

ISWLS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فیُوض و برکات

قسط: ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاَسۡمَاۤئِكَ الۡحُسۡنٰی۔

اے اللہ! میں تیرے اسمائے عظام اِلاسماءُ الحسنیٰ یعنی اسمِ حیّ و ناطق کی حُرمت سے تجھ سے سوال کرتا ہوں = بھیک مانگتا ہوں کہ تو مجھے توفیق و ہمت عطا فرما تاکہ میں = ہم تیرے بے شمار احسانات کا شکر کرتے رہیں!

اے عالمُ الغیب! تجھ سے احوالِ قلوب کب پوشیدہ ہیں ہائے کاش! ہمارا قلبِ ضعیف وزارِ شکرگزاری میں بار بار روتا رہتا! ہماری جان روتی رہتی! اس کے لئے کیا ہو سکتا ہے؟

میرا سلام ہو اُس ملک پر جس میں یہ بندہ کھویا ہوا مسافر تھا! خود گُم ہوتے ہوتے ص کا وہ علم ملا جس کا اشارہ فرمایا گیا تھا، یہ واقعہ بالکل ایسا ہے جیسے ایک غریب مسافر کسی بہت بڑے بیابان میں گُم ہو گیا، وہ وہاں سے نکلنے کے لئے تگ و دو کر رہا تھا کہ یکایک ایک بہت بڑا خزانہ مل گیا، اس میں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ وہ عالمِ شخصی میں تھا، پھر میں آخری چلّہ کو کیوں یاد نہ کروں!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
منگل ۱۲، جون ۲۰۰۱ء

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نقُوش اور فیُوض و برکات

قسط: ۲

یہ چلّہ میرے اپنے پروگرام کے تحت نہ تھا، بلکہ یہ ایک قدرتی آزمائش تھی جو تقریباً چالیس دن پر محیط تھی، جس کے جواہر گرانمایہ میرے دائرۂ نظم و نثر میں بکھرے ہوئے ہیں، اگر مجھے اس چلّہ کے انتہائی عجیب و غریب تجربات حاصل نہ ہوتے تو میں رُوحانی سائنس کا نام ہی نہ لیتا، مگر ایسی کوئی بات نہیں، اِن شَاءَ اللّٰہ اب عنقریب کسی نہ کسی صورت میں روحانی سائنس کا ظہور ہوگا۔

قرآنِ حکیم کی پیش گوئی کے مطابق روحانی سائنس کا زمانہ آچکا ہے، یہ حقیقت ہے کہ یُو۔ الیف۔ اوز زمانۂ قیامت کے معجزات میں سے ہیں، اگر یہ سچ مچ معجزہ ہیں تو یہ تاویل کے لئے سب کچھ ہیں۔

قانونِ فطرت وہ ہے جو ایک خاص مدّت میں ریشم کے کیڑے کو پروانہ بنا دیتا ہے، مگر وہ مدّت مجھے معلوم نہیں، لیکن رُوحانی سائنس کی روشنی میں آج آپ کو قرآن اور اسلام کا ایک عظیم راز بتا دیتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حضرتِ موسیٰؑ نے کوہِ طور پر ۴۰ دن تک دنیا کی کوئی غذا نہیں کھائی، مگر ان کو ہر قسم کی خوشبو کی صورت میں غذائے لطیف سونگھنے کو ملتی رہتی تھی، جسکے نتیجے میں آپ کا جسمِ لطیف مکمل ہو کر آپ کے اندر سے ظاہر ہوا، اسکا آسان نام تو جسمِ لطیف ہی ہے، مگر اور بھی بہت سے نام ہیں، کیونکہ اس کے بہت سے ظہورات ہیں، انبیاء علیہم السّلام کا نمونۂ عمل سب کے لئے ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) منگل ۱۲؍ جون ۲۰۰۱ء

آخری چلّہ

کے اَن مٹ نُقُوش اور فُیُوض و برکات

قسط: ۳

اللہ تعالیٰ ارحم الرّاحمین کے فضل و کرم سے اس بندۂ ناچیز کو اُس چلّۂ مبارک سے روحانی سائنس کی بہت سی معلومات حاصل ہوئیں، خزائنِ الٰہی (۱۵: ۲۱) میں کیا نہیں سب کچھ ہے، مگر ہر چیز کے آنے کا ایک خاص وقت بھی ہے شرائط بھی ہیں، اور مقدار بھی، پس خدا کے خزانے میں غذائے لطیف کی کوئی کمی نہیں، مگر جہادِ اکبر میں کامیاب ہو جانا بہت مشکل ہے۔

اگر خدا خود تقریباً چالیس دن تک میری خوراک نہ رکواتا، یا بہت محدود نہ کرواتا، تو خدا کی قسم میں اس چلّہ کے فیوض و برکات سے بالکل محروم رہ جاتا، کیونکہ میں اپنی مقررہ غذا سے ایک لقمہ بھی کم کرنے والا آدمی نہ تھا، لیکن یہ میرے مالک کی زبردست مہربانی تھی کہ اس نے تقریباً ۴۰ دن تک لطیف غذائیں بھیجیں، یعنی طرح طرح کی خوشبوئیں، اس میں بھی اسرار اندر اسرار ہیں۔

یوں ہوتا تھا کہ روحانی مجھ سے پوچھ لیتا کہ بولو کس چیز کی خوشبو چاہتے ہو، ایسا لگتا تھا کہ برقی ذرّات سے بھی چھوٹے چھوٹے جنّات تھے، وہ بہت دُور سے خوشبوئیں لانے کی خدمت انجام دیتے تھے، لیکن اس کا اصل راز کچھ اور ہو سکتا ہے میرا خیال ہے کہ یہ بہشت کی ابداعی قوت ہو سکتی ہے۔

یہاں سے اس سوال کا جواب بھی خود از خود مل جاتا ہے کہ جنّ و پری جو

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اجسامِ لطیف ہیں ان کی غذا کیا ہے؟ ان کی غذا خوشبو ہے، خوشبو دراصل خزانۂ غیب میں ہے جو کلمۂ کُن کے تحت ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
منگل ۱۲، جون ۲۰۰۱ء

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نقُوش اور فیُوض و بَرکات

قسط: ۴

سب سے پہلے اس قانون کو قبول کرنا پڑے گا کہ ہر چیز کی روح ہوتی ہے، پس ہر پھول، پھل، جڑی بوٹی، اور خوشبودار درختوں میں ایک خاص غذائی روح ہے، یا ایک جوہر = ست ہے، الغرض یہ روحیں حیوانی نہیں بلکہ نباتاتی ہیں، لہٰذا یہ پاکیزہ ہیں اس غذائے لطیف کا معجزہ اور تجربہ سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوتا ہے، سورۂ مومنون (۲۳: ۵۱) میں غور سے دیکھیں: الطَّیِّبٰت = پاکیزہ چیزیں، یہ غذاہائے لطیف ہیں، اللہ نے اپنے پیغمبروں پر اس معجزے کا احسان فرمایا تھا، اس حوالے میں وہی ذکر ہے، میں نے میزان الحقائق میں اس کا ذکر کیا ہے۔

انہی قیدِ تنہائی کے ایام میں ایک دفعہ رات کے پہلے حصّے میں حضرتِ قائم (روحی فداہٗ) کا معجزاتی ظہور ہوا، کائناتی نور کے لئے در و دیوار جیسی چیزوں کی کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے، حضرت کے ایک دستِ مبارک میں سنگین کے ساتھ رائفل تھی اور دوسرے میں ٹارچ، یہ میرے لئے اشارہ تھا کہ یہی وہ امامِ آخرین ہے جو صاحبِ حربِ قیامت بھی ہے اور حاملِ نور بھی، اور اس بندۂ ہیچ (NOTHING) کی کیا حالت تھی؟ مردۂ زندہ نما، یہ بات سچ ہے، کیونکہ ایسے میں عاشق معشوق میں فنا اور منتقل ہو جاتا ہے، میں آئندہ اس کی تفصیل بتاؤں گا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

بدھ ۱۳۔ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فُیُوض و بَرَکات

قسط: ۵

قرآنِ حکیم کے زبردست حکمت والے کُلّیات میں سے ایک کُلّیہ یہ بھی ہے کہ ہر چیز ایک دائرے پر گردش کر رہی ہے، چنانچہ ہم نے بڑے بڑے کائناتی دائرے تو ابھی نہیں دیکھے، مگر بہت سے چھوٹے چھوٹے دائروں کو خوب غور سے دیکھا مثلاً دائرۂ دانۂ گندم کو، دائرۂ درختِ خوبانی کو، دائرۂ مرغی اور انڈے کو، دائرۂ انسان اور نطفے کو، اور دائرۂ پروانۂ ریشم کو، ان تمام دائروں میں جہاں روح ہے (نباتی، حیوانی، انسانی) اُس میں قانونِ غذا ایک جیسا نظر آتا ہے، وہ ہے غذا کی تبدیلی اور کمی و بیشی۔

انسان کا مُجرّد ذرۂ روح سب سے پہلے خزینۃ الارواح سے پشتِ پدر میں آتا ہے، جہاں اس کو نطفے میں ڈال کر جرثومۂ حیات بنایا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ ایسے بے شمار جرثومے ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی خوش نصیب جرثومۂ حیات رحمِ مادر میں پہنچ سکتا ہے، اور اس کے بہت سے ساتھی ناکام ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں، اہلِ زمانہ کے لئے روحانی پیدائش بھی بالکل اسی طرح مشکل بلکہ ناممکن ہے مگر اللہ وہ بادشاہ ہے جو ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔

بات غذا کی تبدیلی سے متعلق ہے، پس سوال ہے کہ جرثومۂ حیات کی پرورش رحمِ مادر میں کس غذا سے ہوتی رہتی ہے؟ اور یہ بھی پوچھنا ہے کہ جب عورت

کے شکم میں کوئی حمل ٹھہرتا ہے تو اس کا حیض وقتی طور پر بند ہو جاتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ آیا یہ بات درست ہے کہ یہ خون گندہ ہو جانے سے پہلے ہی جنین یہ پیٹ کے بچے کے جسم کا حصّہ بن جاتا ہے۔

ن۔ن۔(حبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
بدھ ۱۳، جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فیُوض و بَرکات

قسط : ٦

جن چھوٹے چھوٹے دائروں کا ذکر ہوا ان سب میں قدرتِ خدا کے عجائب و غرائب ضرور ہیں، پھر بھی بظاہر دائرۂ پروانۂ ریشم زیادہ حیرت انگیز لگتا ہے کیونکہ وہ نصف دائرے میں کیڑا ہے اور نصفِ دیگر میں پروانہ = پرندہ ہے، تاہم آیئے ہم ایک بار پھر دائرۂ انسان کو خوب غور سے دیکھتے ہیں کہ یقیناً انسانی روح کا ذرّۂ مجرّد خزینۃ الارواح سے پشتِ پدر میں آتا ہے، لیکن جاننا ہے کہ خزینۃ الارواح کیا ہے؟

جواب: نفسِ واحدہ = انسانِ کامل = آدمِ زمانؑ = امامِ مبینؑ۔

کیا امامؑ کے پاس جثۂ ابداعیہ نہیں ہے؟ کیا امامؑ فرشتۂ ارضی نہیں ہے؟ کیا امامؑ کا جسمِ لطیف نہیں ہے؟ کیا قصۂ طالوتؑ کے مطابق امامؑ جسماً و علماً کائنات پر بسیط و محیط نہیں ہے؟ اگر ان جیسے تمام سوالات کا جواب نفی میں نہیں بلکہ اثبات میں ہے، تو پھر پروانۂ ریشم کے دائرے سے بھی زیادہ حیرت انگیز دائرہ انسانی دائرہ ہے، کیونکہ انسان ایسے امامؑ کا روحانی فرزند ہے جس کے پاس کُل کائنات میں پرواز کرنیوالا نوری بدن (جثۂ ابداعیہ) ہے، بالآخر فرزند کو باپ ہی کی طرح ہو جانا ہے، اور دائرے کی تاویلی حکمت یہی ہے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائیؔ (ایس۔آئیؔ)

بدھ ۱۳۔ جون ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نقُوش اور فیُوض و برکات

قسط: ۷

اُطلُبُوا العِلمَ وَلَو بِالصِّین = علم کو طلب کرو اگرچہ تمہیں اس کے لئے چین جانا پڑے۔ اس حدیثِ شریف میں بڑی دُور رَس حکمت ہو سکتی ہے، مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہ = جو بحقیقت خدا ہی کا ہو جاتا ہے تو خدا بھی اسی کا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اُس وقت حکمت کو نہیں سمجھا تھا، لیکن بعد میں سمجھ لیا کہ میرے چین جانے کا پروگرام زمانۂ ماضی ہی میں بن چکا تھا، الحمدُ لِلّٰہِ علیٰ مَنِّہٖ وَاِحسانہٖ۔

پس یہ حقیقت ہے کہ آخری چلّہ میں میرے لئے اَن مٹ نقوش اور بے شمار نعمتیں تھیں، ہر چند کہ صرف خدا ہی نامۂ اعمال میں تمام چیزوں کو گھیر لیتا ہے، میں ایک انسان ہوں اور انسان بہت سی چیزیں بھول جاتا ہے، مگر خدا و رسولؐ بھول نہیں جاتے ہیں۔

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے ان ارشادات کو بار بار پڑھیں جو روحانی ترقی سے متعلق ہیں، تاکہ آپ کو یقین آئے کہ مومن جو مولاؑ کا عاشق ہو وہ بہت ترقی کر سکتا ہے، وہ انبیاؑ و اولیاؑ کے پیچھے پیچھے چل کر بہت ترقی کر سکتا ہے، آپ قرآن کو حکمت کے ساتھ پڑھیں، اور انسان کی امکانی ترقی کو دیکھیں، ساتھ ہی ساتھ امامِ زمانؑ کی خصوصی ہدایات پر عمل کر کے دیکھیں۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آپ از خود کوئی چلہ وغیرہ نہ کریں، آپ کی نجات جماعت خانہ ہی میں ہے، میرا چلہ کوئی ظاہری چلہ نہ تھا، بلکہ یہ ایک آزمائش کا زمانہ تھا جس پر پردہ ڈالنے کی خاطر میں نے چلہ کہا، اور اس کے عظیم معجزات کو حجاب میں رکھا، میرے لئے یہی طریقہ بہتر تھا، پھر بھی جو باتیں ممکن ہوں میں آپ کو بتاؤں گا، اِن شاءَ اللہ تعالیٰ۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جمعرات ۱۴؍ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نقُوش اور فیُوض و بَرکات

قسط : ۸

سوال ۔ ۱ : آپ روحانی سائنس کی روشنی میں ہم کو یہ بتائیں کہ جنّ، انسانِ لطیف، روحانی، مُؤکل اور جسمِ لطیف میں کیا فرق ہے ؟

جواب :۔ یہ ایک ہی مخلوق کے چند نام ہیں، اس لئے کوئی فرق نہیں۔

سوال ۔ ۲ : آپ جِنّ کے تذکرے سے بہت خوش ہوتے ہیں، آخر کیوں ؟

جواب :۔ وہ مومن جنّ حدودِ دین میں سے ہوتا ہے، جو ہمارے اور آپ کے کاموں کو انجام دیتے رہتے ہیں۔

سوال ۔ ۳: کیا آپ نے سورۂ رحمان کو غور سے نہیں پڑھا ہے ؟ کیا اس سورہ کی حکمت سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ اللہ کی تمام نعمتوں میں جنّ و انس ایک ساتھ ہیں ؟

جواب :۔ جی ہاں، اصلاً یہ ایک ہی مخلوق ہے، مگر لطیف و کثیف کا فرق ہے، پس یہ انسان ہی ہے جو کبھی کثیف و مرئی ہو جاتا ہے اور کبھی لطیف و غیر مرئی، پھر عجب نہیں کہ ان کے درمیان شادی بیاہ کا رشتہ بھی ہو۔

آپ بھول نہ جائیں کہ جِنّ کا اصل ترجمہ پری ہے، یعنی جِنّ = پری انسان کی ایک ترقی یافتہ قوم ہے جس کے مرد و زن دونوں بے حد حسین ہیں، کیونکہ لطیف اور خلقِ جدید ہیں، پس میں بفضلِ خدا جنات کو پری قوم مانتا

ہوں، اور میں ان کی معرفت رکھتا ہوں، الحمدُ لِلّٰہ۔

قرآنِ حکیم میں اسرارِ حکمت کی بڑی فراوانی ہے، اور اسرار کیلئے حجابات کا ہونا لازمی ہے، پس لفظِ جنّ اکثر حجاب کا کام دیتا ہے، ویسے بھی جِنّ کے لفظی معنی پوشیدہ کے ہیں۔

ن۔ن۔ (مُحبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۴۔ جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چِلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فُیُوض و بَرَکات

قسط: ۹

سوال : آیا معجزات حیران کُن ہوا کرتے ہیں؟

جواب : جی ہاں۔

سوال : معجزۂ خوشبو میں کس قسم کی حیرت تھی؟

جواب : اس میں یہ حیرانی تھی کہ یہ خوشبو دراصل کہاں سے آتی ہے! کیا اس کو جنّات کسی دور و دراز مقام سے لے کر آتے ہیں! یہ جنّات ذرّات کی طرح چھوٹے چھوٹے! ہمارا تصورِ جنّات کے بارے میں کچھ اور تھا! ممکن ہے کہ صرف معجزۂ کُن فیکون تھا، جس میں ارادۂ الٰہی سے چیزیں وجود میں آتی ہیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ معجزات عالمِ ذرّ کے تھے، کیونکہ عالمِ ذرّ میں سب کچھ ہے مگر ذرّات کی شکل میں، بہرحال معجزہ میں حیرت ہی حیرت ہوتی ہے۔ اور بعض معجزات زبردست جلال اور رعب والے ہوتے ہیں، جیسے صاحبِ جُثّۂ ابداعیّہ کا نورانی ظہور، حضرتِ مریم سلام اللہ علیہا کے پاس صاحبِ جُثّۂ ابداعیّہ تشریف فرما ہوا تھا، ان کو بڑی حیرت ہوئی تھی۔

حکمائے دین نے فرمایا ہے کہ معجزے کی تحلیل ممکن نہیں، کیونکہ یہ عقل سے ماورا ہے، جبکہ یہ ابداعی چیز ہے یعنی معجزہ کلمۂ کُن سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ (ایس۔آئی)

جمعہ ۱۵، جُون ۲۰۰۱ء

ISV LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات

قسط: ۱۰

اے نورِ عینِ من! قرآنِ حکیم کونِ معجزات ہے عالمِ معجزات ہے، اس پر یقین کرنا، اور سورۂ یاسین کو قلبِ قرآن مانتے ہوئے امامِ مبینؑ کی معرفت کیلئے سعئ بلیغ کرنا۔

اے عزیزان! ہر معجزہ پہلے ہوتا ہے مگر اس کی تاویلی حکمت بعد میں آتی ہے، یہی سبب ہے کہ حجّتِ قائم اور حضرتِ قائم کے معجزات کی تاویلات بعد میں رفتہ رفتہ لکھی گئیں۔

اسی چلّہ کے دوران ایک دفعہ دیوار سے پُشت لگا کر بیٹھا تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ میرے اندر سے جسمِ لطیف عجیب طرح سے دیوار کو کراس کر رہا تھا، اسی چلّہ میں امامِ مبینؑ کے لاتعداد معجزات ہوئے، جن کو نامۂ اعمال والے فرشتوں نے نورانی مُووی میں تفصیلاً ریکارڈ کیا ہوگا، اِن شاءَ اللہ، آپ میری نورانی مووی کو بہشت میں آرام سے دیکھ سکیں گے۔

مجھ پر میرے تمام عزیزوں کا حق ہے، کیونکہ میں ان کی قربانی کا جانور ہوں، یہ قانون قرآن اور دینِ اسلام کا ہے، آپ قربانی کی تاویل کا اچھی طرح سے مطالعہ کریں، میں اپنے قول میں مطمئن ہوں، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

مرکزِ علم و حکمت، لندن

سنیچر ۱۶، جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فیُوض و برکات

قسط: ۱۱

اے عزیزانِ من! نورانی مُووی کی اصطلاح حق ہے جبکہ قرآن میں فکرِ جدید کے لئے حکم موجود ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی بھی عالِم اپنے وقت میں آزادیٔ فکر کے ساتھ نہ کوئی ترجمۂ قرآن لکھ سکتا اور نہ کوئی تفسیر، آپ سوچیں یہ منطق کتنی درست اور مفید ہے، پس نامۂ اعمال = نورانی مُووی = مُوویز = کتابِ ناطق وغیرہ کے الفاظ درست ہیں، آخری چلّہ میں اور بھی بہت سے عجائب و غرائب کا مشاہدہ ہوا۔

قرآن (۴۱: ۳۰-۳۲) میں رحمت کے فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے، بھول نہ جانا یہ ایسے لوگوں پر نازل ہو جاتے ہیں جو عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے مراحل میں ہیں، پھر ایسے عظیم اسرار کا قلمی احاطہ کس طرح کیا جا سکتا ہے، اگر میں نے امامِ مبینؑ کے بے شمار معجزات دیکھے ہیں تو میرے لئے ممکن ہی نہیں کہ میں تمام معجزات کو قلم بند کر سکوں، لہٰذا میں نے وقتاً فوقتاً چند معجزات کا ذکر کیا ہے، اور یہ حوالہ دیا ہے کہ امامِ مبینؑ مظہر العجائب و الغرائب ہے، یعنی وہ معجزاتِ الٰہی کا مرکز اور سرچشمہ ہے۔

ساتھ ہی ساتھ اس حقیقت کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ عارفانہ موت اور روحانی قیامت کا تجربہ حقیقی مومنین کیلئے بیحد ضروری ہے، اس کے سوا ممکن نہیں کہ کسی اور طریقے سے معرفت حاصل ہو سکے، اور جن لوگوں کو معرفت حاصل نہیں

ان کے دنیا میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں، پس یقین کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے امامِ مبینؑ کو خزانۂ خزائن بنا کر اہلِ ایمان پر احسان کیا ہے، تاکہ وہ اسی سے رجوع کر کے روحانی اور علمی ترقی کریں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی) لندن
سنیچر ۱۶؍ جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فُیُوض و برکات

قسط ۱۲:

اے نورِ عینِ من! مجھ پر امامِ مبین ع کے بے حدّ و بے حساب احسانات ہیں، اور یہی احسانات آپ سب پر بھی ہیں، اور رفتہ رفتہ دوسروں پر بھی یہی احسانات ہونے والے ہیں، جو احسانات امام ع کے ہیں وہ رسولِ پاک ص کے ہیں، اور جو احسان رسولِ خدا ص کا ہے وہ خدا کا ہے، الحمدُ لِلّٰہ۔

اے دوستانِ عزیز! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ص کو عوالمِ شخصی کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے (۲۱ : ۱۰۷) اس قانونِ رحمت پر خوب غور کریں جیسا کہ اس کا حق ہے، کیا اس ربّانی تعلیم کا یہ اشارۂ حکمت نہیں ہے کہ تم اس رحمتِ کُل کیلئے نمائندۂ رسول ص (امامِ زمان ع) سے رجوع کرو، تاکہ تمہارا عالمِ شخصی معمور و پُرنور ہو سکے۔

اے نورِ عینِ من! یہ ایک روایت ہے: گفت جارُ اللہ ہمہ آیاتِ قرآنِ مجید شش ہزار و شش صد و شصت و شش آمد در شمار = ۶۶۶۶ آیات، الغرض قرآنِ حکیم کی جتنی بھی آیات ہیں ان میں سے ہر آیت میں امامِ مبین علیہ السلام کے ذکرِ جمیل کا ہونا یقینی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کُلّ چیزوں کو امامِ مبین ع میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے، تو اس خداوندی نظام میں سب سے پہلے قرآنی چیزوں کی بات آتی ہے، اور قرآنی چیزیں آیات، ان کے معانی اور حکمتیں ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

مرکزِ علم و حکمت، لندن سینچر ۱۶ر جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مٹ نقوش اور فیوض و برکات

قسط: ۱۳

الحمدُ للّٰہِ علیٰ منّہٖ و احسانہٖ کہ اُسی چلّۂ مبارک کے دوران حظیرۂ قدس کے سب سے عظیم اسرار مکشوف ہوئے: تصوّرِ طیّ کائنات، کشفِ سِرِّ کتابِ مکنون اور اُس کو چھونے کا راز، زمین و آسمان کے رَتق و فتق کا راز، القابض الباسط کی عظیم حکمت، حظیرۂ قدس = جبین = پیشانی = جنّت = مقامِ عقل = کوہِ طور = کوہِ جُودی = حجرِ ابیض = مقامِ ابراہیمؑ = گوہرِ عقل = سِرِّ علیّین = تصوّرِ ازل و ابد = کلمۂ باری کا جنّت ہونا، نورِ محمّدی، نورِ قلم اور نورِ عقل کی وحدت کی معرفت = عقلِ کُل، نفسِ کُل، ناطق اور اساس (چار اصل) کی وحدت کی معرفت = دو دریاؤں کا سنگم: کلمۂ باری اور عقل، قلم اور لوح، عقل و نفس، نفسِ کُلّی اور ناطق، ناطق اور اساس، اساس اور امام، امام اور باب، اسی طرح مجمع البحرین کئی ہیں، ہم نے اس سے قبل بھی کچھ تحریر کیا ہے، الغرض حظیرۂ قدس آسمان ہے لہٰذا یہ مقامِ معراج ہے۔

اللہ ہادی ہے، رسولؐ بھی ہادی ہے، اور امامؑ بھی ہادی ہے، کیا پھر بھی منزلِ مقصود تک رسائی غیر ممکن ہو سکتی ہے؟ جواب: نہیں نہیں، مقامِ معراج، اسرارِ معراج اور مرتبۂ رسولؐ کی معرفت بیحد ضروری ہے، جب عارف کو رب کی معرفت ہو سکتی ہے تو معراج پر آنحضرتؐ کی معرفت بھی ضرور ہو سکتی ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

مرکزِ علم و حکمت، لندن یک شنبہ ۱۷ جون ۲۰۰۱ء

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فُیُوض وبرکات

قسط: ۱۴

اے عزیزان! عصرِ حاضر زمانۂ تاویل ہے اس لئے کہ یہ زمانۂ قیامت ہے، پس ایسے میں حقیقی مومنین کس طرح روحانی علم سے غافل رہ سکتے ہیں، ان کو تو جلد از جلد علم و حکمت سے رجوع کرنا ہے، کیونکہ اب ممکن ہے کہ یکایک زمانہ بدل جائے اور پھر حصولِ حکمت کے لئے وقت نہ ملے، پھر بڑا افسوس ہوگا۔

قرآنِ حکیم اور حدیثِ شریف کے بعد مولانا علی علیہ السّلام کے ارشاداتِ مبارک ہیں، پس جو مومن دانا اور حکمت سے باخبر ہے وہ تو یہی کہے گا کہ قرآن و حدیث کی تاویلی حکمت مولا علیؑ کے ارشادات میں ہے، ہاں اے عزیزان! یہ حقیقت ہے، لہٰذا تم مولائے پاک کے ایک ایک ارشاد کو خوب غور سے پڑھو اور یاد کرو۔

اے عالی ہمّت مومن! اے عاشقِ صادق! تم علیؑ زمانؑ میں فنا ہو کر دیکھو! اِن شَاءَ اللہ معجزات ہی معجزات اور اسرار ہی اسرار ہوں گے۔ ایسے میں تم کو اذن ہوا تو کچھ بتاؤ گے یا نہیں؟ قرآن (۶۹: ۱۹) میں ہے کہ جو کامیاب ہو جاتا ہے وہ دوسروں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ میرے نامۂ اعمال کو پڑھو، جو دنیا ہی میں جہادِ اکبر سے مر کر زندہ ہو جاتے ہیں ان کا نامۂ اعمال ان کے ذخیرۂ حقائق و معارف کی شکل میں ہوتا ہے۔

جس طرح مادّی سائنس کے انکشافات سے دنیا والوں کو بہت سے فائدے

ہو رہے ہیں، بالکل اسی طرح روحانی انکشافات سے مذہبی لوگوں کو بہت سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
پیر ۱۸ ؍جُون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نقوش اور فیوض و برکات

قسط: ۱۵

بعض اسماء و افعالِ گوہرِ عقل

نور = مداد = قلم = لوح = عقل = شمس = قمر = نجم = نجوم = کتابِ مکنون = کتابِ مُنیر = ضیاء = یاقوت = مرجان = لُولُو = حجرِ ابیض (سفید پتھر) = حُور = غلمان = کاس = پیالہ = اباریق = حِلْیَۃٍ = رَحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ = سِقَایَۃَ = صُوَاعَ = پیمانہ = رُطَباً جَنِیّاً (۱۹: ۲۵) = وَرَق = وَرَقَۃٍ = ثمر = ثمرات = فاکِھَۃ = فواکہ = قُطُوف (میوہ) = اُکُل (۱۴: ۲۵) = مقامِ ابراہیمؑ = کوہِ جُودی = کوہِ طُور = طُورِ سینین = جبل = جبال = حجرِ مُکرّم (جس سے بارہ چشمے نکلے ۲: ۶۰) = حجر = حِجارَۃ (۲: ۷۴) = وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْن (۷۶: ۱۹) = علم = حکمت = فضل = احسان = زکات = کنز = صدقہ = نور = کتاب = رزق = نورٌ علیٰ نور = صفاً صفاً = جام = شراب = چشمہ = خیرِ کثیر = لپیٹی ہوئی زمین = لپیٹی ہوئی کائنات = یدُاللہ = بیعت = فَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ = لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ (۵۶: ۳۲) = کلمۂ باری = عصائے موسیٰ = یدِ بیضا = ناقۂ صالحؑ = اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی (۵۳: ۱۶) = وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی (۵۳: ۱)۔

ن. ن. (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
منگل ۱۹؍ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آخری چلّہ

کے اَن مِٹ نُقُوش اور فُیُوض وبرکات

قسط: ۱۶

میں ذکر کرچکا ہوں کہ اس چلّہ کا پروگرام میری طرف سے نہ تھا بلکہ یہ ایک آسمانی وسیلۂ رحمت تھا، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا ایک حلقۂ شاگردی ہے جو مجھے بیحد عزیز ہے، میں اسی سے مخاطب ہوں، تاکہ میری باتوں میں کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہ ہو، چنانچہ ہماری اپنی مخصوص اصطلاحات ہیں، جیسے:۔

عالمِ شخصی = ع ش = عش = عالمِ کبیر = کائنات = کائناتی جنّت = انسانِ کبیر = فرشتہ = ستّر ہزار، اس کی وضاحت یہ ہے کہ جس طرح قرآنِ پاک میں سبقت کر کے کائناتی بہشت کو حاصل کرنے کا حکم ہے، اسی طرح قرآن میں قانونِ اضافۂ کثیرہ (۲: ۲۴۵) کا بھی ذکر ہے، پس جو لوگ کائناتی بہشت حاصل کرنے میں سبقت کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ستّر ہزار کائناتی بہشتیں عطا فرماتا ہے، ان میں سے ہر کائناتی بہشت ایک عظیم فرشتہ ہے = انسانِ کامل ہے۔

حظیرۂ قدس = ح ق، گوہرِ عقل = گ ع، کتابِ مکنون = ک م، کوہِ طور = ک ط، کلمۂ باری = ک ب، دھنِ مبارک = د م، صورتِ رحمان = ص ر، کُنْ = ک ن، رؤیت = ر = دیدار۔

منزلِ اسرافیلی وعزرائیلی = م اِس و عِز، عارفانہ موت = ع م، روحانی قیامت = ر ق، نورانی خواب = ن خ، چین = صین = ص، سلمان =

س، غریبم = غ، قلبِ تُو = ق ت = س غ ق ت = ایک کلمۂ تامّہ۔
قرآن تمام وصفِ کمالِ محمدؐ است۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لنڈن
بدھ ۲۰، جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ خواب ہے یا بیداری؟

جواب: خواب نہ تھا، مدہوشی تھی

میں نے کل خواب میں علی دیکھا
اس غنی نور کو جلی دیکھا

وہ امامِ مُبینِ آلِ رسولؐ
قبلۂ عاشقانِ اہلِ قبول

سر جھکا کر غریب نے سلام کیا
آنسوؤں کی زبان سے کلام کیا

اے سر تُو سجدہ کر کہ ترا فرض سجدہ ہے
انکارِ سجدہ جس نے کیا وہ تو راندہ ہے

اے آنکھ کہاں ہیں ترے اشکوں کے وہ گوہر
اب شاہ کے قدموں سے کر وان کو نچھاور

اے نارِ عشق تجھ کو سلام ہو ہزار بار
تیرے کرم سے عاشقِ بیدل کو مل گیا قرار

ہم مردہ تھے کہ اُس نے ہمیں زندہ کر دیا
چہرے اُداس تھے کہ تابندہ کر دیا

نورِ رحمت کی سخت بارش تھی
ہر طرح کی بڑی نوازش تھی

ہم کو یہ اِک نئی حیات ملی
علم و حکمت کی کائنات ملی

دستِ پُر نور میں کمالِ معجزہ ہے
خاک کو چھُو کے زر بناتا ہے سنگ کو وہ گہر بناتا ہے

نورِ عشقِ مرتضا! ہر لحظہ ہو تجھ پر سلام
بندگانِ ناتمام تجھ ہی سے ہوتے ہیں تمام

میں ہوں نصیرِ خالی وہ ہے نصیرِ معنی (حقیقی مددگار)
میں ہوں غلام و ناکس وہ ہے امامِ اقدس

ن۔ن۔ (حُبّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
جمعرات ۲۱ ؍ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۱

انسان پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں، ان میں سب سے بڑا احسان = احسانِ کُلّی تسخیرِ کائنات ہے (بصورتِ باطنی و روحانی) آپ کو قرآن میں یہ مبارک مضمون کئی طرح سے ملے گا۔

سب سے پہلے آپ سورۂ لقمان (۳۱: ۲۰) میں غور سے دیکھیں، پھر سورۂ جاثیہ (۴۵: ۱۳) کو بھی کائنات کے باطنی اور روحانی تناظر میں پڑھ لیں، تاکہ آپ کو یقین آئے کہ کائنات کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، بلکہ اس ظاہری کائنات کے اندر ستّر ہزار باطنی کائناتیں ہیں اور ہر کائنات ایک لطیف بہشت ہے، اور یہ تمام کائناتی جنّات اللہ تعالیٰ نے سابقون ہی کے لئے مسخّر کر دی ہیں، اور سبقت کے حکم کو قرآن میں دیکھیں: سابِقُوا (۵۷: ۲۱) وَسارِعوا (۳: ۱۳۳) ففِرّوا (۵۱: ۵۰)۔

عنایتِ الٰہی سے سبقت کا سب سے عظیم معجزہ منزلِ اسرافیلی و عزرائیلی میں ہوتا ہے، جس میں سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل مومن کی روح قبض کر کے ساری کائنات میں بکھیر دی جاتی ہے، پھر کائناتی روح سمیت واپس بدن میں ڈالی جاتی ہے اسی طرح خالقِ کائنات ہزاروں عوالمِ شخصی اور ہزاروں کائناتیں بنا دیتا ہے، یہ سب زندہ بہشتیں بھی ہیں اور فرشتے بھی، اور یہ ہے تسخیرِ کائنات بحوالۂ قرآن و روحانیت، الحمدُ لِلّٰہِ ربّ العٰلمین۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

مرکزِ علم و حکمت، لندن جمعرات ۲۱۔ جون ۲۰۰۱ء

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۲

سورۂ رعد (۱۳) کے آغاز میں دیکھیں:-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ الٓمّٓرٰ = ال م ر = الف = اوّل = عقلِ کُلّ = قلم، ل = لَوح = نفسِ کُلّ، م = مرقوم = کِتَابٌ مرقوم (۸۳: ۲۰)، ر = رُؤیت = دیدار۔

قسم ہے قلم کی، لوح کی اور رؤیت کی کہ یہ اُس کتابِ ناطق کی آیات (معجزات) ہیں جو اللہ کے پاس ہے اور جو کچھ (یعنی قرآن) تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو قابلِ مشاہدہ ستونوں کے بغیر بلند کیا پھر عرش پر رحمانی مساوات کا کام کیا اور شمس و قمر = آفتاب و ماہتاب کو مسخّر فرمایا یعنی حظیرۂ قدس کے سورج اور چاند کو کہ ان میں تمام اعلیٰ معانی جمع ہیں، اس طرح: قلم و لوح = عرش و کرسی = عقلِ کُلّ و نفسِ کُلّ = نورِ محمدی و نورِ علی = نورِ ناطق و نورِ اساسؑ = نورِ اساسؑ و نورِ امامؑ = گوہرِ عقل و کتابِ مکنون۔ چونکہ حظیرۂ قدس کا شمس قمر بھی ہے، نجم بھی ہے النجم بھی، نور بھی ہے انوار بھی، جبکہ وہ جوہرِ کُلّ ہے = گوہرِ عقل = کتابِ مکنون۔

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ = اُس کا امرِ کُن مسلسل ہے یہ ایک بہشت کا چشمہ

ISU Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

دائم ہے۔

یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ = وہ تمام علمی اور عرفانی معجزات گوہرِ عقل = کتابِ مکنون میں لپیٹتا بھی ہے اور ایک ایک کر کے جدا بھی کر سکتا ہے تاکہ تم اپنے ربّ کی ملاقات کا یقین حاصل کر لو۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
سنیچر ۲۳۔ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۳

سورۂ ابراہیم (۱۴: ۳۲-۳۴):۔

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی نازل فرمایا اس کے ذریعے تمہارے رزق کے طور پر پھل اگائے ہیں اور کشتی کو تمہارے لئے مسخّر کیا تاکہ وہ اس کے حکم سے صفحۂ دریا پر چلے اور نہریں بھی تمہارے لئے مسخّر فرمائیں اور (خدا نے) منظم لائحۂ عمل کے ماتحت کام کرنیوالے سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخّر کیا ہے اور رات اور دن کو (بھی) تمہارے لئے مسخّر کیا ہے اور تم نے جس چیز کا اس سے تقاضا کیا تھا وہ اُس نے تمہیں دیدی ہے اور اگر تم نعماتِ الٰہی کا شمار کرنے لگو تو ہرگز شمار نہیں کرسکوگے۔

یہ عظیم الشّان مضمون تسخیرِ کائنات کے مضامین میں سے ہے، خدا نے عالمِ شخصی کو عالمِ ظاہر کی مثال پر پیدا کیا ہے:۔

حکمتِ اوّل: جس طرح ظاہر میں پانی کا ہونا لازمی ہے، اسی طرح عالمِ شخصی کے لئے علم ضروری ہے۔

حکمتِ دوم: یہ عام کشتی نہیں بلکہ سب سے خاص اور سب سے عظیم کشتی ہے، جو پانی پر اللہ کا عرش بھی ہے اور بھری ہوئی کشتی بھی۔

حکمتِ سوم: نہروں سے جنّت = حظیرۂ قدس کی نورانی قوتیں مراد ہیں۔

حکمتِ چہارم: سورج اور چاند نورِ ہدایت = کتابِ مکنون = لُولُوئے کائنات ہے، جس سے کائنات بنتی ہے اور کائنات سے یہ گوہر بنتا ہے، لہٰذا شمس و قمر کی تسخیر خود تسخیرِ کائنات ہے۔

حکمتِ پنجم: دن اور رات = ظاہر و باطن = دنیا و آخرت۔

حکمتِ ششم: اور تم نے جس چیز کا اس سے تقاضا کیا تھا وہ اس نے تمہیں دیدی ہے، یہ خدا کا قانونِ عطا ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھنا ہے۔

حکمتِ ہفتم: اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو ہرگز شمار نہیں کر سکو گے، اس سے معلوم ہوا کہ ستّر ہزار کائنات اور ستّر ہزار عالمِ شخصی حق ہیں، یہ سب زندہ ہیں، یہ سب جنّتیں اور سلطنتیں اور خلافتیں ہیں (۵۵:۲۴)۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (الیس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
اتوار ۲۴ جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط ۴۰

تسخیرِ کائنات تسخیرِ عالمِ شخصی کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے، کیونکہ قرآنِ پاک میں جہاں جہاں تسخیرِ کائنات کا ذکر آیا ہے وہاں اہلِ معرفت کو عالمِ شخصی کے مقامات اور اسرار کا علم ہو جاتا ہے، پس عالمِ شخصی کا وہ اوّلین مبارک مقام جہاں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اہلِ ایمان کے لئے کائنات کو مسخّر فرماتا ہے منزلِ اسرافیلی اور عزرائیلی ہے، اس بابرکت منزل میں وہ کریمِ کارساز اور رحیمِ بندہ نواز سابقون کے لئے ستّر ہزار عوالمِ شخصی اور ستّر ہزار کائناتیں بنا دیتا ہے، جبکہ اپنی بے مثال حکمت سے اپنے کسی بندے کو سات رات اور آٹھ دن تک مذکورہ منزل میں رکھتا ہے، تاکہ سبقت کرنے والوں کے لئے اُس نے جیسا وعدہ فرمایا ہے وہ پورا ہو جائے۔

عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے عظیم معجزات امامِ زمانؑ کے عاشقانِ صادق کو نصیب ہوتے ہیں، جو حقیقی مومن جہادِ اکبر میں اللہ کی مدد سے اپنے عالمِ شخصی کو فتح کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستّر ہزار عوالمِ شخصی اور ستّر ہزار کائناتیں بنا دیتا ہے، ان میں سے ہر عالم بہشت کی صورت میں ہوتا ہے، یقیناً اللہ جس کو چاہے آخرت میں بے حساب رزق دیتا ہے (۲: ۲۱۲؛ ۳: ۲۷)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
دوشنبہ ۲۵۔ جون ۲۰۰۱ء

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط ۵:

اے نورِ عینِ من! تسخیرِ کائنات کے اس مضمون میں کائنات اور حدودِ کائنات کو جاننا بیحد ضروری ہے، اس کے لئے عالم گیر روح = نفسِ کلّی = کرسی (۲:۲۵۵) کے تصوّر سے مدد ملے گی کہ جو کچھ نفسِ کلّی = عالم گیر روح کے احاطے (دائرے = گھیرے اور گرفت) میں ہے وہی کائنات = آفاق = ارضُ اللہ ہے۔

میں بھی آپ ہی کی طرح شروع شروع میں صرف سیّارۂ زمین ہی کو ارض (زمین) یعنی کُل زمین سمجھتا تھا، پھر عرصۂ دراز کے بعد کائناتی زمین وغیرہ کے اسرار کا علم ہوا، لیکن اسرار لاانتہا ہیں۔

الغرض قرآنِ حکیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اس نے اہلِ ایمان کے لئے کائنات کو مُسخّر کر دیا ہے، اس کا یہ عظیم احسان عالمِ شخصی کے توسّط سے ہے، یہی سنّتِ الٰہی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں، عالمِ شخصی کے کئی مقام پر تسخیرِ کائنات کا تجدّد ہوتا ہے۔

آپ کی علمی کوشش کی خاطر یہ سوال ہے کہ حضرتِ آدم خلیفۃُ اللہ علیہ السّلام کی خلافت اور تسخیرِ کائنات میں کیا فرق ہے؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

مرکزِ علم وحکمت، لندن

بدھ ۲۷۔ جون ۲۰۰۱ء

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۶

عاشقانِ نورِ الٰہی کے لئے تسخیرِ کائنات کا موضوع بڑا دلنشین و دلنواز ہے، یہ دوستانِ خدا کے لئے قرآنِ پاک کا بڑا شیرین وعدہ ہے۔

کائنات ظاہراً و باطناً (کُلُّ شَیۡءٍ) سب کچھ ہے، اسی معنی میں ارشاد ہے: وَاٰتٰکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ ط = اور تم نے جس چیز کا اس سے تقاضا کیا تھا وہ اس نے تمہیں دیدی ہے (۱۴: ۳۴) جس کُلّی بہشت کو حاصل کرنے کی شرط علم و عمل کے کمالات کے ساتھ سبقت کرنا ہے، وہ بہشت ظاہراً و باطناً کائنات ہی ہے، اسی معنی میں قرآن تسخیرِ کائنات کا ذکر فرماتا ہے۔

امامِ مبینؑ میں سب کچھ ہے، تم امامؑ میں فنا ہو جاؤ کائنات از خود مُسخّر ہو جائے گی، جس دن حضرتِ حُجّتِ قائمؑ جُثّۂ ابداعیّہ = نورانی بدن = برقی بدن میں تمہارے پاس تشریف فرما ہو گیا تھا تو بڑا معجزہ ہوا تھا، تو تم اس میں فنا بھی ہو گیا تھا اور تم اپنے جسمِ خاکی میں زندہ بھی تھا، اور جب قید کے دوران آخری چلّہ میں حضرتِ قائمؑ آیا تو اُس نے بھی یہی عجیب معجزہ کیا کہ تم کو بعض روحوں میں لے لیا اور بعض روحوں میں چھوڑ دیا، کیا مومن کسی باغ و گلشن سے کچھ کم ہوتا ہے؟ جب باغبان اپنے باغ و گلشن میں آتا ہے تو صرف کچھ پھول اور کچھ پھل لیکر جاتا ہے، مگر باغ و گلشن کو بحال رکھتا ہے۔

اگر تم روحانی موت کو جسمانی موت کی طرح سمجھتے ہو تو یہ تمہاری بہت

بڑی غلطی ہے، تم باغ و گلشن کی طرح اپنے باغبان کو جزوی قربانی دیتے رہو، یہی دانائی کا طریقہ ہے، الحمدُ لِلّٰہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
مرکزِ علم و حکمت، لندن
جمعرات ۲۸، جُون ۲۰۰۱ء

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۷

قرآنِ حکیم میں تسخیرِ کائنات کا تذکرہ براہِ راست بھی ہے اور بالواسطہ بھی، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر عظیم الشّان مضمون کی طرح تسخیرِ کائنات کا مضمون سرتاسر قرآن میں پھیلا ہوا ہے، اس کے علاوہ عالمِ شخصی کا مشاہدہ اور مطالعہ تو خود تسخیرِ کائنات کی عملی معرفت ہی ہے، اور ہمیں اس حقیقت کا یقینِ کامل حاصل کرنا ہوگا کہ تسخیرِ کائنات کی عنایتِ الٰہی سب سے پہلے حضرتِ آدمؑ کو نصیب ہوئی تھی، اس کے یہ معنی ہوئے کہ خلافتِ الٰہیہ تسخیرِ کائنات کی صورت میں ہے، پس خلافت = تسخیر = سجدہ = اطاعت ایک ہی چیز ہے، پھر سورۂ نور (۲۴: ۵۵) میں جس خلافت کا ذکر آیا ہے اس میں از سرِ نو غور کریں، یہ بہشت کی کائناتی بادشاہی اور خلافت ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
سنیچر ۳۰، جون ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۸

تسخیرِ کُلّی اور ظاہری و باطنی نعمتیں

(انتساب)

اے عزیزانِ محترم! آپ ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ علمی گفتگو کے دوران آپ کا عزیز استاد کسی نہ کسی عجیب و غریب حکمت کی طرف بھی اشارہ کرے، تو لیجئے آج کی بڑی عجیب و غریب حکمت یہ ہے جو آپ پر منکشف کی جاتی ہے: خداوندِ تعالیٰ جو علیم و حکیم ہے، اس نے اپنے کمالِ قدرت سے قرآنِ عظیم کو جگہ جگہ لپیٹ کر بھی رکھا ہے اور وہاں سے پھیلا بھی دیا ہے، پس ایک ایسی آیۂ شریفہ جس میں قرآن کی تمام حکمتیں مرکوز و مجموع ہیں، جو سورۂ لقمان (۲۱: ۲۰) میں ہے، اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ یہ ہے: "کیا تم لوگوں نے (چشمِ بصیرت سے یہ) نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقیناً تمہارے لئے مسخّر کر دیا ہے اور تم پر اپنی تمام ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔"

اے عزیزانِ سعادت مند! اس آیۂ مبارکہ میں تسخیرِ کُلّی اور تمام ظاہری و باطنی نعمتوں کا عظیم الشّان ذکر ہے، جس کی تفصیلات تعلیماتِ دانش گاہِ خانۂ حکمت میں بیان ہوتی آئی ہیں، اور وہ یہ ہے کہ کبھی آپ کو بہشت برائے معرفت کے عنوان سے بہت سے اسرار بیان ہوئے، کبھی براہِ راست رُوحانیت کا تذکرہ ہوتا رہا، کبھی روحانی سائنس کے عنوان کے تحت بہت سی حکمتیں بیان کی گئیں، اور کبھی قرآنی سائنس کی اصطلاح کے

تحت علم و حکمت کے جواہرات کا مظاہرہ ہوتا رہا، الغرض آپ تمام عزیزان عنوانِ بالا کے مطالب کو جانتے ہیں، لہٰذا آپ پر واجب ہے کہ عملی شکر گزاری کریں، وہ یہ ہے کہ آپ دانش گاہِ خانہ حکمت کی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہیں، اور خداوندِ تعالیٰ کے ان بے شمار احسانات کا جیسا کہ حق ہے شکر ادا کرتے رہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں کی شکر گزاری ہوتی رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے ساتھیوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ان نعمتوں کی شکر گزاری میں آنسو بہاتے ہوئے سجدوں میں گر پڑتے ہیں، وہ اکثر اوقات ذکر و عبادت میں مصروف رہتے ہیں، اور ان نیک بخت مومنین و مومنات نے علمی خدمت کو اپنا شیوہ بنالیا ہے، ایسے ارضی فرشتوں پر خداوندِ قدوس کی طرف سے نورانی بارش برستی رہتی ہے، ان کے قلوب میں نورِ ایمان کی روشنی داخل ہو چکی ہے، اس لئے وہ اپنے باطن میں خرسند و شادمان ہیں، ان کو نیک اعمال سے شادمانی حاصل ہوتی رہتی ہے، ان شاء اللہ وہ روز بروز علم الیقین کی راہ میں آگے سے آگے جاسکیں گے۔

حقیقی علم کی روشنی پھیلانا دین کی سب سے بڑی خدمت ہے، اور اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ آج جو لوگ حقیقی علم کی خدمت کرتے رہتے ہیں، کل بہشت میں وہی لوگ نورانی علم کی خدمت کریں گے، اور انہی نیک بخت لوگوں کو بہشت کی انتہائی عظیم بادشاہی سے خداوندِ تعالیٰ بانصیب کرے گا۔

خداوندِ تعالیٰ جب کسی خاص چیز کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو اس کے جملہ اسباب و ذرائع کو مہیا کر دیتا ہے، ہمارے ادارے کے سینیئر اور جونیئر اسکالرز اور اہلِ قلم ہم پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات ہیں، اور ہم امید رکھتے ہیں کہ خداوندِ تعالیٰ اس ادارے کو مزید اسکالرز سے نوازے گا، تاکہ ہم قرآن، اسلام، جماعت اور انسانیت

کی خدمت کر سکیں۔

یہ پسندیدہ انتساب جناب سابق موکھی نزار علی علی بھائی انٹرنیشنل لائف گورنر اینڈ لوکل پریذیڈنٹ اور ان کے با سعادت اہلِ خانہ کے لئے لکھا گیا ہے، اس مبارک گھر کے جملہ افراد انٹرنیشنل لائف گورنری کے رتبۂ عظمیٰ پر فائز ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۲۹۔ جولائی ۲۰۰۰ء
ہوسٹن، امریکہ

نوٹ: انتساب از کتابِ عملی تصوّف اور روحانی سائنس و روحانی سائنس کے عجائب و غرائب، سیکنڈ ایڈیشن۔
سنیچر ۳۰۔ جون ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قرآنِ حکیم اور تسخیرِ کائنات

قسط: ۹

عالمِ شخصی کے تناظر میں تسخیرِ کائنات اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل و کرم ہے کیونکہ یہ کائناتی بہشت ہے۔

جو خوش نصیب لوگ نور اور کتاب (قرآن ۵: ۱۵) کے عظیم اسرار سے محوِ حیرت ہیں ان کی حیرت مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن کے راز میں شاید چوٹی پر ہو کیونکہ یہ راز انتہائی حیران کن ہے۔ امثال کے طور پر عالمِ شخصی کے شمس و قمر الگ الگ بھی ہیں مل کر ایک بھی ہیں۔ یہ پھیلی ہوئی کائنات بھی ہے اور سمیٹی ہوئی کائنات بھی، اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ = جب سورج لپیٹ دیا جائے گا (۸۱: ۱) پس قرآنِ پاک میں جہاں سورج اور چاند کی تسخیر کا ذکر آیا ہے وہ بھی تسخیرِ کائنات ہی ہے، جہاں کتابِ مکنون کو ہاتھ میں لینے کا اشارہ ہے وہ بھی تسخیرِ کائنات ہے، اسی طرح قرآنِ حکیم کی بہت سی آیاتِ کریمہ میں تسخیرِ کائنات کا ذکر موجود ہے۔

اے عزیزان! خدا اور رسولؐ اور ولیٔ امر (امامِ زمانؑ) کی حقیقی اطاعت سے عالمِ شخصی کو فتح کر لو، اسی کے ساتھ ساتھ اِن شاءَ اللہ کائنات بھی مُسخّر ہو جائے گی، آمین!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

اتوار یکم جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں ۔ حکمتیں

قسط: ۱

قرآنِ حکیم اپنے تمام اوصاف و کمالات اور معجزات کے ساتھ ساتھ علم و حکمت کی بہشت بھی ہے، جس کی اوّلین نعمت ۔ حکمت صراطِ مستقیم (راہِ راست) ہے، یہ انبیاؑ و اولیاؑ علیہم السلام کا راستہ ہے، انہی حضرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایتِ بے نہایت سے یہ راہِ راست اور اس کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنے خاص انعامات سے نوازا، اب اگر وہ رحمان و رحیم تمام اہلِ ایمان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم صراطِ مستقیم کی ہدایت کیلئے اپنے ربّ سے درخواست کرو تاکہ تم کو ہادیٔ برحق کی معرفت اور صراطِ مستقیم کی باطنی ہدایت نصیب ہو، تو اس ربّانی تعلیم میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

دنیا کی مثال میں راہ و راہنما الگ الگ ہیں ۔ ایک راستہ اور ایک شخص جو اس راستے کو جانتا ہو، مگر قانونِ الٰہی کے مطابق جو نورِ مجسّم ہے وہی صراطِ مستقیم بھی ہے اور ہادیٔ برحق بھی، کیونکہ دنیا کی کوئی بھی سڑک صراطِ مستقیم نہیں ہو سکتی ہے، کیونکہ صراطِ مستقیم اللہ تعالیٰ کے نورِ ہدایت کا نام ہے جس کا ذکر تمام آیاتِ نور میں موجود ہے۔

اے عزیزان! صراطِ مستقیم کا مضمون قرآنی بھیدوں کا ایک عظیم خزانہ ہے آپ سرتاسر اس مضمون میں کماحقہٗ غور کریں اور بہت سے فائدے حاصل کریں، آمین!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر ۲۔ جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط ۲:

سورۂ زُخرف (۴۳: ۴) میں ارشاد ہے: وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ۝ ترجمۂ اوّل: اور درحقیقت یہ وہ (قرآن) اُمّ الکتاب میں ہے ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب۔

ترجمۂ دوم: اور یقیناً یہ وہ (قرآن) اُمّ الکتاب علیؑ میں ہے ہمارے پاس عالی مرتبہ اور حکمت سے مملو۔

انسانی عقل کو حیرت بالائے حیرت ہے کہ یہاں بھی ایک سنگم ہے یعنی دریائے نور اور دریائے قرآن کا سنگم۔

بظاہر اُمّ الکتاب سورۂ فاتحہ کا نام ہے، اس اعتبار سے یہ سورہ تمام قرآن کا خلاصہ اور جوہر ہے، لہٰذا یہ حقیقت ہے کہ صراطِ مستقیم کا مضمون بھیدوں کا ایک عظیم خزانہ ہے، ان بھیدوں میں سب سے بڑا راز ہادیٔ برحقؑ کی معرفت ہی ہے، دریائے نور اور دریائے قرآن کے سنگم کے لئے (۵: ۱۵) میں بھی دیکھیں۔

حضرتِ مُوسٰی علیہ السّلام کسی عارف کے عالمِ شخصی میں اکثر ایسے مقام پر تاویل کرتا ہے جہاں علم کے دو دریا ملتے ہیں، اور اس وقت ایسے بہت سے مقامات کا علم ہوا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

پیر ۲، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں = حکمتیں

قسط: ۳

الحمد = حمد = عقلِ کُلّ = نورِ محمّدی = قلمِ اعلیٰ = نورِ عقل = نورِ عرش = نورِ ازل = نورالانوار = کنزِ مخفی، یہ حمد کے تاویلی اسرار ہیں اور ان کی وضاحت یہاں نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ = حمد (تعریف) اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عوالمِ شخصی کا رب = پروردگار ہے، پس عاشقان و عارفانِ نورِ الٰہی کے عالمِ شخصی کی باطنی پرورش میں اسرارِ مذکورۂ بالا کی معرفت کا ہونا اللہ تعالیٰ کی خاص تعریف ہے۔

اے عزیزان! قرآنِ پاک میں جہاں جہاں اللہ کی حمد کا ذکر آیا ہے وہاں نورِ عقلِ کُلّ کا راز پوشیدہ ہے، یہ عین حقیقت ہے، مگر قانونِ مجمع البحرین کو بھول نہ جانا کہ جہاں نورِ محمّدی قلم ہے وہاں نورِ علی لوح ہے، اسی قانون کا نام مَرَجَ البَحْرَيْن (۵۵: ۱۹-۲۰) بھی ہے۔

حدیثِ شریف کا ترجمہ ہے: تم میں سے ہر ایک چرواہا = سردار = بادشاہ ہے، اور اس سے اس کی رعیّت کے بارے میں بازپرس ہونے والی ہے، کیا آپ اس کا مطلب بتا سکتے ہیں؟ آپس میں مذاکرہ کر کے جواب تیار رکھیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۳ جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی بہشت کی نعمتیں = حکمتیں

قسط: ۴۰

سوال:- المصباح (۲۴ : ۳۵) = چراغ کی تاویل کیا ہے؟

جواب:- اس کی تاویل عالمِ روحانی میں نورِ اوّل وثانی ہے، اور عالمِ جسمانی میں نورِ ناطق واساس ہے۔

سوال:- زیتون کا وہ بابرکت درخت جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی، اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:- یہ نفسِ کُلّی = کائناتی روح = عالمگیر روح ہے، جو زمان ومکان سے ماوراء ہے۔

سوال:- سورۂ نجم (۵۳ : ۱۴-۱۶) میں بسلسلۂ قصۂ معراج سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى کا ذکر آیا ہے، آپ بتائیں کہ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى کی کیا تاویل ہے؟

جواب:- اس کی تاویل نفسِ کُلّی ہے۔

سوال:- درختِ سدرہ تاویلاً نفسِ کُلّی کیا چھپا رہا تھا؟

جواب:- گوہرِ عقل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

سوال:- بحوالۂ (۲۸ : ۳۰) حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کو دُور کے کسی درخت سے ایک نار نظر آئی، مگر قریب جانے سے معلوم ہوا کہ یہ نار نہیں بلکہ نورِ الٰہی ہے، آپ بتائیں کہ اس درخت سے کیا مراد ہے؟

جواب:- یہ درخت نفسِ کُلّی ہے، کیونکہ نفسِ کُلّی ہی تمام مقدس قرآنی درختوں کا ممثول ہے۔

سوال:- سورۂ ابراہیم (۱۴: ۲۴-۲۵) میں جس پاک درخت کی تعریف آئی ہے اس کی کیا تاویل ہے؟

جواب:- عالمِ روحانی میں اسکی تاویل اوّل وثانی ہیں، اور عالمِ جسمانی میں ناطق و اساس ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
منگل ۳۔جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی بہشت کی نعمتیں۔ حکمتیں

قسط: ۵

سوال:۔ اعظمُ السُّوَر (قرآن کی تمام سورتوں میں سب سے بڑی سورت) کونسی ہے؟

جواب:۔ سورۂ فاتحہ۔

سوال:۔ اعظمُ الآیات (قرآنِ حکیم کی جملہ آیات میں سب سے زیادہ باعظمت آیت) کونسی ہے؟

جواب:۔ آیۂ کرسی۔

سوال:۔ اعظمُ الاسماء (اسمائے الٰہی میں سب سے بڑا اسم) کونسا ہے؟

جواب:۔ اسمِ اعظم ہے۔

سوال:۔ اسم اعظم کی کیا تعریف ہے؟

جواب:۔ اسمِ اعظم حرفی بھی ہے شخصی بھی، صامت بھی ہے اور ناطق بھی، اور وہ نورِ مجسّم برائے ہدایتِ اہلِ زمانہ ہے یعنی امامِ زمان علیہ السلام ہے۔

سوال:۔ فرعون اور اس کی قوم دراصل کس دریا میں غرق و ہلاک ہو گئے تھے؟

جواب:۔ حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ ہارون علیہما السّلام کے دریائے روحانیت میں ڈوب کر روحانی طور پر ہلاک ہوئے تھے۔

سوال:۔ بحوالۂ (۱۰: ۹۲) اس میں کیا رازِ حکمت ہے کہ خدا نے فرعون کے بدن

ISW
Institute for
Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کو غرقابی اور ہلاکت سے نجات دی تھی؟

جواب:- اس کا اشارۂ حکمت یہ ہے کہ درحقیقت فرعون اور اس کی قوم دریائے روحانیت میں روحاً پہلے ہی غرق و ہلاک ہو چکے تھے، جسماً نہیں، اور پھر بعد میں ظاہری دریا میں بھی ڈوب کر مر گئے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
بدھ ۴۔جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۶

سوال:۔ آیا نافرمان لوگ دو دفعہ مرجاتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کوئی قرآنی دلیل پیش کریں؟

جواب:۔ جی ہاں، یہ بات بالکل درست ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے: اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ = مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا (۱۶: ۲۱)۔ آخر اس موت کی وجہ بھی بزبانِ حکمت بتائی گئی ہے۔

سوال:۔ لفظِ اللہ اسمِ ذات ہے یا اسمِ صفت؟

جواب:۔ یہ اسمِ صفت ہے اور قائم مقامِ اسمِ ذات۔

سوال:۔ خداوندِ تعالیٰ کا اسمِ ذات کونسا ہے؟

جواب:۔ وہ ایک ایسا اسمِ اعظم ہے جس کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے، وہ اسماءُ الحُسنیٰ کے حجابات میں مخفی ہے۔

سوال:۔ آپ نے حدیثِ شریف کے حوالے سے یہ بتایا ہے کہ ہر انسان کے دل کے دو کان ہیں، ان کے پاس دو ساتھی ہیں: ایک جِن اور ایک فرشتہ، پس اگر انسان کے دل میں بدی غالب ہے تو جِنّ یعنی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے، اور اگر نیکی غالب ہے تو فرشتہ اپنی کوئی فرشتگانہ

بات دل میں ڈالتا ہے، آپ یہ بتائیں کہ ایسے میں ہر دانا مومن کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جس سے شیطان کا منہ بند ہو جائے اور فرشتہ کو کچھ کہنے کا موقعہ مل جائے؟

جواب:- اس کا طریقہ قرآن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مومن ہمیشہ ذکرِ کثیر کا سہارا لیتا رہے، یعنی خدا کو ہمیشہ یاد کرے تاکہ شیطان مایوس ہو جائے اور فرشتہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ کہتا رہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(الیس۔آئی)
بدھ ۴، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۷

سوال:- کیا قرآنِ عزیز میں ان دو ساتھیوں (فرشتہ اور جنّ) کا اشارہ بحکمت موجود ہے؟

جواب:- جی ہاں، آپ سورۂ بلد (۹۰: ۱۰) میں وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ کو ترجمہ کے ساتھ غور سے پڑھیں، اور سورۂ شمس (۹۱: ۸) میں فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا کو بھی۔

سوال:- آیا سورۂ زُخرف (۴۳: ۳۶) میں بھی یہ اشارہ ہے؟

جواب:- جی ہاں، اس آیت کا ایک ترجمہ یہ ہے: جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔ پس ان تین آیاتِ قرآنی سے حدیثِ شریف کی یہ حقیقت واضح اور روشن ہوئی کہ ہر انسان کے قلب کے دو کان ہیں اور ان کے پاس دو ساتھی (ایک جنّ یعنی شیطان اور ایک فرشتہ) مقرر ہیں۔

سوال:- کیا آپ کے نزدیک حَبْلِ الْوَرِيْد (۵۰: ۱۶) سے یہی فرشتہ مراد ہے؟

جواب:- جی ہاں، کیونکہ گویا یہ ایک نورانی رسّی ہے جو عالمِ علوی سے عالمِ شخصی میں وارد ہوئی ہے، لہٰذا اس فرشتے کا ہمیشہ عالمِ بالا سے رابطہ

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

قائم ہے۔

سوال:۔ کیا یہ جنّ یہ شیطان نفسِ امّارہ اور فرشتہ عقل ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

لندن۔ (محبّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جمعرات ۵۔ جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۸

عالمِ شخصی کے نظام میں ابتداً ایک جنّ اور ایک فرشتہ کے مقرر کرنے میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، چنانچہ جو فرشتہ ہے اس کا قانون یہ ہے کہ وہ فوق العادہ ایمانی روحوں کی صورت میں اپنا کام کرے، تاکہ کل بہشت میں نورانی مووی میں یہ دیکھ کر آپ کو بے حد شادمانی حاصل ہو کہ آپ نے کس کس عالمِ شخصی میں فرشتے کا کام کیا اور اس کے نتائج و ثمرات کیا کیا تھے۔

یہاں یہ بھی ایک اہم سوال ہے کہ ایک کامیاب عالمِ شخصی میں اس فرشتے کی ترقّی کہاں تک ہو سکتی ہے؟ اس سوال کا جواب کسی اور موقع پر دیا جائے گا۔

اے عزیزان! آپ سب کے سب عالمِ شخصی کے اس بنیادی نظام کو کماحقہٗ سمجھ کر اس سے بیش از بیش فائدہ حاصل کرنے کے لئے سعیٔ بلیغ کریں، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہی تو ہر دانا مومن کو یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ فی الوقت اس کے دل میں کیسے خیالات ہیں، اور ان میں کس کی کارفرمائی ہو سکتی ہے؟ فرشتہ کی یا جنّ کی؟ پھر ذکرِ الٰہی کا خزانہ بھی تو ہے اس پاک قوت کو استعمال کر کے جنّ کو ان شاء اللہ مغلوب کیا جا سکتا ہے، پھر بحکمِ خدا دل پاک و روشن ہو جائے گا۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)

جمعرات ۵۔ جولائی ۲۰۰۱ء

ISV
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۹

فرشتہ اور جنّ یقیناً دریائے خیر و شر کا سنگم ہیں، لہٰذا یہاں علمِ تاویل کے مراکز میں سے کوئی مرکز ہو سکتا ہے، ہاں یہی بات بالکل درست ہے، کیونکہ جہادِ اکبر (عقل و نفس کی جنگ) کا محاذ یہیں ہے، اور بڑی کثرت سے ذکرِ الٰہی کی سخت ضرورت بھی اس لئے ہے کہ اس سے اس جنگ میں فرشتۂ عقل کو قوت ملے اور جنّ (نفس) کو شکست، اسی طرح عالمِ شخصی فتح ہو سکتا ہے، اور اسی کے ساتھ ساتھ کائنات بھی مسخّر ہو سکتی ہے، جبکہ عالمِ شخصی کی تسخیر اور کائنات کی تسخیر الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی تسخیر ہے، جس کا ذکر تفصیلاً ہو چکا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ قصّہ لٹل اینجل سے شروع ہوا اور رفتہ رفتہ تسخیرِ کائنات کا قصّہ بن گیا، پس اے عزیزانِ من! اگر آپ کو اس بات کا افسوس ہے کہ آپ نے بچپن ہی سے روحانی ترقّی کی کوشش کیوں نہیں کی تو اس افسوس کا ایک روحانی حل ہے، وہ یہ کہ آپ اپنے لٹل اینجلز کی طرف توجّہ دیں، اور ان کو اخلاق، علم، عبادت اور ذکر سے حقیقی فرشتے بنائیں، واللہ! آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)

جمعۃ المبارک ۶۔ جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں ۔ حکمتیں

قسط: ۱۰

دو ننھے روحانی ساتھی ۔ ایک ذرّہ برابر فرشتہ ایک ذرّہ برابر جن، آپ کے اور ہمارے لٹل اینجلز میں دو روحانی ساتھی ذرّاتی شکل میں ہوتے ہیں، تاکہ شفیق و مہربان والدین کے لئے فرشتے کی تقویت اور جنّ کی مخالفت بہت آسان ہو۔

اسلام دینِ فطرت ہے اور قانونِ فطرت سب کے سامنے ہے کہ شروع شروع میں ہر چیز بہت ہی چھوٹی اور بہت ہی کم مقدار ہوا کرتی ہے، پھر بتدریج اس کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

آپ کو اس دینی حقیقت پر کامل یقین ہے کہ آپ کے پیارے پیارے جسمانی بچے حضرتِ امام علیہ السلام کے پیارے رحانی بچے ہیں، پس مولا نے اپنے پیارے رحانی بچوں کو آپ کے پاس بھیج دیا ہے، یہ اس کی بہت بڑی عنایت ہے کہ آپ کو ایک دُور رس خدمت کا موقع دیا اور ساتھ ہی ساتھ آپ سے امتحان بھی ہے۔

آپ ہمیشہ یہ خیال نہ کیا کریں کہ یہ خوبصورت بچے آپ ہی کے ہیں، بلکہ یہ عقیدہ بھی رکھیں کہ یہ پیارے بچے روحانی طور پر کتنے نورانی اور حسین و جمیل ہونگے کہ یہ حضرتِ امام علیہ السلام کے روحانی شہزادے اور شہزادیاں ہیں، آمین!

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔آئی)

جمعۃ المبارک ۶ ؍جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں = حکمتیں

قسط: ۱۱

یہ حدیثِ شریف بنیادی اہمیّت کی حامل ہے: اِنّما الاعمالُ بِالنّیّات۔

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہوتا ہے۔ اس کا مطلب سمجھانے کے لئے ایک سوال پیشِ خدمت ہے:۔

ہر نیک عمل کو انجام دینے سے پہلے نیّت واجب و لازم ہے، لہٰذا آپ اپنی اولاد کو کس نیّت سے دینی اور دنیوی تعلیم دلاتے ہیں؟ یہ سمجھ کر کہ یہ مولا کے روحانی بچّے ہیں یا اس خیال سے کہ یہ میرے بچّے ہیں؟ اگر آپ اپنے مولائے پاک کی خوشنودی کو ترجیح دیتے ہیں تو دین اور دنیا دونوں کا کام درست ہوگا اور بیش از بیش ثواب ملے گا۔

مثال: زمانۂ ماضی میں ایک پیر نے اپنے ایک مُرید سے اِمتحاناً سوال کیا اور کہا کہ بتاؤ یہ گھر کا رَوزن (سغم = روشندان) کس لئے ہوتا ہے؟ مرید نے کہا کہ یا حضرت یہ روشنی کے لئے ہوتا ہے، تو پیر نے کہا تم ہنوز علم میں نامکمل اور خام و ناتمام ہو، بڑے مقصد کو چھوڑ کر ذیلی مقصد کو بیان کیوں کرتے ہو، سب سے بڑے مقصد کا ذکر کرو اور کہو کہ گھر کا رَوزن اذان کی سماعت کے لئے بنایا جاتا ہے، اور اس سے روشنی کا آنا ایک ذیلی مقصد ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

جمعۃ المبارک ۶۔ جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں = حکمتیں

قسط: ۱۲

قرآنِ حکیم کے اسماء میں سے ایک اسم شفاء ہے، جیسا کہ قرآن (۱۰: ۵۷) میں ہے: ترجمہ: لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفاء (دوا) ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔

دلوں کے تمام امراضِ باطن نفسِ امّارہ = شیطان = جنّ سے پیدا ہوتے ہیں، ان تمام باطنی بیماریوں کا شفاخانہ قرآن ہے اور اس کا ڈاکٹر حضرتِ مُؤوِّلِ آلِ محمدؑ ہے، جیسا کہ زمانۂ نبوّت میں قرآن شفاخانۂ روحانی تھا اور آنحضرت صلعم رُوحانی طبیب اور باطنی ڈاکٹر تھے، اور آپؐ کے بعد آپؐ کے برحق جانشین کو یہی مرتبہ حاصل ہے، اور یہ دلیل قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے۔

اگر قرآنِ پاک (۲۳: ۶۲؛ ۴۵: ۲۹) میں کتابِ ناطق کا ذکر ہے جو خدا کے پاس ہے، تو آپ اللہ کی ان دونوں کتابوں کو ایک ساتھ کس طرح مانیں گے؟

جواب: نور اور کتاب (۵: ۱۵) = کتابِ ناطق / قرآنِ ناطق اور قرآنِ صامت = حضرتِ مُؤوِّل اور قرآنِ پاک = مُعلِّمِ ربّانی اور قرآن، یہ ایک ہی سوال کے چار جواب ہیں، اور یہ (۵: ۱۵) سے مُستنبط ہیں۔

نورِ امامت سے حقیقی علم حاصل کرنے کا طریقہ (راستہ) باطنی ہے ظاہری

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نہیں، اگر امامِ زمانؑ تک باطنی رسائی غیر ممکن ہوتی تو بعض خوش نصیب مریدوں کو کارِ بزرگ عطا نہ ہوتا، بیت الخیال نہ ہوتا، رات کی خصوصی عبادت نہ ہوتی، روحانی ترقی سے متعلق کوئی بھی ارشاد نہ ہوتا۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
سنیچر ۷، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۱۳

اگر آپ درویش ہیں اور اپنے باطن کی اصلاح چاہتے ہیں تو قرآنِ حکیم کی ان حکمتوں کو پڑھیں جو قلب سے متعلق ہیں، ان میں سب سے پہلے البتہ یہ حکمت ہے: سورۂ رعد (۱۳: ۲۸) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ یہ خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے قلوب کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔

یہاں یہ سلسلۂ مضمون جنّ اور فرشتہ (دو روحانی ساتھی) سے متعلق ہے، چنانچہ اہلِ حکمت جانتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی کے زیرِ اثر شیطانی وسوسے کم سے کم ہوتے جاتے ہیں، اور فرشتے کی مَلَکی قوت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، تاآنکہ ذاتی شیطان مسلمان ہو جاتا ہے، اور فرشتہ وہ داعیٔ قیامت ہو جاتا ہے جس کا ذکر سورۂ طٰہٰ (۲۰: ۱۰۸) میں ہے لَا عِوَجَ لَهٗ کا تاویلی مفہوم یہ ہے کہ وہ فرشتہ (جو قیامت کے لئے بلانے والا ہے) سالک کی زبان میں بات کرتا ہے، اور سورۂ قٓ (۵۰: ۴۱) میں اس فرشتے کا قیامتی نام اَلْمُنَادِ ہے یعنی منادی کرنے والا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)

سنیچر، ۷، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں = حکمتیں

قسط: ۱۴۰

آپ نے ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد کے باب میں آیۂ شریفہ اور اس کا ترجمہ: "خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے قلوب کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے" کو پڑھا، لیکن ہم نے اس بات کا کوئی اندازہ یا کوئی اشارہ تک نہیں کیا کہ شروع سے لے کر اب تک کتنے ہی کروڑ مسلمانوں نے اطمینانِ قلبی کے لئے کلامِ الٰہی کی اس آیتِ مبارکہ سے رجوع کرکے دل کی ہر گونہ بے اطمینانی حالت کو اطمینان میں بدل دیا ہوگا۔

اے عزیزان! بالفضلِ خداوندِ تعالیٰ ذکرِ الٰہی مضمون کے اعتبار سے ہمارے مضامین میں سے ہے، ہر چند کہ یہ عظمتِ معنوی کے لحاظ سے فلکُ الافلاک سے بھی برتر ہے۔

اے عزیز ساتھیو! ذکرِ الٰہی سے قلوبِ مومنین کو جو اطمینان نصیب ہوتا ہے، اس کا دائرہ دائرۂ نتیجۂ قیامت کے دائرے کے برابر ہے، میں نے یہاں جو کچھ کہا اُس کا رُخ اہلِ معرفت کی طرف ہے۔

قرآنِ حکیم علاجِ دل کے لئے جو کچھ فرماتا ہے اس پر صرف ابتدائی نوعیت کا ایمان رکھنا کافی نہیں، جس طرح دنیا کا کوئی قابل ترین ڈاکٹر جب کسی مریض کو ایک نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس کا اصل مقصد عمل ہی ہوتا ہے نہ کہ زبانی کوئی تعریف!

ذکرِ الٰہی سے ہمارا سب کچھ فدا ہو! لیکن اسمِ الٰہی کونسا؟ یا اسمِ اکبر = اسمِ اعظم کونسا؟ اور بنیادی شرطوں میں سے چند شرائط؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) آدِت ۸۔ جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی بہشت کی نعمتیں۔ حکمتیں

قسط : ۱۵

قرآنِ پاک کی ہر آیت کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن بلکہ سات باطن ہوتے ہیں (حدیثِ شریف) آپ نے طبِ الٰہی (قرآنِ حکیم) میں سے نسخۂ اطمینانِ قلبی کو پڑھا، لیکن آپ کے پاس نہ تو اس کا کوئی اعلیٰ معیار موجود ہے اور نہ ہی عدمِ اطمینان کی کوئی لسٹ سامنے ہے، لسٹ کا ایک نمونہ یہ ہے:۔

۱، خوفِ بے جا	۲، وسوسہ
۳، فکری پریشانی	۴، گھبراہٹ
۵، بے خوابی	۶، بُرے خواب
۷، کابوس	۸، علمی ذوق کا نہ ہونا
۹، عبادت میں سستی اور غفلت	۱۰، عشقِ مولا کا نہ ہونا
۱۱، بُرے خیالات	۱۲، یادِ خدا سے دل و زبان کی محرومی
۱۳، نیک کاموں میں دل نہ لگنا	۱۴، دل کی سختی
۱۵، توبہ اور گریہ و زاری کا نہ ہونا	۱۶، خوفِ خدا کا نہ ہونا

۱۷، حرص، کینہ، حسد، تمام بُری عادتیں وغیرہ۔

یہ جان بوجھ کر ایک چھوٹی سی مثال تیار کی گئی ہے، تاکہ آپ اس سے کوئی مکمل لسٹ خود بنائیں، آپ دوسرے لوگوں کا بھی اندازہ کر کے لسٹ کو زیادہ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مکمل کر سکتے ہیں، نیز یہ کام گروپ میں بھی ہو سکتا ہے، آپ کے سامنے دل کی شکایات سے متعلق چند مکمل لسٹیں ہونے کی صورت میں آپ کو اطمینانِ قلبی کا اندازہ ہوگا، میرے نزدیک یہ ریسرچ ضروری ہے اس میں بڑے ثواب کی امید ہے، کیونکہ یہ کام لوگوں کو ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے ہے، اور قرآنی طِبّ اور جہادِ اکبر کا حصّہ بھی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
آدِت ۸۔ جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۱۶

اے عزیزان! اطمینان مختلف درجات میں ہے، یعنی وہ ظاہری بھی ہے اور باطنی بھی، جزوی بھی ہے اور کُلّی بھی، پس اطمینانِ کُلّی وحقیقی اس وقت حاصل ہو جاتا ہے جبکہ لوگ انبیاء واولیا علیہم السّلام کے نقشِ قدم پر چلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، عارفانہ موت سے مرکر زندہ ہو جاتے ہیں، چہار مرغِ ابراہیم علیہ السّلام (جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل) کے معجزات کو دیکھتے ہیں، وہ عارف باللہ ہو جاتے ہیں، تب وہ حقیقی معنوں میں اطمینانِ کُلّی وحقیقی کو حاصل کر سکتے ہیں، جیساکہ سورۂ فجر (۸۹: ۲۷-۳۰) میں نفسِ مُطمئنّہ کا ذکر ہے، مگر یہ بات بھول نہ جانا کہ عارفانہ موت، روحانی قیامت اور اطمینان والی روح کا رجوع اِلی اللہ اسی زندگی ہی میں ہے، کیونکہ چشمِ بصیرت اور معرفت کا حصول صرف دنیا ہی میں ممکن ہے اور آخرت میں یہ موقع نہیں، جیساکہ ارشادِ قرآنی ہے: وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (۱۷: ۷۲)۔

پوچھا ہے عارفوں سے جو ہم نے مکانِ یار
آنکھوں کو بند کر کے ہے دل کا پتا دیا (آتش)

اے کہ می پُرسی زمن آن ماہ را منزل کُجاست
منزلِ او در دل است امّا ندانم دل کُجاست

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی) پیر ۹ جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی بہشت کی نعمتیں حکمتیں

قسط: ۱۷

حدیثِ شریف ہے: رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ = ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں، صحابۂ کرام نے پوچھا: حضورؐ! جہادِ اکبر کیا چیز ہے؟ فرمایا: اَلَا وَهِيَ مُجَاهَدَةُ النَّفْسِ = اچھی طرح سُن لو! جہادِ اکبر مجاہدۂ نفس ہے (کشف المحجوب، ص۳۹۷)۔

اسی جہادِ اکبر کی منزلِ ناقور اور قبضِ روح اور احیاء میں چہار مرغِ خلیل قوتِ جبرائیلیہ، قوتِ میکائیلیہ، قوتِ اسرافیلیہ اور قوتِ عزرائیلیہ زندہ ہو کر عالمِ شخصی کے چار فرشتے ہو جاتے ہیں، چار مرغِ خلیل کا راز سورۂ بقرہ (۲: ۲۶۰) میں پوشیدہ ہے، جو کچھ کائنات اور عالمِ دین میں ہے وہ سب بطورِ خلاصہ و جوہر عالمِ شخصی میں موجود ہے:

ای نسخۂ نامۂ الٰہی کہ تُوی
وی آئینۂ جمالِ شاہی کہ تُوی
بیرون ز تو نیست ہرچہ در عالم ہست
در خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ تُوی

ترجمہ: اے کتابِ الٰہی کا نسخہ! (یعنی خدائی کتاب کی اصل) کہ یہ تُو خود ہی ہے اور اے حقیقی بادشاہ کے جلال و جمال کا آئینہ! کہ یہ تُو خود ہی ہے،

کائنات میں جو کچھ ہے وہ (اپنی باطنی اور روحانی صورت میں) تجھ سے باہر نہیں (پس) تو جو کچھ چاہتا ہے وہ اپنے باطن (یعنی اپنی ذات) ہی میں طلب کر لے کیونکہ سب کچھ (تو) خود ہی ہے (گلشنِ خودی، ص ۶۵)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
پیر ۹ ر جولائی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سِرّ اوّل

اُمّ القرآن = فَاتِحَۃُ الکتاب = الحمد = قُرآنِ عظیم = سبعُ المثانی، سُورۂ فاتحہ کے کئی نام ہیں، اس لئے کہ یہ سماوی خزانوں سے لبریز ہے، جبکہ یہ سورۂ کنز ہے، چونکہ اس میں اسرار ہی اسرار ہیں۔

اس کے آغاز میں جو لفظِ حمد آیا ہے، اگر ہم اس کے معنوی سمندر میں ڈوب جائیں تو اس کے عرفانی تصوّر کا عالم ہوگا، اور اس عالم میں جو نور ہے کیا وہ نورِ عقل نہیں ہے؟ کیا وہ نورِ محمّدی نہیں ہے؟ کیا وہ قلمِ اعلیٰ نہیں ہے؟ کیا یہ نورِ ازل و ابد نہیں ہے؟ اگر نورِ محمّدی ہے تو پھر اس میں نورِ علی بھی ہے، اگر یہ نورِ قلم ہے تو دیکھو اس کے اوپر کلمۂ کُن اور اس کے نیچے لوحِ محفوظ ہے۔

اگر نورِ محمّدی ہے تو یہ نور الانوار بھی ہے، اس کا مطلب ہے تمام انوار کی یکجائی اور وحدت، کیا نورِ عرش یہی نہیں ہے؟ نورِ کرسی اور کہاں ہے؟ حمد میں جو میم ہے وہ مصدرِ کُلّ ہے، سورۂ فاتحہ کی بے مثال فضیلت کی وجہ اس کے عظیم باطنی اسرار ہیں۔

اے کاش! میں ناچار، غریب، امامِ زمانؑ کا کمترین غلام سورۂ فاتحہ کے اسرار کو کماحقہٗ بیان کر سکتا! یہ کام میرے لئے سخت مشکل ہے، اس لئے میں بڑی عاجزی سے رونا چاہتا ہوں، آؤ آؤ دوستو! ہم گریہ وزاری کی زبان سیکھیں، کیونکہ اسی زبان

میں دعا کرنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے، نہ صرف مشکل آسان ہوتی ہے بلکہ دل و دماغ پر نورِ ہدایت کی روشنی بھی پڑتی ہے۔

کتاب جامع ترمذی، جلدِ دوم، باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت، ص ۱۸۴:۔

حضرتِ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مرتبہ ابی بن کعبؓ کے پاس گئے۔۔۔ پھر فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جو نہ توریت میں اُتری ہے نہ انجیل میں، نہ زبور میں، اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا: نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے اُمّ القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھی تو آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! توریت، زبور، انجیل حتیٰ کہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی، یہی سبعِ مثانی ہے اور یہی قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔آئی)
منگل ۱۰ جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قُرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سِرِّ دُوُم

جہاں خداوندِ تعالیٰ اپنی ذاتِ اقدس کی تعریف فرماتا ہے اور اُس کی وجہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہر ہر عالمِ شخصی کا پروردگار ہے، تو اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ حضرتِ ربِّ تعالیٰ شانہٗ کی رُبُوبیّت کے اسرار و انوار ہی خزانۂ معرفت ہیں، رُبُوبیّت = پروردگاری کے اعلیٰ اسرار کا مشاہدۂ باطن ضروری ہے، اس کے لئے آپ سعیٔ بلیغ کریں کہ امامِ مبینؑ کے نورِ پاک کو اپنی جبین = پیشانی = حظیرۂ قدس میں دیکھیں، مگر یہ معجزہ روحانی قیامت کی آخری منزل میں ہے۔

مصرع: سہارا عشق کا لے لو کہ وہ منزل ملے تم کو۔ کیونکہ اللہ کی رسّی امامؑ ہے، اور امامؑ کی رسّی اس کی محبت = عشق ہے، حقیقی علم کی روشنی میں حضرتِ امامؑ کی بے شمار خوبیوں کے گھیرے میں آجاؤ تو عشق ہوگا، کیوں نہ ہوگا، میں نے ایسے بہت سے افراد اور گھرانوں (خاندانوں) کو دیکھا جو امامِ آلِ محمدؐ کے عشق میں مست ہیں، میں بار بار ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، مگر وہ ظاہراً دُور ہیں۔

کتاب کوکبِ دُرّی، بابِ پنجم، منقبت ۱، ص ۳۲۲-۳۲۳:۔

تفسیر بحرالدُّرر اور ریاض القدس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر میرے پاس آنا، جب میں گیا تو فرمایا: اے عبداللہ! تو الحمد کے الف لام

کے معنی بھی جانتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ امیر المومنینؑ بہتر جانتے ہیں، پھر ایک پہر رات تک الف اور لام کے معنی میں اس قدر حقائق بیان فرمائے جن کا ایک شمّہ بھی میرے دل میں نہ گزرا تھا، پھر حائے الحمد کی تفسیر کے متعلق معارف بیان کرنے میں رات کا دوسرا حصہ پورا کر دیا، بعد ازان اپنی زبانِ معجز بیان سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! جو کچھ میں نے بیان کیا تو نے سُنا؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! ہاں میں نے سُنا اور حیران ہوا، اُس وقت فرمایا: یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَوْ کَتَبْتُ فِیْ مَعَانِی الْفَاتِحَةِ لَاَوْقَرْتُ سَبْعِیْنَ بَعِیْرًا۔ اے عبداللہ! اگر میں سورۂ فاتحہ کے معنی لکھوں تو سترّ اونٹ لاد دوں۔

نیز ارشاد فرمایا: جو کوئی سورۂ فاتحہ کو درست طور پر پڑھے وہ آتشِ دوزخ سے بے خوف ہو جاتا ہے، اور جو کوئی اس کے معنی واجبی طور پر جانتا ہو: وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ وَاَکْرَمَہُ اللّٰہُ بِرُؤْیَتِہٖ وَقُرْبَتِہٖ۔ یعنی بہشت اس کے لئے واجب ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ اس کو اپنے قرب اور دیدار سے معزز فرماتا ہے۔

ابنِ عباس کہتے ہیں کہ میں نے اپنا علم آنجنابؑ کے علم کے مقابلہ میں ایسا پایا جیسے سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ۔

اور ابنِ فخری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا: لَوْ شِئْتُ لَاَوْقَرْتُ بِبَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ سَبْعِیْنَ بَعِیْرًا۔ اگر میں چاہتا تو بائے بِسْمِ اللّٰہِ کی تفسیر سے سترّ اونٹ لاد دیتا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

بدھ ۱۱۔ جولائی ۲۰۰۱ء

یومِ امامت مُبارک

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سِرّ سِوُم

الاتقان، حصۂ دوم، نوع ۶۵ میں روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک سو چار (۱۰۴) کتابیں نازل فرمائیں، اور ان میں سے چار کتابوں میں سب کا علم ودلیعت فرمایا، وہ چار کتابیں تورات، انجیل، زبور اور فرقان ہیں، اور پھر تورات، انجیل اور زبور تینوں کتابوں کا علم قرآن میں ودلیعت رکھا۔

اب حضرتِ مولانا علی علیہ السلام کے ارشاد کا خیال کریں کہ اگر مولا سورۂ فاتحہ یا باءِ بسم کی تفسیر تحریر فرماتا تو ایسی تفسیر کا وزن ستّر اونٹوں کا بوجھ ہوتا، اور اس ارشاد کا ایک باطن بھی ہو سکتا ہے، وہ ہے سورۂ فاتحہ کے ستّر مُوَکّل فرشتوں کا ہونا جن کو اللہ نے نورِ اساس (علیؑ) سے پیدا کیا ہے، اور وہ سورۂ فاتحہ کے ستّر زندہ علمی و عرفانی خزانے ہیں، کیونکہ تمام اگلی آسمانی کتابوں کا تمام علم قرآنِ حکیم میں ہے، اور قرآنِ حکیم کا کُلّ علم سورۂ فاتحہ میں ہے، اور یاد رکھو کہ ہر عظیم الشّان چیز پر عظیم فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جس طرح اسمِ اعظم پر عظیم فرشتے مُوَکّل ہیں، آیتِ کرسی پر بھی ہیں، یہ اصولِ علمِ تسخیرات ہے۔

سوال: جب بہشت میں ہر نعمت ممکن الحصول ہے تو وہاں ایک عاشقِ رسولؐ یہ چاہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بابرکت آواز میں الحمد شریف کو سُنے، کیا یہ نعمت ممکن ہے؟

جواب: کیوں نہیں، اسی لئے شروع ہی سے الحمد پر فرشتے مقرر ہیں، خداوندِ علیم وحکیم نے بہشت کی نعمتوں میں کوئی کمی نہیں رکھی ہے، بہشت میں مولا علیؑ کی عبادت کا نمونہ بھی ہے، تصوّف کی ایک کتاب میں ہے کہ جب مولا علیؑ عبادت کرتے تھے تو ان کے سینۂ مبارک سے جوششِ دیگ جیسی آواز آتی تھی۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جُمعرات ۱۲ ؍ جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سرِّ چہارُم

تضرُّع = عاجزی = گریہ وزاری = گڑگڑانا = خوفِ خدا سے رونا، یہ عمل طبِّ الٰہی اور شفاخانۂ قرآنِ پاک کی وہ بے مثال اور لاجواب دوا ہے جس کی خاص اور اعلیٰ تعریف خود قرآنِ عظیم میں موجود ہے، لہٰذا آپ اُن آیاتِ کریمہ کو چشمِ بصیرت سے دیکھیں جو مضمونِ تضرُّع سے متعلق ہیں، تمام اخلاقی اور باطنی امراض کی جڑ قساوتِ قلبی = دل کی سختی ہے، جس کا علاج تضرُّع سے ہو سکتا ہے، اِن شَاءَ اللّٰہ!

تضرُّع بہت سی ظاہری اور باطنی بیماریوں کے لئے دوا ہے، آپ قرآن ہی سے ہر چیز کو معلوم کرلیں، واضح رہے کہ ہر عبادت کے آداب ہوا کرتے ہیں، پس تضرُّع کے بھی آداب ہیں، اور تضرُّع کا سب سے اعلیٰ نمونہ وہ ہے جس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسولؐ کو سکھا دیا (۷: ۲۰۵) آیۂ شریفہ اور ترجمہ:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۔

ترجمہ: اے نبیؐ اپنے ربّ کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

ن ر ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی) جمعہ ۱۳۔ جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سِرِّ پنجم

کتابِ قرآنی علاج جو ۱۹۸۷ء میں تصنیف کی گئی تھی، آج کل پھر قرآنی طِب پر چند مقالے لکھ رہا ہوں، دراصل وہی موضوع ہے، تاہم ممکن ہے اس دفعہ کی کوشش میں کچھ نئی معلومات کا اضافہ ہو، لہٰذا آپ قرآنی علاج ہی کو بنیاد قرار دیں۔

الاِتقان زمانۂ ماضی کے ایک بڑے نامور عالم علاّمہ جلال الدّین سیوطی کی مشہور کتاب ہے، جس میں بہت سی گرانقدر معلومات جمع کی گئی ہیں، آپ اس کتاب کی نوع ۶۵ کو پڑھ کر دیکھ لیں، یہ نوع قرآن سے مُستنبط کئے گئے علوم پر ہے، یعنی ایسے علوم جو قرآن کے باطن سے بذریعۂ اِستنباط و استخراج دریافت کئے گئے ہیں، ہماری روحانی سائنس، قرآنی سائنس وغیرہ بھی اسی اصول کے مطابق ہیں، تاہم مقامِ شکر ہے کہ ہمارے ہاں درویشی اور تجرباتِ روحانی کا بھی دخل ہے، اسی قانون کی رُو (وجہ) سے نامۂ اعمال کو نورانی مُووی کہنا درست اور حقیقت ہے، اور یہ تاویل بھی ہے۔

کتابِ قرآنی علاج میں یہ ضروری مضامین ہیں: کتاب کی اہمیّت، قرآنی علاج کا ثبوت، سورۂ شفا میں طبّی اشارات، قرآن اور قلبِ انسان، آیاتِ شفا، قرآنی طب اور تقویٰ، قرآنی طب اور آواز، خواب کے اشارات، ذکرِ خدا۔ اِکسیرِ اعظم، خوفِ بے جا کا علاج، ایک آسمانی دوا۔ دعا، روحانی سائنس (اوّل)، روحانی سائنس (دوم)، عشقِ الٰہی، معیارِ صحت، حقیقی صحت، انسان دنیا میں۔ دنیا انسان میں،

ISW Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

خدا کن سے محبت کرتا ہے . . .، انبیا و اولیا کی شناخت، قرآن میں جسمانی شفا، بعض اہم مشورے، روحانی علاج اور عقیدۂ راسخ، امواجِ نور کا تصوّر، پاؤں کی حرکت سے علاج، جراثیم اور قوتِ عزرائیلی، سانس سے علاج، کپکپی سے علاج۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
جُمعہ ۱۳، جولائی ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سرِّ ششم

سورۂ حجر (۱۵: ۹۰-۹۱) میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے، ظاہر میں کوئی مسلم یا غیر مسلم ایسا ہرگز نہیں کر سکتا ہے، لہٰذا یہاں ضرور کوئی عظیم راز پوشیدہ ہے۔

قرآنِ حکیم خدائے واحد و یکتا کا کلامِ حکمت نظام ہے، لہٰذا اس کے باطنی اور روحانی پہلو کی ایک معجزانہ وحدت و سالمیت ہے، جس کی معرفت خدا کی معرفت سے الگ نہیں، اس لئے یہ ضروری ہے۔

پہلا دریائے نور کلمۂ کُن = امر کے نام سے ہے، اس کا سنگم دوسرے دریائے نور کے ساتھ ہے، جس کے تین نام ہیں: نورِ محمدی = قلم = عقل، اس کا سنگم تیسرے دریائے نور کے ساتھ ہے، جس کے تین نام ہیں: لوح = نورِ علی = نفسِ کُلّی، اسی میں کتابِ مکنون = گوہرِ عقل بھی پوشیدہ ہے، یہ ہے قرآنِ حکیم کے باطنی پہلو کی وحدت و سالمیت، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحْسَانِہٖ۔

نوٹ: نورِ عقل نورِ عرش بھی ہے، اور نورِ لوح نورِ کرسی بھی، قرآن کے یہ تمام مراتب امامِ مبینؑ = قرآنِ ناطق = کتابِ ناطق میں ہیں، اگر آپ قرآنِ پاک کے باطنی اور روحانی پہلو کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں تو یقیناً آپ کو قرآنی طبّ کے معجزات سے بے شمار فائدے حاصل ہوں گے، اِن شاءَ اللہ!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی) سنیچر ۱۴، جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سرِّ ہفتم

عالمِ دین کا پُر حکمت بیان کلمۂ باری = کُن = امر سے شروع ہوتا ہے، کُن بظاہر کلمۂ امرِ باری تعالیٰ ہے یعنی ہوجا، بباطن اس سے ارادۂ الٰہی مراد ہے، پس کلمۂ کُن یا ارادۂ الٰہی ایک دریائے نور ہے جو ہمیشہ جاری ہے، دوسرا دریائے نورِ قلم ہے، اور تیسرا دریائے نورِ لوح ہے، اور چوتھا دریائے نورِ سلسلۂ تجلیاتِ علمی ہے، یہ بہشت کی نہریں ہمیشہ جاری ہیں، یہ اہلِ معرفت کے عالمِ شخصی میں علمِ لدُنّی کا نظام ہے، جبکہ امامِ مبینؑ کا نور حظیرۂ قدس = جبین میں طلوع ہوجاتا ہے۔

اے عزیزان! پھر سے سُنو! اور خوب یاد رکھو: کلمۂ کُن = ارادۂ الٰہی، قلم = فرشتۂ اعظم = نورِ محمدی = عقلِ اوّل = نورِ عرش، لوحِ محفوظ = نورِ علی = نفسِ کُلّی = نورِ کرسی = فرشتۂ اعظم، یہ چیزیں انوار بھی ہیں = اسرار بھی، بحار (بحر کی جمع) بھی اور فرشتے بھی، مثلاً: نورِ محمدی = عقلِ کُلّی = فرشتۂ اعظم = قلم = نورِ عرش متصل نورِ کرسی، نورِ علی = نورِ کرسی = لوحِ محفوظ = مُتصل قلم = مُتصل نورِ محمدی = عقلِ اوّل۔

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس. آئی)

آدِت ۱۵، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سرِّ ہشتُم

سوال: یہاں عنوان قرآنی طِبّ کا ہے مگر بیان قرآن کی وحدت و سالمیت کا ہے، اِس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی باطنی معرفت ضروری ہے، کیونکہ قرآنی طِبّ کا بیش از بیش فائدہ اُس وقت ہے جبکہ تم قرآن کا عارف ہو جاتے ہو۔

قرآن کی باطنی وحدت و سالمیّت کے تصوّر کے بغیر آپ عظمتِ قرآن کا عقیدۂ راسخ کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ پس قرآنی طِبّ کا فائدہ قرآن کی معرفت میں ہے اور یہ بات بھی خوب یاد رکھیں کہ تمام اعلیٰ معرفتیں امامِ مبینؑ میں جمع ہیں یعنی معرفتِ روح، معرفتِ رب، معرفتِ رسولؐ، معرفتِ امامؑ، معرفتِ قرآن وغیرہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(الیس۔ آئی)
راولپنڈی
۱۶ر جولائی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سِرِّ نُہم

حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کے قصۂ قرآن میں سے ایک پُرحکمت اور اعلیٰ طبّی مثال (۲۶: ۸۰) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ۔ اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ یعنی شفائے جسمانی، شفائے روحانی، اور شفائے عقلانی، کیونکہ انسان جسم، رُوح، اور عقل کا مجموعہ ہے۔

اور جب کوئی بندہ قلبِ سلیم کے ساتھ خدا کے پاس جاتا ہے تو تب وہ کامیاب ہو جاتا ہے (۲۶: ۸۹)۔

قلبِ سلیم کا ایک مطلب ہے ایسا صحت مند دل کہ اس میں ذرّہ بھر بھی کوئی بیماری نہ ہو، بلکہ اس سے رُوح کی کامل صحت مراد ہے، بلکہ اس سے وہ عقل مراد ہے جو ہر قسم کی عقلی بیماری سے پاک ہو۔ اور قلبِ سلیم کے ساتھ خدا کے پاس جانے کی تاویل ہے امامِ زمانؑ کو اپنا دل قرار دے کر خدا کو پہچاننا یا حضرتِ قائمؑ کو اپنا دل قرار دینا، یہ ہوا قرآنی طِبّ کا آخری درجہ اور آخری فائدہ۔

حضرتِ ابراہیمؑ اپنے عالمِ شخصی میں قلبِ سلیم کے ساتھ خدا کے پاس گیا تھا (۳۷: ۸۴)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
راولپنڈی ۱۶، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سِرِّ دہم

تقویٰ (پرہیزگاری): جملۂ قرآن میں تقویٰ کی شاندار تعریف ہے، تقویٰ کو خداوندِ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لئے معیارِ عزت قرار دیا ہے۔

پرہیزگار کے لئے قرآنی لفظ مُتّقی ہے، جس کی جمع مُتّقین ہے۔

قرآنِ حکیم میں اوّلین مُتّقی حضرتِ امام ہابیل علیہ السلام ہے۔ جو حضرتِ آدمؑ کا اساسِ اوّل تھا، جبکہ اساسِ دوم مولانا شیثؑ تھا۔

قرآنِ حکیم میں جہاں جہاں مُتّقین کا ذکر آیا ہے، وہاں امام المُتّقینؑ کا اشارہ بھی ہے۔

آپ کو یہ سُن کر یقیناً حیرت ہوگی کہ حقیقی تقویٰ ایک اسمِ اعظم کے خزانے میں ہے اور یہ کسی کو نہیں مل سکتا مگر روحانی قیامت اور منزلِ عزرائیلی میں، کیونکہ یہ اسمِ اعظم حضرتِ عزرائیلؑ کے لئے خاص ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
(ایس۔ آئی)
راولپنڈی
۱۷، جولائی ۲۰۰۱ء

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات

سرِّ یازدہم

اسماءُ الحُسنیٰ کی تفسیر و تاویل ہماری پاک جماعتی دعا کے آخر میں ہے، اور ہر امامِ آلِ محمدؐ اپنے وقت میں اسمِ اعظم اور مجموعۂ اسماءُ الحُسنیٰ ہے۔ یعنی ہماری مقدس دُعا کا حصۂ ششم بڑا اہم اور معجزانہ ہے، کیونکہ اس میں اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کے اسمائے مبارک ہیں اور خدا کے اسماءُ الحُسنیٰ یہی حضرات ہیں، آپ ان بابرکت اسماء کی عظیم فضیلت کو قرآنِ حکیم (۷: ۱۸۰) میں دیکھیں۔ آپ اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں کہ تمام انوارِ ائمۂ نورِ امامِ زمانؑ میں جمع ہیں، لہٰذا امامِ زمان علیہ السلام اللہ کا اسمِ اعظم بھی ہے اور اسماءُ الحُسنیٰ بھی ہے۔

قرآنی طِبّ پر جو کچھ لکھا جارہا ہے اس کے جاننے میں بھی شفا ہے اور پڑھنے میں بھی شفا ہے۔

عبادات، اذکار، علم، حکمت، اور معرفت میں شفا ہی شفا ہے۔

میرا یقین ہے کہ قرآنِ حکیم میں طبِّ الٰہی کے اسرار بہت ہیں، ہم اپنے کام میں خداوندِ قدّوس کی مدد چاہتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
اسلام آباد
۱۷، جولائی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی طبّ کے اسرار اور فیوض و برکات
سِرِّ دوازدھم

سورۂ محمّد (۴۷ : ۷) میں ارشاد ہے : ترجمہ : اے لوگو جو (بحقیقت) ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔

تم آسمان میں اللہ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے ہو، مگر ہاں زمین پر جو خدا کا خلیفہ اور نمائندہ (امامِ زمانؑ) ہے اس کی مدد گویا خدا کی مدد ہے۔

پس اے عزیزان! تم حضرتِ امام (مُؤوّل) علیہ السّلام کے علم کو پھیلانے کی خدمت کرو تم اسی طرح اللہ کی مدد کر سکتے ہو، تاکہ اللہ تم کو صراطِ مستقیم پر چلنے میں ثابت قدمی عطا فرمائے۔ جس طرح حضرتِ عیسیٰؑ کی مدد کرنے کے معنی میں حواریوں نے کہا تھا، ہم اللہ کے مددگار ہیں (۳ : ۵۲)۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

(ایس۔ آئی)

اِسلام آباد

بدھ ۱۸، جولائی ۲۰۰۱ء

Table of Contents

آیاتِ قرآنی

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۱	۷-۶:۱	۲۸
۲	۲۵:۲	۱۸۶
۳	۳۴:۲	۴۴
۴	۵۷:۲	۳۹
۵	۶۰:۲	۲۳۴
۶	۷۴:۲	۲۳۴
۷	۱۲۴:۲	۱۶۰
۸	۱۲۵:۲	۸۰
۹	۱۴۰:۲	۷۸
۱۰	۱۶۵:۲	۱۲۱
۱۱	۱۸۹:۲	۱۷
۱۲	۲۱۲:۲	۲۴۴
۱۳	۲۱۴:۲	۷۳
۱۴	۲۴۵:۲	۱۵۴، ۲۳۵
۱۵	۲۴۸-۲۴۵:۲	۱۰
۱۶	۲۵۵:۲	۲، ۱۵، ۲۴۵
۱۷	۲۶۰:۲	۲۷۵
۱۸	۲۷:۳	۲۴۴
۱۹	۵۲:۳	۲۹۲
۲۰	۱۰۱:۳	۲۷
۲۱	۱۳۳:۳	۳۷، ۱۴۹، ۲۰۲، ۲۳۹
۲۲	۱۳۴-۱۳۳:۳	۶۵
۲۳	۱۷۱-۱۶۹:۳	۷۲
۲۴	۵۴:۴	۷۰
۲۵	۶۹:۴	۲۸
۲۶	۱۵:۵	۳، ۸۵، ۱۲۰، ۱۷۲، ۲۵۲، ۲۵۴، ۲۶۸
۲۷	۲۰:۵	۲۰، ۳۷، ۱۹۲
۲۸	۱۱۲:۶	۴۳
۲۹	۱۳۰:۶	۴۳
۳۰	۱۸-۱۱:۷	۵۰
۳۱	۴۰:۷	۶۷
۳۲	۱۷۲:۷	۱۴۵
۳۳	۱۸۰:۷	۳، ۷۹، ۱۳۲، ۲۹۱
۳۴	۲۰۵:۷	۲۸۳
۳۵	۱۱:۸	۱۰۲
۳۶	۲۴:۸	۱۴۴
۳۷	۲۹:۸	۱۵۵
۳۸	۵۷:۱۰	۲۶۸
۳۹	۶۴-۶۲:۱۰	۵۷

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۴۰	۸۷:۱۰	۱۶
۴۱	۹۲:۱۰	۲۵۸
۴۲	۷:۱۱	۱۴۷
۴۳	۴۴:۱۱	۱۰۷
۴۴	۴۸:۱۱	۱۰۶
۴۵	۵۶:۱۱	۲۰۷
۴۶	۹۰:۱۱	۱۲۶
۴۷	۱:۱۳	۲۴۰
۴۸	۷:۱۳	۲۶
۴۹	۱۵-۱۲:۱۳	۳۱
۵۰	۱۵:۱۳	۲۰۲
۵۱	۲۸:۱۳	۲۷۰، ۲۷۱
۵۲	۳۹:۱۳	۷
۵۳	۲۵-۲۴:۱۴	۲۵۷
۵۴	۲۵:۱۴	۲۳۴
۵۵	۳۴-۳۲:۱۴	۲۴۲
۵۶	۳۴:۱۴	۲۴۶
۵۷	۳۶:۱۴	۱۸۳
۵۸	۲۱:۱۵	۵، ۲۰۱، ۲۱۶
۵۹	۲۲-۲۱:۱۵	۲۹، ۳۳
۶۰	۹۱-۹۰:۱۵	۲۸۶
۶۱	۲۱:۱۶	۲۶۰
۶۲	۸۱:۱۶	۴۲، ۹۴، ۱۰۱
۶۳	۸۹:۱۶	۱۸۸
۶۴	۹۷:۱۶	۲۱۱
۶۵	۷۰:۱۷	۱۴۷
۶۶	۷۱:۱۷	۱۲، ۱۶۲
۶۷	۷۲-۷۱:۱۷	۶۶، ۹۶
۶۸	۷۲:۱۷	۲۳، ۸۵، ۲۷۴
۶۹	۵۰:۱۸	۴۴
۷۰	۶۰:۱۸	۹۰
۷۱	۹۴:۱۸	۴۷
۷۲	۱۷:۱۹	۳۶
۷۳	۲۵:۱۹	۲۳۴
۷۴	۹۶-۹۳:۱۹	۶۹
۷۵	۱۰۸:۲۰	۲۷۰
۷۶	۳۰:۲۱	۱۷۹، ۱۸۰
۷۷	۶۹:۲۱	۱۰۴
۷۸	۸۲:۲۱	۴۸
۷۹	۹۶:۲۱	۴۷
۸۰	۱۰۷:۲۱	۱۸۰، ۲۳۰
۸۱	۱:۲۲	۷۳
۸۲	۲۷:۲۲	۱۶۱
۸۳	۵۱:۲۳	۳۹، ۲۱۱، ۲۱۸
۸۴	۶۱:۲۳	۱۴۹
۸۵	۶۲:۲۳	۳، ۲۶۸
۸۶	۳۵:۲۴	۶۰، ۱۷۹، ۲۵۶
۸۷	۵۵:۲۴	۷۴، ۱۴۲، ۱۷۰، ۱۸۳،

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
		۲۱۰، ۲۴۳، ۲۴۸
۸۸	۵۳:۲۵	۹۱
۸۹	۵۸:۲۵	۱
۹۰	۷۴:۲۵	۱۶۰، ۲۱۰
۹۱	۸۰:۲۶	۲۸۹
۹۲	۸۹:۲۶	۲۸۹
۹۳	۹۰:۲۶	۲۰۲
۹۴	۲۱۴:۲۶	۱۸
۹۵	۱۷:۲۷	۴۵
۹۶	۱۸:۲۷	۴۶
۹۷	۹۳:۲۷	۸۷
۹۸	۳۰:۲۸	۲۵۶
۹۹	۲۰:۳۱	۱۳، ۳۸، ۲۰۱، ۲۰۸، ۲۳۹، ۲۴۹
۱۰۰	۲۸:۳۱	۱۵۹
۱۰۱	۱۷:۳۲	۱۹۸
۱۰۲	۱۱:۳۳	۷۳
۱۰۳	۴۰:۳۳	۱۱۹
۱۰۴	۱۳-۱۲:۳۴	۵۲
۱۰۵	۱۲:۳۶	۳، ۴
۱۰۶	۳۶:۳۶	۹۱
۱۰۷	۷۹:۳۷	۱۰۷
۱۰۸	۸۴:۳۷	۲۸۹
۱۰۹	۳۴:۳۸	۱۰۳
۱۱۰	۴۵:۳۸	۵۵
۱۱۱	۸۵:۴۰	۱۰۶
۱۱۲	۱۲:۴۱	۴۸
۱۱۳	۳۰:۴۱	۱۴۲
۱۱۴	۳۲-۳۰:۴۱	۵۹، ۶۰، ۲۲۸
۱۱۵	۵۳:۴۱	۳۹، ۸۵، ۱۴۳
۱۱۶	۲:۴۲	۱۲۱
۱۱۷	۲۸:۴۲	۳۰
۱۱۸	۵۲:۴۲	۳۶
۱۱۹	۴-۱:۴۳	۷
۱۲۰	۴:۴۳	۲۵۴
۱۲۱	۳۶:۴۳	۲۶۲
۱۲۲	۱۳:۴۵	۲۳۹
۱۲۳	۲۹:۴۵	۳، ۲۶۸
۱۲۴	۳۲-۲۹:۴۶	۴۳
۱۲۵	۶-۴:۴۷	۷۱، ۱۹۵
۱۲۶	۷-۴:۴۷	۲۱
۱۲۷	۶:۴۷	۲۳، ۲۱۱
۱۲۸	۷:۴۷	۲۹۲
۱۲۹	۲-۱:۴۸	۶۵
۱۳۰	۱۶:۵۰	۲۶۲
۱۳۱	۲۲:۵۰	۱۵۷
۱۳۲	۳۱:۵۰	۲۰۲
۱۳۳	۴۱:۵۰	۲۷۰

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۱۳۴	۵۱:۴۷-۵۰	۶۳
۱۳۵	۵۱:۵۰	۱۴۹، ۲۳۹
۱۳۶	۵۱:۵۶	۴۳
۱۳۷	۵۳:۱	۲۳۴
۱۳۸	۵۳:۱۴-۱۶	۲۵۶
۱۳۹	۵۳:۱۶	۲۳۴
۱۴۰	۵۴:۵۴-۵۵	۱۹۷
۱۴۱	۵۵:۱-۵	۱۷۸
۱۴۲	۵۵:۶-۷	۱۷۹
۱۴۳	۵۵:۱۹	۹۱
۱۴۴	۵۵:۱۹-۲۰	۲۵۵
۱۴۵	۵۵:۷۲	۱۹۳
۱۴۶	۵۵:۷۴	۱۹۳
۱۴۷	۵۶:۱۰-۱۱	۷۶، ۱۴۹
۱۴۸	۵۶:۳۳	۲۳۴
۱۴۹	۵۶:۳۵-۳۸	۱۸۷
۱۵۰	۵۶:۳۷	۱۸۸
۱۵۱	۵۶:۸۸-۸۹	۱۹۹
۱۵۲	۵۷:۱۲	۶۱، ۱۲۱
۱۵۳	۵۷:۱۲-۱۳	۳۶
۱۵۴	۵۷:۱۲-۱۴	۱۴۹، ۱۵۴
۱۵۵	۵۷:۱۳	۱۵۷
۱۵۶	۵۷:۱۹	۱۵۴
۱۵۷	۵۷:۲۱	۳۷، ۶۱، ۷۴، ۱۴۱،
		۱۴۹، ۲۰۲، ۲۳۹
۱۵۸	۵۷:۲۵	۱۲۴
۱۵۹	۶۶:۸	۵۸، ۱۵۴
۱۶۰	۶۷:۵	۴۸
۱۶۱	۶۹:۱۹	۱۸۵، ۲۳۲
۱۶۲	۷۲:۰۰	۴۳
۱۶۳	۷۵:۹	۱۷۹
۱۶۴	۷۵:۲۲-۲۳	۲۰۹
۱۶۵	۷۶:۱۹	۲۳۴
۱۶۶	۷۶:۲۰	۷۰، ۱۹۰
۱۶۷	۷۸:۲۸-۲۹	۵
۱۶۸	۷۹:۱-۷	۹۷
۱۶۹	۸۱:۱	۲۵۲
۱۷۰	۸۳:۱۸-۲۶	۷۶
۱۷۱	۸۳:۲۰	۲۴۰
۱۷۲	۸۵:۲۱-۲۲	۱۵
۱۷۳	۸۹:۲۲	۳۶
۱۷۴	۸۹:۲۷-۳۰	۲۷۴
۱۷۵	۹۰:۱۰	۲۶۲
۱۷۶	۹۱:۸	۲۶۲
۱۷۷	۹۹:۱	۷۳
۱۷۸	۹۹:۱-۸	۷۳

احادیثِ شریفہ

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۱	یابنی عبد المطلب اطیعونی تکونوا ملوک الارض وحکامها . . . ۔	۱۸-۱۹، ۱۹۰، ۱۹۲
۲	الحکمة ضالة المؤمن۔	۲۳
۳	الارواح جنود مجندة۔	۴۰
۴	موتوا قبل ان تموتوا۔	۶۱
۵	ان للقراٰن ظهرا و بطنا ولبطنه بطنا الی سبعة بطن۔	۷۲، ۲۷۲
۶	کن عالماً اومتعلماً اوسامعا ولا تکن رابع فتهلک۔	۷۵
۷	ان اللّٰه قال من عادی لی ولیا اٰذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیه، ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتٰی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها۔ (حدیثِ قدسی)	۵۰، ۵۵، ۷۶
۸	اطلبوا علم ولوبالصین۔	۷۸، ۹۹، ۲۲۲
۹	کل مؤمن شهید وکل مؤمنة حوراً۔	۱۰۸، ۱۵۷، ۱۸۶
۱۰	کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق۔ (حدیثِ قدسی)	۱۱۱
۱۱	علی مع القراٰن والقراٰن مع علی۔	۱۲۰، ۱۲۲، ۱۵۶
۱۲	النظر الی وجه علی عبادة۔	۱۲۰
۱۳	سلمان منا اهل البیت۔	۱۲۰
۱۴	کل معروف صدقة۔	۱۲۶

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۱۵	الدعا مخ العبادة۔	۱۲۸
۱۶	. . . وھٰؤلاء سبعون ألفا قدامھم لاحساب لھم، ولا عذاب۔	۱۴۱
۱۷	ان فی الجنة لسوقا ما فیھا شری ولا بیع الا الصور من الرجال و النسآء فاذا اشتھی الرجل صورة دخل فیھا۔	۱۸۵
۱۸	کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته۔	۱۹۲، ۲۵۵
۱۹	ما خلق اللّٰه عزوجل شیاء الا جعل له سیدا۔	۲۰۶
۲۰	من کان للّٰه کان اللّٰه له۔	۲۲۲
۲۱	ما من قلب الا وله اذنان، علی احد ھما ملک مرشد و علی الاخریٰ شیطان مفتن۔	۲۶۰، ۲۶۲
۲۲	انماالاعمال بالنیات۔	۲۶۷
۲۳	رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر . . . الا وھی مجاھدة النفس۔	۲۷۵
۲۴	اتحب ان اعلمک سورة لم ینزل فی التوٰرة ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القراٰن مثلھا . . . وانھا سبع من المثانی والقراٰن العظیم الذی اعطیته۔	۲۷۸
۲۵	أ نزل اللّٰه مائة وأربعة کتب،اودع علومھا أربعة منھا: التوٰرة والانجیل ولزبور والفرقان، ثم اودع علوم الثلاثة الفرقان۔	۲۸۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ارشادات واقوال

نمبرشمار	ارشاد/قول	صفحہ نمبر
	حضرت علی علیہ السّلام	
۱	انا الذی عندی الف کتاب من کتب الانبیآء۔	۵
۲	انا اللوح المحفوظ۔	۱۵
۳	تحسب انک جرم صغیر ؛ وفیک انطوی العالم الاکبر	۵۴
۴	اناالناقور۔	۶۶، ۹۸، ۱۶۲
۵	اناالساعة۔	۶۶، ۹۸، ۱۶۲
۶	اناآیات اللّٰہ۔	۶۷
۷	اناباب اللّٰہ۔	۶۷
۸	اناالذی اقوم الساعة۔	۱۶۲
۹	انا جبل قاف۔	۱۱۵
۱۰	اناذالک الکتاب لاریب فیه۔	۱۲۰
۱۱	یاعبداللّٰہ لو کتبت فی معانی الفاتحة لاوقرت سبعین بعیرا۔	۲۸۰
۱۲	. . . وجبت له الجنة واکرمه اللّٰہ برؤیته وقربته۔	۲۸۰
۱۳	لو شئت لاوقرت ببآء بسم اللّٰہ سبعین بعیرا۔	۲۸۰
	حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام	
۱۴	ماقیل فی اللّٰہ فهو فینا وماقیل فینافهوفی البلغاء من شیعتنا۔	۲۴، ۸۴، ۱۴۷

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	ارشاد/قول	نمبر شمار
۸۳	... فبنوا مکان البیت بیتا رفع زمان الطوفان،فھو فی السماء الرابعۃ یلجہ کل یوم سبعون الف ملک لایعودون الیہ ابدا۔	۱۵
	حضرت امام جعفر الصّادق علیہ السّلام	
۱۸۰	عالمین سے صرف انسان ہی مراد ہیں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک فرد اپنی جگہ ایک مستقل عالم ہے۔	۱۶
	حضرت امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ	
۱۲۴	اسلامی نظریہ دوسرے بڑے مذاہب سے زیادہ آگے جاتا ہے چونکہ وہ تمام موجودات میں وہ مادّہ ہو، حیوانات ہوں، درخت ہوں یا خود مکان (SPACE) روح کی موجودگی کا اعلان کرتا ہے، خواہ اس کا وجود کتنا ہی خفیف اور ابتدائی حالت میں کیوں نہ ہو۔	۱۷
	حضرت نور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امام علیہ السّلام	
۲۵، ۱۶۹	"Be wise."(دانا ہوجاؤ)	۱۸
۱۱۸	تم میں سے ہر ایک کو اپنے مذہب کی حقیقی سمجھ اور گہرا علم ہونا چاہئے۔	۱۹
۲۰۱	اوّمنا سَن اَپی۔	۲۰
۲۳۶	قرآن تمام وصفِ کمالِ محمدؐ است۔	۲۱

اشعار

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱	عقلِ کُلّ و نفسِ کُلّ مردِ خداست عرش و کرسی رامدان کزوی جداست	۹
۲	بگردِ عالم ار بحرِ محیط است دُرّ و ہم گوهر و مرجان علیؑ بود	۱۵
۳	الٰہی چارۂ بے چارگان کن الٰہی رحمتی بربندگان کن (مناجات)	۳۴
۴	اے تو آمرزگار و بخشنده ماسیه روزگار و لخشنده (مناجات)	۳۵
۵	این سعادت بزورِ بازو نیست تانه بخشد خدائے بخشنده	۵۰، ۷۸
۶	ہر چیز تجھی میں ہے بیرون نہیں کچھ بھی ہے ارض وسما تجھ میں اور کون و مکان تو ہے	۵۴
۷	خُروسانِ سحر گویند که قُم یَآیُّها الغافل توازمستی نمی دانی کسی داند که ہشیاراست	۸۲

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۸	آئینۂ خدا نُما مرتضٰی بود درچشمِ جان تجلّیٔ جانان کندعلی	۸۴
۹	اِن مظھرِحق عرشِ خدا دِینے شھنشاہ جارجلوۂ اوّل غَنُمْ لوٌ زلزلاٌ دِیمی	۸۸
۱۰	قتل کن فرعونِ نفس خویش را درزمان موسائے عمرانت کنم	۹۳
۱۱	گرچہ قرآن از لبِ پیغمبرؐ است ہرکہ گوید حق نہ گفت آن کافر است	۱۱۱
۱۲	اے نصیرالدّین تجھ کو سِرِّ اعظم یاد ہے؟ عالمِ علوی میں تنہا اک گوہر ہے کتاب	۱۱۱
۱۳	جشنِ ڈائمنڈ جوبلی کا ماہِ انور کون ہے؟ جس کو ہم ہیروں میں تولیں گے وہ دلبر کون ہے؟ (نظم)	۱۳۴
۱۴	جس گھڑی شاہ علی جانبِ میدان آیا میرا دل کہنے لگا دیکھ کہ جانان آیا (نظم)	۱۳۶
۱۵	آدمی را آدمیت لازم است بُوئے صندل گر نہ باشد خشک چوب	۱۴۵
۱۶	زدنیا تابعقبیٰ نیست بسیار ولی در رہ وجودِ تست دیوار	۱۵۷

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱۷	اُنے ذِکرُلو اُنے فِکرُلو اُنے عِشقے نَشولو بُٹ ھیشی جے تھپ ضا ھُرُوٹم گوَن دُواَرِس خا	۱۶۴، ۱۸۲
۱۸	دیوانہ نصیرؔ دیمی کرے بس شُلے فُو ایُولجا ی شُلے بَزمُ لو بَم شُلگُویو مَرَکا ڈے فُوچِس خا	۱۶۴
۱۹	اَسقر دُخَرِن گنڈُنے جیئی باکرے یرے سیئبی جا ضا دُخرس اَسقرے گھومارے شکُیرن	۱۶۴
۲۰	ذکرِ خفی نورِ جلی مولا علی مولا علی خوانده خدانامش ولی مولا علی مولا علی	۱۶۵
۲۱	ہرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما	۱۶۵
۲۲	آیۂ قَدْجَاءَ کُمْ (۵:۱۵) کو پڑھ لیا کر جانِ من! نورِ حق کی روشنی میں سب کو رہبر ہے کتاب	۱۷۰
۲۳	آن امامِ مُبین ولئِ خدا آفتابِ وجودِ اہلِ صفا	۱۷۲
۲۴	جے اَتسَقلتا کرے گُوڈگاری طوافر مولا اُنے محبتے میلے اورشم سِسِے پروانہ میام	۱۷۳
۲۵	شرابِ لم یزل صدبار خوردم زجامِ مصطفی الحمدللّٰه!	۱۷۳

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۲۶	جہان میں میرے صنم کی کوئی مثال نہیں جمیلِ کُل ہے وہی اور کہیں جمال نہیں (نظم)	۱۷۴
۲۷	رشتہ دارو! فضلِ مولا پر رکھو محکم یقین میں تو ہوں الحمدللہ ساکنِ خُلدِ برین (نظم)	۱۷۵
۲۸	عارف نے سنو دل میں اک تازہ جہان دیکھا ہے جس کی طلب سب کو وہ گنجِ نہان دیکھا (نظم)	۱۷۶
۲۹	یاالٰہی! تو عطا کردے مجھے فیضانِ عشق تاکہ ہو جاؤں ہمیشہ بندۂ سلطانِ عشق (نظم)	۱۷۷
۳۰	اِنےٗ جا قلمر قَوائتی کرےٗ ایٗس یَٹسےٗ گہرچی ایٗر بیٗشکی متھن گن بله کُلیٗ ایٗس بیٗسےٗ ورچی	۱۸۲
۳۱	تن چو سایه برزمین وجانِ پاكِ عاشقان دربہشتِ عدن تجری تحتہاالانہار مست	۲۰۵
۳۲	وہ پیغمبرِ خاصِ خدا وہ بادشاہِ انبیاؑ وہ نورِ پاکِ اولیاؑ یعنی محمد مصطفاؐ صلّوا علیہ وآلہٖ (نعت)	۲۱۲
۳۳	گفت جارُاللّٰه ہمه آیاتِ قرآنِ مجید شش ہزاروشش صدوشصت وشش آمد درشمار	۲۳۰

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۳۴	میں نے کل خواب میں علی دیکھا اس خفی نور کو جلی دیکھا (نظم)	۲۳۷
۳۶	پوچھا ہے عارفوں سے جو ہم نے مکانِ یار آنکھوں کو بند کر کے ہے دل کا پتا دیا	۲۷۴
۳۷	اے که می پُرسی زمن آن ماه را منزل کجاست منزلِ او دردل است امّا ندانم دل کجاست	۲۷۴
۳۸	ای نسخهٔ نامهٔ الٰهی که تُوی وی آئینهٔ جمالِ شاهی که تُوی بیرون زتو نیست هرچه درعالم هست درخود بطلب هرآنچه خواهی که تُوی	۲۷۵

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرستُ الاعلام

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱	حضرت آدمؑ	۳۷، ۱۰۸، ۱۱۳، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۶۳، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۸۸، ۱۹۸، ۲۴۵، ۲۴۸، ۲۹۰
۲	حضرت ابراہیمؑ	۵۵، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۱۳، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۸۳، ۲۷۴، ۲۸۹
۳	حضرت ابنِ فخریؒ	۲۸۰
۴	حضرت ابوطالبؑ	۱۱۴
۵	حضرت ابوہریرہؓ	۲۷۸
۶	حضرت ابَی بن کعبؓ	۲۷۸
۷	حضرت اسحاقؑ	۵۵
۸	حضرت اسرافیلؑ	۴، ۶۶، ۱۲۱، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۶۱، ۲۷۴
۹	حضرت جبرائیلؑ	۴، ۲۷۴
۱۰	حضرت امام جعفر الصّادقؑ	۱۸۰
۱۱	حضرت جعفر طیارؓ	۱۲۰
۱۲	حضرت جلال الدّین رومیؒ	۹۳، ۱۱۷
۱۳	علاّمہ جلال الدّین سیوطی	۲۸۴
۱۴	حضرت داوٗدؑ	۱۲۱، ۱۲۴
۱۵	حضرت امام سلطان محمد شاہؑ	۷۵، ۸۴، ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۹۹، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۸، ۲۲۲

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱۶	حضرت سلیمانؑ	۴۵، ۴۹، ۵۲، ۵۴، ۱۰۳، ۱۰۸
۱۷	حضرت شمس تبریزؒ	۱۱۷
۱۸	حضرت شمس الملوک	۱۱۷
۱۹	حضرت شموئیلؑ	۱۰
۲۰	حضرت شیثؑ	۲۹۰
۲۱	حضرت صالحؑ	۱۰۹
۲۲	حضرت طالوتؑ	۱۰، ۱۰۸
۲۳	حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۴۳، ۲۷۹، ۲۸۰
۲۴	حضرت عزرائیلؑ	۶۶، ۱۰۸، ۱۵۰، ۱۵۲، ۲۷۴، ۲۹۰
۲۵	عزیز محمد خان	۷۷، ۷۸
۲۶	حضرت علیؑ	۶، ۷، ۸، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۳، ۲۶، ۵۴، ۶۶، ۶۷، ۸۴، ۹۸، ۱۱۵، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۵۶، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۷۱، ۱۷۲، ۲۳۲، ۲۳۷، ۲۵۴، ۲۸۱، ۲۸۲
۲۷	حضرت پرنس علی سلمان خان	۱۳۷
۲۸	حضرت عیسیٰؑ	۲۹۲
۲۹	میر غزن خانِ ثانی	۹۲
۳۰	حضرت فاطمہؑ	۱۱۸
۳۱	حضرت محمدؐ	۱۷۲، ۲۱۲، ۲۱۳
۳۲	حضرت امام محمد باقرؑ	۲۴، ۸۴، ۱۴۷
۳۳	میر محمد جمال خان	۹۲
۳۴	میر محمد نظیم خان	۹۲

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	اسم	صفحہ نمبر
۳۵	حضرت مریمؑ	۱۱۷، ۱۸۴، ۲۲۶
۳۶	حضرت موسیٰؑ	۱۶، ۲۰، ۳۷، ۱۰۴، ۱۶۵، ۱۹۲، ۲۱۵، ۲۵۶، ۲۵۸
۳۷	حضرت میکائیلؑ	۴، ۲۷۴
۳۸	حضرت حکیم پیر ناصر خسروؔ ق س	۷۹، ۱۵۷
۳۹	حضرت نوحؑ	۱۰۶، ۱۰۷، ۱۵۲، ۱۶۳
۴۰	حضرت ہابیلؑ	۲۹۰
۴۱	حضرت ھارونؑ	۱۶، ۲۰، ۳۷، ۲۵۸
۴۲	حضرت یعقوبؑ	۵۵

اسمائے کتب

نمبر شمار	کتاب	صفحہ نمبر
۱	الاتقان فی علوم القرآن	۲۸۱، ۲۸۴
۲	المستدرک	۱۲۰
۳	انجیل	۲۷۸، ۲۸۱
۴	تفسیرِ بحر الدّرر اور ریاض القدس	۲۷۹
۵	توریت	۲۷۸، ۲۸۱
۶	الجامع ترمذی	۲۷۸
۷	حکمتِ تسمیہ اور اسمائے اہلِ بیت	۸۹
۸	دعائم الاسلام	۱۸، ۸۳، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۱۰
۹	دیوانِ نصیری	۱۶۴
۱۰	زبور	۱۲۱، ۲۷۸، ۲۸۱
۱۱	سراج القلوب	۱۲۱
۱۲	صحیح البخاری	۱۴۱
۱۳	عملی تصوّف اور روحانی سائنس اور روحانی سائنس کے عجائب وغرائب	۹، ۵۱، ۲۵۱
۱۴	کتاب العلاج (قرآنی علاج)	۲۸۴
۱۵	کشف المحجوب	۲۷۵
۱۶	کوکبِ دُرّی	۶۷، ۹۸، ۱۶۲، ۲۷۹
۱۷	گلشنِ خودی	۲۷۶
۱۸	گنجینۂ جواہرِ احادیث	۱۳۰
۱۹	میزان الحقائق	۳۹، ۲۱۸
۲۰	ہزار حکمت (تاویلی انسائیکلوپیڈیا)	۱۷۸، ۱۸۱، ۱۸۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اصطلاحات

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱	آتشِ سرد	۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴
۲	آدمِ زمانؑ	۱۷۳، ۲۲۱
۳	آلِ ابراہیمؑ	۵۴، ۷۰، ۱۱۴، ۱۶۳، ۱۸۳
۴	آلِ محمدؐ	۷۰، ۱۱۴، ۱۶۳، ۱۷۲، ۱۸۳، ۲۶۸
۵	ابد	۹۰، ۱۰۹، ۲۳۱
۶	اجسامِ لطیفِ ابداعی	۹۵
۷	اختیاری موت	۷۳
۸	ازل	۹۰، ۱۰۹، ۲۳۱
۹	اساسؑ/اساسانؑ	۲۸، ۷۶، ۱۰۸، ۱۲۲، ۱۷۱، ۱۷۹، ۱۹۷، ۲۳۱، ۲۵۷، ۲۹۰
۱۰	اسمِ اعظم	۳، ۴، ۱۱، ۲۶، ۲۷، ۶۰، ۶۶، ۷۵، ۷۹، ۸۸، ۹۳، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۳۰، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۵۰، ۱۷۱، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۷۱، ۲۸۱، ۲۹۰، ۲۹۱
۱۱	اسماءُالحسنٰی	۳، ۷۹، ۱۱۵، ۱۳۲، ۱۷۱، ۱۷۸، ۲۱۴، ۲۶۰، ۲۹۱
۱۲	امامؑ/امامانؑ	۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۲۰، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۵۶، ۵۹، ۶۴، ۶۷، ۶۸، ۷۷، ۸۵، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۶، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۸۰، ۲۰۶، ۲۱۰، ۲۲۱، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۸، ۲۴۶، ۲۶۶، ۲۷۹

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱۳	امامِ آلِ محمدؐ/ ائمۂ آلِ محمدؐ	۷، ۲۵، ۴۷، ۶۰، ۷۵، ۷۹، ۸۷، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۶۸، ۱۷۲، ۲۱۰، ۲۷۹، ۲۹۱
۱۴	امام المتّقین	۱۶۰، ۲۹۰
۱۵	امام النّاس	۱۶۰
۱۶	امامِ زمانؑ	۳، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۵۰، ۶۰، ۶۶، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۸۱، ۹۶، ۱۰۳، ۱۱۰، ۱۲۸، ۱۳۸، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۷، ۱۶۰، ۲۰۶، ۲۲۲، ۲۳۰، ۲۴۴، ۲۵۲، ۲۵۸، ۲۶۹، ۲۷۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۲
۱۷	امامِ مبینؑ	۳، ۴، ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۲۸، ۳۷، ۵۴، ۶۰، ۶۹، ۷۷، ۹۴، ۱۱۱، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۵۴، ۱۵۹، ۱۷۱، ۱۷۲، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۰۹، ۲۲۱، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۷، ۲۴۶، ۲۷۹، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸
۱۸	امامِ مستقر	۱۰۹
۱۹	امامِ مستودع	۵۴، ۱۰۹
۲۰	انسانِ اکبر/ انسانِ کبیر	۹، ۱۰، ۳۶، ۲۳۵
۲۱	انسانِ لطیف/ انسانانِ لطیف	۹۵، ۱۰۳، ۱۳۸، ۱۵۲، ۲۲۴
۲۲	انسانِ کامل/ انسانانِ کامل	۴۵، ۵۲، ۱۰۶، ۱۷۸، ۲۲۱، ۲۳۵
۲۳	باب/ بابان	۲۸، ۲۳۱
۲۴	برق سوار	۱۷۶
۲۵	برقی بدن	۳۶، ۸۴، ۹۴، ۲۴۶
۲۶	بہشتِ برائے معرفت	۲۴۹
۲۷	بہشتِ مجسّم	۲۰۴

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۲۸	بیت المعمور	۱۶، ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۶۳
۲۹	تسخیرِ کائنات	۱۳، ۳۸، ۴۵، ۱۵۲، ۲۰۲، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۲، ۲۶۵
۳۰	جامۂ بہشت	۳۶
۳۱	جثۂ ابداعیّہ	۳۶، ۳۷، ۸۴، ۹۴، ۱۱۱، ۲۲۱، ۲۲۶، ۲۴۶
۳۲	جدّ	۱۲۱
۳۳	جسمِ لطیف/ اجسامِ لطیف	۱۵، ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۴۳، ۵۲، ۶۷، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۹۹، ۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۲۱، ۲۲۷
۳۴	حجت/ حجتان	۲۸،۱۱۷
۳۵	حجتِ قائمؑ	۷، ۱۱۷، ۲۲۷، ۲۴۶
۳۶	حظیرۂ قدس	۱۶، ۲۷، ۳۸، ۴۸، ۵۲، ۵۶، ۵۸، ۶۰، ۷۶، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۳۸، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۶۳، ۱۷۹، ۱۹۳، ۱۹۷، ۲۰۲، ۲۰۹، ۲۳۱، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۷۹، ۲۸۷
۳۷	حقُ الیقین	۲۰۴
۳۸	خلافتِ الٰہیّہ	۲۴۸
۳۹	خلیفۃُ اللّٰہ	۲۴۵
۴۰	خلیفۂ رسولؐ	۱۷۱
۴۱	داعیان	۲۸
۴۲	دورِ تاویل/ زمانۂ تاویل	۲۵، ۲۳۲
۴۳	دورِ قیامت/ زمانۂ قیامت	۸۳، ۲۳۲
۴۴	دھنِ مبارک	۲۳۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۴۵	ذوالقرنین	۹۶
۴۶	رجوع الی اللہ	۶۹، ۲۷۴
۴۷	روح القدس	۱۱۱
۴۸	روح اللہ	۳۶
۴۹	روحانی سائنس	۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۱، ۴۳، ۴۵، ۴۷، ۴۸، ۵۰، ۵۲، ۵۴، ۹۹، ۱۵۱، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۲۴، ۲۴۹، ۲۸۴
۵۰	روحانی سلطنت	۴۵، ۵۴، ۷۰، ۱۸۳، ۱۹۲
۵۱	روحانی قیامت	۴، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۱، ۳۷، ۴۰، ۴۵، ۴۷، ۵۰، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۶، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۹۳، ۹۶، ۱۰۶، ۱۳۲، ۱۳۸، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۷۶، ۱۸۴، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۲۸، ۲۳۵، ۲۴۴، ۲۷۴، ۲۷۹، ۲۹۰
۵۲	سرابیل/معجزاتی کُرتے	۳۶، ۴۲، ۹۴، ۹۵، ۱۴۰
۵۳	شعوری قیامت	۱۵۹
۵۴	صاحبِ جثۂ ابداعیّہ	۳۷، ۲۲۶
۵۵	صاحبِ حربِ قیامت	۲۱۸
۵۶	صورِ اسرافیل	۶۶، ۷۳، ۷۷
۵۷	صورِ قیامت	۹۶
۵۸	صورتِ رحمان	۱۰۸، ۲۰۹، ۲۳۵
۵۹	عارفانہ موت	۴، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۱، ۳۷، ۴۰، ۴۷، ۵۰، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۹۳، ۹۶، ۱۳۸، ۱۵۰، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۸۴، ۲۲۸،

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
		۲۳۵، ۲۴۴، ۲۷۴
۶۰	عالمِ ذرّ	۴۵، ۴۷، ۶۸، ۷۷، ۱۰۹، ۲۲۶
۶۱	عالمِ شخصی/عوالمِ شخصی	۱۰، ۱۴، ۱۶، ۲۰، ۲۲، ۲۷، ۲۸، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۷، ۴۸، ۵۴، ۵۶، ۶۰، ۶۲، ۶۵، ۶۹، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۸۸، ۹۵، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۷۰، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۵، ۱۹۲، ۲۰۲، ۲۱۴، ۲۳۰، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۸، ۲۵۲، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۶۲، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۸۷، ۲۸۹
۶۲	عالمِ علوی/ عالمِ بالا	۵۵، ۵۷، ۵۸، ۱۱۲، ۲۶۲
۶۳	عالمِ اکبر/ عالمِ کبیر	۹، ۱۰، ۵۴، ۲۳۵
۶۴	عرش	۱۵، ۶۴، ۲۴۰
۶۵	عقلِ کُلّ/عقلِ کُلّی	۱۵، ۶۴، ۷۶، ۱۲۲، ۱۷۹، ۱۹۷، ۲۳۱، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۸۶، ۲۸۷
۶۶	علم الیقین	۵۸، ۷۵، ۱۲۳، ۱۹۰، ۲۰۴، ۲۵۰
۶۷	علمِ لدنّی	۷۲، ۲۸۷
۶۸	علمی بہشت	۱۹۵، ۲۰۶
۶۹	علیؑ زمانؑ	۹۹، ۱۷۲، ۲۳۲
۷۰	عیال اللہ	۸۶
۷۱	عین الیقین	۵۸، ۲۰۴
۷۲	غیر شعوری قیامت	۱۵۹
۷۳	فنافی اللہ	۳، ۱۲، ۶۴، ۱۴۸، ۲۰۹

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۷۴	فنافی الامامؑ	۱۱، ۱۲، ۴۷، ۱۳۲، ۱۴۸، ۲۰۹
۷۵	فنافی الرّسولؐ	۱۲، ۲۰۹
۷۶	حضرتِ قائمؑ/ قائم القیامتؑ	۷، ۱۱۷، ۱۶۷، ۲۱۸، ۲۲۷، ۲۴۶، ۲۸۹
۷۷	قرآنِ صامت	۲۶۸
۷۸	قرآنِ ناطق/کتابِ ناطق	۳، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۲۰، ۱۳۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۲۲۸، ۲۴۰، ۲۶۸، ۲۸۶
۷۹	قرآنی بہشت	۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۷۵
۸۰	قرآنی سائنس	۳۹، ۲۴۹، ۲۸۴
۸۱	قلم/قلمِ اعلیٰ/ قلمِ الٰہی	۴، ۱۵، ۶۴، ۹۰، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۷۷، ۲۸۶، ۲۸۷
۸۲	قوتِ اسرافیلیہ	۲۷۵
۸۳	قوتِ جبرائیلیہ	۲۷۵
۸۴	قوتِ عزرائیلیہ	۲۷۵
۸۵	قوتِ میکائیلیہ	۲۷۵
۸۶	کائناتِ لطیف/لطیف کائنات	۱۳۸، ۱۵۲
۸۷	کائناتی بہشت/کائناتی جنت	۲۰، ۳۷، ۵۶، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۸۸، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۷۰، ۲۰۱، ۲۳۵، ۲۵۲
۸۸	کتابِ مبین	۷
۸۹	کتابِ مکنون	۱۰۷، ۱۱۱، ۱۵۵، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۵۲، ۲۸۶

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۹۰	کتابِ منیر	۲۳۴
۹۱	کُرسی	۱۵، ۶۴، ۱۰۳، ۱۰۸، ۲۴۰، ۲۴۵
۹۲	کلماتِ تامّات/کلمۂ تامّہ	۵۳، ۱۵۵، ۱۷۱، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۳۶
۹۳	کلمۂ باری	۲۳۱، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۸۷
۹۴	کلمۂ کُن	۲۰۴، ۲۱۷، ۲۲۶، ۲۷۷، ۲۸۶، ۲۸۷
۹۵	کوکبی بدن (اسٹرل باڈی)	۹۵
۹۶	گریہ وزاری	۲۲، ۳۳، ۷۸، ۷۹، ۲۷۲، ۲۷۷، ۲۸۳
۹۷	گوہرِ عقل	۱۰۷، ۱۹۳، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۵۶، ۲۸۶
۹۸	لشکرِ اسرافیلی	۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۲، ۱۷۳
۹۹	لوح/لوحِ محفوظ	۴، ۶، ۷، ۱۵، ۶۴، ۹۰، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۷۷، ۲۸۲، ۲۸۶، ۲۸۷
۱۰۰	مجمع البحرین	۳۶، ۹۰، ۱۰۸، ۲۳۱، ۲۵۲، ۲۵۵
۱۰۱	مرج البحرین	۹۱، ۲۵۵
۱۰۲	منزلِ اسرافیلی	۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۳۷، ۳۸، ۶۲، ۶۵، ۱۰۶، ۱۴۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۲۰۲، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۴
۱۰۳	منزلِ عزرائیلی	۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۳۷، ۳۸، ۶۲، ۶۵، ۱۰۶، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۲۰۲، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۴، ۲۹۰
۱۰۴	منزلِ ناقور	۲۷۵
۱۰۵	ناطقؑ/ ناطقانؑ	۲۸، ۷۶، ۱۲۲، ۱۶۲، ۱۷۵، ۱۹۷، ۲۳۱، ۲۵۷
۱۰۶	نفسِ امّارہ	۲۶۳، ۲۶۸
۱۰۷	نفسِ کُلّ/نفسِ کُلّی	۷، ۱۵، ۶۴، ۷۶، ۱۰۳، ۱۲۲، ۱۷۹، ۱۹۷، ۲۳۱،

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
		۲۴۰، ۲۴۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۸۷
۱۰۸	نفسِ لوّامہ	۱۱۱
۱۰۹	نفسِ مطمئنّہ	۲۷۴
۱۱۰	نفسِ واحدہ	۶۹، ۱۴۳، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۸۸، ۲۲۱
۱۱۱	نورٌ علیٰ نور	۶۰، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۷۹، ۲۳۴
۱۱۲	نورِ ابد	۲۷۷
۱۱۳	نورِ ازل	۲۵۵، ۲۷۷
۱۱۴	نورِ اساس	۲۴۰، ۲۵۶، ۲۸۱
۱۱۵	نورِ امام	۲۳۸
۱۱۶	نورِ عرش	۹۰، ۲۵۵، ۲۷۷، ۲۸۶، ۲۸۷
۱۱۷	نورِ علیؑ	۶، ۱۵، ۹۰، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۷۷، ۲۸۶
۱۱۸	نورِ قلم	۲۳۱
۱۱۹	نورِ کُرسی	۹۰، ۲۷۷، ۲۸۶، ۲۸۷
۱۲۰	نورِ مجسّم	۹۳، ۱۲۰، ۲۵۳، ۲۵۸
۱۲۱	نورِ محمدی	۱۵، ۹۰، ۲۳۱، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۷۷، ۲۸۶، ۲۸۷
۱۲۲	نورِ ناطق	۲۴۰، ۲۵۶
۱۲۳	نورِ نفسِ کُلی	۱۵
۱۲۴	نورِ ہدایت	۲۰، ۲۶، ۵۰، ۶۲، ۸۹، ۹۳، ۱۴۹، ۲۴۳، ۲۵۳، ۲۷۸
۱۲۵	نورانی بدن/نوری بدن	۲۲۱، ۲۴۶
۱۲۶	نورانی مووی	۱۶۴، ۱۸۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۶۴، ۲۸۴

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱۲۷	نورانی ہدایت	۷۱
۱۲۸	وجہُ اللہ	۳۶
۱۲۹	ھاروت وماروت	۱۱۷
۱۳۰	یاجوج وماجوج	۴۷، ۷۷، ۱۰۹، ۱۵۷
۱۳۱	یک حقیقت/مونوریالٹی	۳۶، ۱۴۶، ۲۰۹
۱۳۲	یو۔ایف۔اوز	۱۰۲، ۱۰۳، ۲۱۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

فہرستِ تصانیف و تراجم

پروفیسر ڈاکٹر علّامہ نصیرالدّین نصیؔر ہونزائی (ایس۔آئی)

نمبرشمار	کتاب
	اردو تصانیف
۱	آٹھ سوال کے جواب
۲	اسمٰعیلی اصطلاحات
۳	المجالس المغربیہ☆
۴	امام شناسی (حصّہٴ اوّل)
۵	امام شناسی (حصّہٴ دوم)
۶	امام شناسی (حصّہٴ سوم)
۷	ایثار نامہ
۸	تجرباتِ روحانی
۹	تجلّیاتِ حکمت
۱۰	تحفۂ لازوال برائے لِٹل اینجلز اور ہائی ایجوکیٹرز☆
۱۱	ثبوتِ امامت
۱۲	جماعت خانہ (حصّہٴ دوم)
۱۳	جماعت خانہ (حصّہٴ سوم)
۱۴	جنگ خصوصی انٹرویو
۱۵	جواہرِ حقائق
۱۶	چالیس سوال
۱۷	چراغِ روشن اور حکیم پیر ناصر خسروؒ ایک علمی کائنات
۱۸	چہلِ حکمتِ جہاد
۱۹	چہلِ حکمتِ شکرگزاری
۲۰	چہلِ کلید
۲۱	حروفِ مقطّعات☆
۲۲	حظیرۃُ القدس عالمِ شخصی کی بہشت
۲۳	حقائقِ عالیہ
۲۴	حقیقی دیدار
۲۵	حکمتِ تسمیہ اور اسمائے اہلِ بیت
۲۶	حکیم پیر ناصر خسروؒ اور روحانیت
۲۷	درختِ طوبیٰ☆
۲۸	دُعا مغزِ عبادت

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	کتاب
۲۹	دیوانِ نصیری (اردو)
۳۰	ذکرِ الٰہی
۳۱	رموزِ روحانی
۳۲	روح کیا ہے؟
۳۳	روحانی سائنس کے عجائب وغرائب
۳۴	روحانی سائنس اور مادّی سائنس کا سنگم ☆
۳۵	زبورِ عاشقین
۳۶	زبورِ قیامت ☆
۳۷	ساٹھ سوال
۳۸	سپاسنامہ
۳۹	سراج القلوب
۴۰	سلسلۂ نورِ امامت
۴۱	سلسلۂ نورٌ علیٰ نور
۴۲	سوسوال (حصّۂ اوّل)
۴۳	سوسوال (حصّۂ دوم)
۴۴	سوسوال (حصّۂ سوم)
۴۵	سوسوال (حصّۂ چہارم)
۴۶	سوغاتِ دانش
۴۷	شہدِ بہشت
۴۸	صنادیقِ جواہر (حصّۂ اوّل)
۴۹	صنادیقِ جواہر (حصّۂ دوم)
۵۰	صنادیقِ جواہر (حصّۂ سوم)
۵۱	عشقِ حقیقی ☆
۵۲	عشقِ سماوی
۵۳	عطرِ افشان
۵۴	علم کی سیڑھی
۵۵	علم کے موتی
۵۶	علمی بہار (درسِ مکرّر)
۵۷	علمی خزانہ (حصّۂ اوّل)
۵۸	علمی خزانہ (حصّۂ دوم)
۵۹	علمی خزانہ (حصّۂ سوم)
۶۰	علمی خزانہ (حصّۂ چہارم)
۶۱	علمی خزانہ (حصّۂ پنجم)
۶۲	عملی تصوّف اور روحانی سائنس
۶۳	قانونِ کُلّ
۶۴	قائم شناسی (حصّۂ اوّل) ☆
۶۵	قائم شناسی (حصّۂ دوم) ☆
۶۶	قائم شناسی (حصّۂ سوم) ☆

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	کتاب
۶۷	قرآن اور روحانیت
۶۸	قرآن اور نورِ امامت
۶۹	قرآنِ پاک اسمِ اعظم میں
۷۰	قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت (حصۂ اوّل)
۷۱	قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت (حصۂ دوم)
۷۲	قرآنی سائنس (حصۂ اوّل)
۷۳	قرآنی سائنس (حصۂ دوم)
۷۴	قرآنی سائنس (حصۂ سوم)
۷۵	قرآنی سائنس (حصۂ چہارم) ☆
۷۶	قرآنی علم و حکمت کے جواہر ☆
۷۷	قرآنی مینار
۷۸	قرۃُ العین
۷۹	قوانینِ قرآن
۸۰	کارنامۂ زرّین (حصۂ اوّل)
۸۱	کارنامۂ زرّین (حصۂ دوم)
۸۲	کارنامۂ زرّین (حصۂ سوم)
۸۳	کارنامۂ زرّین (حصۂ چہارم) ☆
۸۴	کتابُ العلاج (قرآنی علاج)
۸۵	کتابُ العلاج (علمی علاج)
۸۶	کتابُ العلاج (روحانی علاج)
۸۷	کُنوزُ الاَسرار
۸۸	کوزۂ کوثر
۸۹	گلہائے بہشت
۹۰	گنجِ گرانمایہ
۹۱	لُبِّ لُباب
۹۲	لعل و گوہر
۹۳	مطالعۂ روحانیت و خواب
۹۴	معراجِ روح
۹۵	معرفت کے موتی (حصۂ اوّل)
۹۶	معرفت کے موتی (حصۂ دوم)
۹۷	مفتاح الحکمت
۹۸	مفید انٹرویو
۹۹	مناجاتِ علمی
۱۰۰	منصوبۂ کارنامہ
۱۰۱	میزان الحقائق
۱۰۲	میوۂ بہشت
۱۰۳	نقوشِ حکمت
۱۰۴	ولایت نامہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	کتاب
۱۰۵	ہزار حکمت (تاویلی انسائیکلوپیڈیا)
۱۰۶	ہشت بہشت ☆
۱۰۷	ہفت دریائے نورانیت ☆
۱۰۸	یا علیؑ مدد
	بُروشسکی تصانیف
۱۰۹	اَسقُرکےٹ بسیٔ
۱۱۰	اِناہِ بُروشسکیٔ
۱۱۱	بُروشسکیٔ اُردو ڈکشنری ☆
۱۱۲	بُروشسکیٔ بُرجونِک
۱۱۳	بُروشسکی جواہر پارے
۱۱۴	بُروشو بُرکِس
۱۱۵	بہشتے اَسقُرک
۱۱۶	دیلگرَن
۱۱۷	دیوانِ نصیری
۱۱۸	سوینۓ برِک
۱۱۹	شموُل بوق
۱۲۰	منظوماتِ نصیری
۱۲۱	نغمۂ اسرافیلی

نمبر شمار	کتاب
	فارسی تصانیف
۱۲۲	آئینۂ جمال
۱۲۳	جواہرِ معارف
	تراجم
۱۲۴	پیر پندیاتِ جوانمردی
۱۲۵	تجہیز و تکفین
۱۲۶	شرافت نامہ
۱۲۷	فصولِ پاک
۱۲۸	کتابُ الولایہ
۱۲۹	گُلدستہ ای از گُلزارِ مولوئ معنوی
۱۳۰	گُلشنِ خودی
۱۳۱	مطلوب المومنین
۱۳۲	نورِ ایقان
۱۳۳	نورِ عرفان
۱۳۴	وجہِ دین (حصۂ اوّل)
۱۳۵	وجہِ دین (حصۂ دوم)
۱۳۶	وجہِ دین منتخب

☆ غیر مطبوعہ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

Table of Contents

www.monoreality.org

ISBN 190344044-0
9781903440445